قال اللہ تعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی من مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ

الحمد للہ والمنہ این رسالہ شریف مسمّٰی بہ

ثبوت الشفاعۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف مسکین محمد مرید محی الدین الحنفی
القادری البشاوری النوشہری

در مطبع حسنی واقع بمبئی مطبوع گردید ۱۳۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين وشفيع المذنبين سيدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد فيقول العبد المذنب بل لاشئ فى الحقيقة مسكين اضعف عباد رب العالمين محمد مريد محى الدين الحنفى القادرى النوشهرى البشاورى من تلامذة سيد غياث الاسلام والمسلمين مؤيد الشرع المتين مروج الكتاب المبين جامع المعقول والمنقول حاوى الفروع والاصول مكمل الشريعة متمم الطريقة محقق الحقيقة صاحب الخلق العظيم والفضل الجسيم مكارمه لاتحصى ومآثره لاتستقصى قدوة السالكين ظل الله فى العالمين حرز الله العلمين خليفة الله فى الارضين ابو البركات منبع السعادات والكرامات مستجمع الحسنات مولينا حضرت اخوند صاحب الصوات عليه الرحمة والتحيات وسميت هذه الرسالة بثبوت شفاعة سيد المرسلين صلى الله عليه وآله وسلم بالاحاديث الصحاح والقرآن المبين

كيا علماى دين متين شرع مبين كيا فرماتے ہين بيچ اس مسئلہ کے کہ شفاعت عظمی رسول علیہ السلام کی دربارہ امت کے حق مین مقبول ہے یا نہین اور منکر شفاعت کا کافر ہے یا مبتدع ہے مسئلہ دوسرا۔ کہ ندا باسم خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا باسم صفت مثل یا رسول اللہ

یا نبی اللہ یا حبیب اللہ کہنا درست ہے یا نہین مسئلہ تیسرا کہ وقت اذان کہنے مین مؤذن جو کہتا ہی اشهد ان محمدا رسول اللہ تو چومنا انگوٹھونکا اور آنکھ پر رکھنا درست ہے یا نہین مسئلہ چوتھا مولود شریف کا پڑھنا درست ہی یا نہین مسئلہ پانچوان یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئا للہ کہنا درست ہے یا نہین مسئلہ چھٹا ذکر صالحین کا سور وغم یا شادی مین کرنا درست ہے یا نہین مسئلہ ساتوان استمداد یعنی مدد مانگنی اولیا اللہ سے بعد از وفات درست ہے یا نہین مسئلہ آٹھوان تقلید ائمہ اربعہ کی درست ہے یا نہین مسئلہ نوان حصر کرنا چارون مذہبون پر درست ہے یا نہین مسئلہ دسوان جو مخالف اجماع اور قیاس مجتہدین کا ہونا درست ہی یا نہین مسئلہ گیارہوان مجتہد کے لئے اجتہاد مین صواب ہے یا نہین مسئلہ بارہوان اجتہاد کرنیکے رخصت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی یا نہین بینوا توجروا رحمکم اللہ * الجواب مسئلہ اول شفاعت عظمی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حق ہے اور مقبول ہے امت کے حق مین فمحباب شفاعت عظمی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور منکر شفاعت کا بقول فقہا کافر ہے عبارت کتب فقہ آخر اس مسئلہ کے تحریر کی جائیگی اور بقول مفسرین منکر شفاعت کا مبتدع ہے اور حکم مبتدع کا بقول محدثین نماز روزہ حج زکوۃ قبول نہین یعنی مردود ہی۔ آیۃ اول ثبوت شفاعت قولہ تعالی عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا عسى فى اللغة للطمع والطمع والاشفاق من الله كالواجب قال الكاشفى شايد والبتہ چنین بود ان يبعثك من القبر فيقيمك مقاما محمودا عند وعند جميع الناس وهو مقام الشفاعة العامة لاهل المحشر يغبطه به الاولون والاخرون لان كل قصدا من الانبياء ويحيد عنها ويحيل على غيره محمد الشفاعة فيقول انا لها ثم يشفع فيشفع فيمن كان من اهلها الخ كذا فى التفسير روح البيان فى سورة الاسراء عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا عسى من الله تعالى واجب لانه لايدع ان يعطى عباده او يفعل بهم ما اطمعهم فيه والمقام المحمود وهو الشفاعة لاستة لانه يحمده فيه الاولون والآخرون انتهى كذا فى التفسير المعالم التنزيل عسى ان يبعثك ربك شايد والبتہ چنین بود کہ بدارد خدای تو ترا مقاما محمودا

در مقام پسندیده یعنی مقام که قایم در وستوده باشد بستایش همه ستایندگان وآن مقام
شفاعت است که حضرت رسالت را صلی الله علیه وسلم دران مقام ستایش کنند خلق اولین وآخرین
داو بهمه شرف باشد و در زاد المسیر آورده که حق سبحانه ویرا روز قیامت برعرش نشاند و
در لباب از امیر المومنین عمر رضی الله عنه نقل میکنند که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در تفسیر مقام محمود
فرموده که نزدیک گرداند خدای و بنشاند باخود برعرش لفظ حدیث آنست که یدنینی الله فیقعدنی
معه علی العرش ومعیت رهبان معنی میگویند که عندیه را دران آیه اِنَّ الَّذِینَ عِندَ رَبِّکَ
یعنی مراد مکان نیست نه مکان منزلت است نه منزل امام ثعلبی آورده که استوای حق
سبحانه برعرش بر وجهی نیست که مماس او شود بامکان او گردد بلکه اکنون برهمان صفت هست
که پیش از آفریدن عرش بود چه ازلاً وابداً قائم بذات خود است پس نشاندن مصطفی صلی الله
علیه وآله وسلم برعرش یا بر زمین نسبت با ذات خودش یکسانست ومقصود از اجلاس
او برعرش تکریم وتعظیم آنحضرت است ودر عین المعانی فرموده که مقام محمود مقامی است از عرش
که پیغمبر را بدو گرامی کنند قولی آنست که مقام محمود آنجاست که لوای حمد بدست آنحضرت
دهند وهیچ پیغمبرے نباشد خواه آدم علیه السلام وخواه غیر او که در تحت لوای وی باشند
بیت نی همین زیر لوای دولتش ماییم وبس ۰ آدم ومن دونه زیر لوای مصطفی است
صاحب فتوحات قدس سره آورده که مقام محمود مقامی است مرجع جمیع مقامات ومنظر تمام
اسماء الهیه که مختص است بمقامات وآن خاصه حضرت محمد است صلی الله علیه وسلم
وباب شفاعت درین مقام گشاده میشود در بحر الحقایق فرموده که محمود الله است و
مقام حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بحق نه بنفس خود بلسان اشارت مقام محمود است
بیت ای ذات تو در دو کون مقصود وجود ۔ نام تو محمد و مقامت محمود
انتهی کذا فی التفسیر حسینی ۱۲ **عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا**
شتاب ہے یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین یعنی کہ اوس مقام مین کہ

قایم اوسکا سراہا ہوگا ساتھہ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہے زیر عرش حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اور خلق اولین اور آخرین آپکی ستایش کرینگے
اور سب سے مشرف ہونگے زاد المسیر مین ہے کہ اللہ تعالے عرش پر دن قیامت کے آپکو
بٹھاویگا لباب مین ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک کریگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھہ اپنے عرش پر
امام ثعلبی کہا ہے کہ استوے اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس ہو یا مکان اوسکا ہو
بلکہ صفت یہ آپ بھی ہین جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنے کی تھا ازل سے ابد تک قایم
ساتھہ ذات اپنی کے ہی پس بٹھانا حضرت کا عرش پر یا زمین پر نسبت ذات
اوسکی کے یکسان ہے اور مقصود عرش پر بٹھانے سے تعظیم اور تکریم حضرت کی ہے
عین المعانی مین ہے کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہے کہ آپکو ملیگا اور ایک قول ہے
کہ مقام محمود وہان ہے جہان لوای حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی
پیغمبر نہوگا کیا آدم علیہ السلام کیا غیر انکی مگر نیچے اِس لوا کے ہونگے **بیت**
حمد کر تجھکو لواء حشر کا دیویگا خدا + آدم و من دونہ زیر لوا ہونگے ۰ فتوحات مین ہے
کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الٰہیہ ہے کہ مختص ساتھہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے دروازہ شفاعت کا وہان کہلیگا ۔ **بیت**
تیرا مقام ہے محمود اور محمد نام + سراہینگے سزاوار ہے یہہ نام و مقام ۰ انتہے
کذا فی التفسیر رؤفی ۱۲ واما تفضلہ صلے اللہ علیہ وسلم بالشفاعۃ والمقام المحمود
فقد قال اللہ تعالیٰ **عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا**
اتفق المفسرون علی ان کلمۃ عسی من اللہ واجب قال اہل المعانی لان لفظ عسی
تفید الاطماع ومن اطمع انسانا فی شیٔ ثم حرمہ کان عارا واللہ تعالی اکرم من
ان یطمع احدا فی شیٔ ثم لا یعطیہ ذلک وقد اختلف فی تفسیر مقام المحمود علی اقوال خم

انہ الشفاعۃ قال الواحدی اجمع المفسرون علی انہ مقام الشفاعۃ کما قال صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ
الآیۃ اشفع فیہ لامتی وقال الامام ابن الخطیب اللفظ مشعر بذلک لان الانسان انما یصیر محمودا اذا
حمدہ حامد والحمد انما یکون علی الانعام فہذا المقام المحمود یجب ان یکون مقاما انعم فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم فحمدوہ علی ذلک الانعام
لا یجوز ان یکون تبلیغ الدین وتعلیمہم الشرع لان ذلک کان حاصلا فی الحال وقولہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یدل علی انہ یحصل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک المقام انتہی کذا فی
مواہب اللدنیہ جلد ثانی صفحہ ۲۲ الثالث قولہ تعالیٰ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی
قال ابن اسحق ای مالک فی مرجعک عند اللہ اعظم مما اعطاک من کرامۃ الدنیا وقال سہل ای
ما ذخرت لک من الشفاعۃ والمقام المحمود خیر لک مما اعطیتک فی الدنیا انتہی کذا فی الشفاء قاضی
عیاض واما الشفاعۃ فی اخراج المذنبین من النار فمن توابع ذلک وقد انکر بعض المعتزلۃ والخوارج
الشفاعۃ فی اخراج من ادخل النار من المذنبین وتمسکوا بقولہ تعالیٰ فَمَا تَنْفَعُہُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ
وقولہ تعالیٰ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ واجاب اہل السنۃ بان ہذہ الآیۃ
فی الکفار قال القاضی عیاض مذہب اہل السنۃ جواز الشفاعۃ عقلا ووجوبہا سمعا بصریح قولہ تعالیٰ
یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا وَّلَا یَشْفَعُوْنَ
اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وقولہ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا المفسر
عند الاکثرین کما قدمتہ وقد جاءت الاحادیث التی بلغ مجموعہا حد التواتر بصحۃ الشفاعۃ فی الآخرۃ
لمذنبی المؤمنین کذا فی المواہب اللدنیہ جلد ثانی صفحہ ۵۲ والاخبار فی الشفاعۃ متواترۃ کثیرۃ واول
من انکرہا عمرو بن عبید وہو مبتدع باتفاق اہل السنۃ کذا فی التفسیر المعالم التنزیل فی سورۃ بنی اسرائیل
صفحہ ۵۲ باب فی الخوارج حدثنا احمد بن یونس حدثنا زہیر وابوبکر بن عیاش ومندل عن مطرف
عن ابی جہیم عن خالد بن وہبان عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ
قدر شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ کذا فی سنن ابی داود جلد ثانی ۲ وتحقیق ہذا قولہ تعالیٰ
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی وہذا نص لا یوجب الانکار ومن انکرہ صار کافرا انتہی

کذا فی التمہید ابو شکور سالمی من انکر المتواتر فقد کفر ومن انکر المشہور یکفر عند البعض وقال عیسی بن ابان
یضلل ولا یکفر وہو الصحیح ومن انکر خبر الواحد لا یکفر جاحدہ کذا فی فتاوی عالمگیری ۱۱ وینبغی ان یعرف الناسخ
والمنسوخ من الاخبار انہ یجب العمل بالناسخ دون المنسوخ ویجب ان یعلم المتواتر والمشہور وما کان
من خبر الآحاد لان المتواتر واجب العمل بہ قطعا یکفر جاحدہ والمشہور واجب العمل بہ الا انہ لا یکفر جاحدہ
ولکن یخشی علیہ الاثم وان کان حادثۃ لم یرو فیہا سنۃ رسول اللہ علیہ السلام واقتضی فیہا بما اجمع
علیہ الصحابۃ رضی اللہ عنہم لان العمل باجماع الصحابۃ واجب کذا فی فتاوی معصومیہ اہل بخارا ناقلا
عن المحیط آیۃ دوم در ثبوت شفاعت قولہ تعالیٰ لَا یَمْلِکُوْنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَہْدًا یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وقیل معناہ لا یشفع الشافعون اِلَّا
مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَہْدًا یعنی الا المؤمنین لقولہ لا یشفعون اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی
مِنْ رَّسُوْلٍ وقیل لا یشفع الا من شہد ان لا الہ الا اللہ لا المؤمن انتہی کذا فی تفسیر معالم التنزیل
فی سورۃ مریم ۱۲ ولا یشفعون درخواست نیکنند اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی مگر کسی را خدا پسندہ
شفاعت او را بکسے یگانگی حق اقرار کند ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمودہ کہ شفاعت نکنند
مگر کسی کہ گوید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ انتہی کذا فی تفسیر حسینی فی سورۃ الانبیاء
آیۃ سوم در ثبوت شفاعت قولہ تعالیٰ فَمَا تَنْفَعُہُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ قال
ابن مسعود تشفع الملائکۃ والنبیون والشہداء والصالحون وجمیع المؤمنین فلا یبقی فی النار الا اربعۃ
ثم تلا قالوا لم نک من المصلین الی قولہ بیوم الدین قال عمران بن الحصین الشفاعۃ نافعۃ لکل واحد
دون ہؤلاء الذین یسمعون الخ کذا فی تفسیر المعالم التنزیل فی سورۃ المدثر ۱۱ قولہ تعالیٰ فَمَا تَنْفَعُہُمْ
شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ من الملائکۃ والنبیین والصالحین لانہا للمؤمنین دون الکافرین
وفیہ دلیل ثبوت الشفاعات للمؤمنین فی الحدیث ان من امتی من یدخل الجنۃ بشفاعتہ اکثر
من ربیعۃ ومضر انتہی کذا فی التفسیر المدارک التنزیل فی سورۃ المدثر ۱۱ آیۃ چہارم در ثبوت
شفاعت قولہ تعالیٰ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ استفہام الانکار

رسول علیہ السلام است ونفع کفار در تفسیر روح البیان آورده که اذن و وعده کرده شده است بر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود وعبارت تفسیر روح البیان این است قوله قوله تعالیٰ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ من مبتدا و ذا خبره والذی صفة ذا او بدل منه
ولفظ من وان کان استفهاما فمعناه النفی ولذلک دخلت الا فی قوله اِلَّا بِاِذْنِهٖ وعنده فیه
وجهان احدهما انه متعلق بیشفع والثانی انه متعلق بمحذوف فی موضع الحال من الضمیر فی یشفع ای
لا احد یشفع مستقرا عنده الا باذنه وقوی هذا الوجه بانه اذا لم یشفع عنده من هو عنده وقریب منه فشفاعة
غیره ابعد والا باذنه متعلق بمحذوف لانه حال من فاعل فهو استثناء مفرغ والباء للمصاحبة والمعنی
لا احد یشفع عنده فی حال من الاحوال الا فی حال کونه ماذونا له او لا احد یشفع عنده امر من الامور
الا باذنه والباء للاستعانة کما فی ضرب بسیفه فیکون الجار والمجرور فی موضع المفعول به وکان المشرکون
یقولون اصنامنا شرکاء اللہ تعالیٰ وهم شفعاؤنا عنده فوحد اللہ نفسه بالنفی والاثبات لیکون المعنی
فی ثبوت التوحید ونفی الشرک ای لیس لاحد ان یشفع لاحد عنده الا باذنه وقد اخبره لا یاذن فی الشفاعة
للکفار وهو رد علی المعتزلة فی انهم لا یرون الشفاعة اصلا واللہ تعالیٰ اثبتها للبعض بقوله الا باذنه
وفی التاویلات النجمیة هذا الاستثناء راجع الی النبی علیه الصلوٰة والسلام لان اللہ قد وعد له المقام المحمود
وهو الشفاعة فالمعنی من ذی الذی یشفع عنده یوم القیامة الا عبده محمد فانه ماذون موعود ویعینه الانبیاء
بالشفاعة **مثنوی** غم مخور دانکه شفیعش توی + پایه ده قدر رفیعش توی + حاصلی از زیست طاعت مرا
هست امید بشفاعت مرا - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة روی ان الانبیاء علیهم السلام یعینون
نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یوم القیامة فیاتی الناس اللہ فیقول انا لها وهو المقام المحمود الذی وعده اللہ
به یوم القیامة فیاتی ویسجد ویحمد اللہ بمحامد یلهمه اللہ تعالیٰ ایاها فی ذلک الوقت لم یکن یعلمها قبل
ذلک ثم یشفع الی ربه ان یفتح باب الشفاعة للخلق فیفتح اللہ ذلک الباب فیاذن فی الشفاعة
للملائکة والرسل والانبیاء والمؤمنون فهذا یکون سید الناس یوم القیامة فانه یشفع عند اللہ

ان یشفع الملائکة والرسل ومع هذا ادب صلی اللہ علیہ وسلم وقال انا سید الناس ولم یقل الخلائق فیدخل
الملائکة فی ذلک مع ظهور سلطانه فی ذلک الیوم علی الجمیع وذلک انه صلی اللہ علیہ وسلم جمع له بین مقامات الانبیاء
علیهم الصلوٰة والسلام کلهم الخ کذا فی التفسیر روح البیان حدثنا هناد واخبرنا عبدة بن سعید عن قتادة عن
ابی الملیح عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لا یشرک باللہ
شیئا وقد روی عن ابی الملیح عن رجل آخر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر عن عوف بن مالک
انتهی. کذا فی جامع صحیح سنن الترمذی وعن ابی موسیٰ عنه علیه السلام خیرت بین ان یدخل نصف امتی الجنة
فاخترت الشفاعة لانها اعم اترونها للمتقین ولکنها للمذنبین الخطائین انتهی کذا فی شفاء قاضی عیاض جلد
اول صفحه ۱۷۶ آیت پنجم در ثبوت شفاعت قوله تعالیٰ لَعَلَّکَ تَرْضٰی لعلک ترضی ثواب فی المعاد
وقرا الکسائی وابو بکر عن عاصم بضم التاء ای تعطی ثوابه وقیل ترضی ای یرضیک اللہ تعالیٰ کما قال و
کان عند ربه مرضیا وقیل معنی الایة لعلک ترضی بالشفاعة کما قال وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ
رَبُّکَ فَتَرْضٰی انتهی کذا فی التفسیر معالم التنزیل فی سورة طه لَعَلَّکَ تَرْضٰی شاید والبته
چنین است که خوشنود گردانیده شوی وحفص بر بنای فاعل میخوانند یعنی خوشنود شوی و در اصح اقاویل
بکرامتی باشد که خدای او را اعطا دهد و آن شفاعت است است ونکته وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ
رَبُّکَ فَتَرْضٰی تقویه این قول میکند **نظم** است همه جسمند توئی جان همه
ایشان همه آن تو وتو آن همه + خوشنودی تو جست خداوند بحشر + خوشنود نه مگر غفران همه
انتهی کذا فی تفسیر حسینی لعلک ترضی متعلق بسبح ای سبح هذه الاوقات رجاء ان تنال عنده
تعالیٰ ما ترضی به نفسک ویسر به قلبک وقال الکاشفی خوشنودی در اصح اقوال بکرامتی باشد که خدای
تعالیٰ او را اعطا دهد وآن شفاعت است است ونکته وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی
تقویت این قول میکند **نظم** است همه جسمند توئی جان همه + ایشان همه آن تو وتو آن همه
خوشنودی تو جست خداوند بحشر + خوشنود نه مگر غفران همه انتهی کذا فی التفسیر روح البیان

(حاشیہ: ۱ صفحه ۲۷۲ — ۲ صفحه ۴۰۰)

فی سوره طه آیت ششم قوله تعالیٰ واستغفر لذنبك امر بالاستغفار مع انه مغفور له
لتستن به امته اخبرنا عبدالواحد المليحی اخبرنا احمد بن عبدالله النعیمی اخبرنا ابو منصور السمعانی اخبرنا ابو
جعفر الریان حدثنا حمید بن زنجویه حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن ابی بردة
عن الاغر المزنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیغان علی قلبی وانی لاستغفر الله فی کل یوم مائة
مرة قوله عزوجل وللمومنین والمومنات هذا اکرام من الله تعالیٰ لهذه الامة حیث امر نبیهم صلی الله
علیه وسلم ان یستغفر لذنوبهم وهو الشفیع المجاب فیهم کذا فی تفسیر معالم التنزیل فی سورة محمد صلی الله علیه
وسلم قوله تعالیٰ واستغفر لذنبك وهو کل مقام عال ارتفع علیه السلام
عنه الی اعلی وما صدر عنه علیه السلام من ترک الاولی وعبر عنه بالذنب نظرا الی منصبه الجلیل کیف لا وحسنات
الابرار سیآت المقربین وارشاد له علیه السلام الی التواضع وهضم النفس واستقصاء العمل وللمومنین
والمومنات ای لذنوب امتک بالدعاء لهم وترغیبهم فیما یستدعی غفرانهم لانهم احق الناس
بذلک منک لا اعملوا من خیر کان لک مثل اجره اذ لکمل الغیر مثل اجر ذلک الغیر وفی اعادة صلة الاستغفار
علی اختلاف متعلقه جنبا وفی حذف المضاف واقامة المضاف الیه مقامه اشعار باز فتهم فی
الذنب وفرط افتقارهم الی الاستغفار وهو سوال المغفرة وطلب الستر اما من اصابة الذنب
فیکون حاصله العصمة والحفظ واما من اصابة عقوبة الذنب فیکون حاصله العفو والمحو قال بعضهم
للنبی علیه السلام احوال ثلثة الاول مع الله فلذا قیل وحده والثانی مع نفسه ولذا امر بالاستغفار
لذنبه والثالث مع المومنین ولذا امر بالاستغفار وهذا رح آیة فی القرآن فانه لا شک انه
علیه السلام ائتمر بهذا الامر وانه لا شک ان الله تعالیٰ اجابه فیه فانه لو لم یرد اجابته فیه لما امره
بذلک **بیت** هر کرا چون تو پیشوا باشد ÷ نا امید از خدا چرا باشد ÷ چون نشان شفاعت کبری
یافت بر نام نامیت طغری ÷ امتان با گناه گار رہا ÷ بتو دارند امیدوار رہا۔ انتہے کذا فی
التفسیر روح البیان ۱۲ واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنات ولذنوب المومنین والمومنات
انتہے کذا فی التفسیر ابن عباس رضی الله عنهما واستغفر وآمرزش طلب لذنبك برائے

ذنب خود ودر معالم فرموده که آنحضرت صلی الله علیه وسلم مامور شد باستغفار با آنکه مغفور است تا امت
درین صورت سنت او بوے اقتدا کنند ودر تبیان آورده که مراد آنست که طلب عصمت کن از
خدائے تعالی که ترا از گناه نگاه دارد وللمومنین والمومنات وآمرزش خواه برائے مردان مومن
وزنان مومنه این اکرامی است از خدائے تعالیٰ درباره این امت که پیغمبر ایشان را بطلب
آمرزش گناهان ایشان را امر فرموده واز امام علامه روح الله روحه منقول است که حق سبحانه
پیغمبر خود را امر کرد باستغفار گناهان امت وخلاف امر الٰهی از آنحضرت صلی الله علیه وسلم نیست
پس استغفار وطلب آمرزش کرده وحق تعالیٰ ازان کریم تر است که حبیب خود را فرماید که
ازمن چیزے طلب وچون طلبد عطا نکند پس معلوم شد که امت را دولت آمرزش خواهد بود
نظم هر کرا چون تو پیشوا باشد + نا امید از خدا چرا باشد + چون نشان شفاعت کبرے
یافت با نام نامیت طغری + امتان با گناه گار رہا + بتو دارند امیدوار رہا۔ انتہی کذا فی
التفسیر حسینی ۱۲ واستغفر لذنبك اور بخشش مانگ واسطے گناه اپنی کے سمجھ بھی کہ
حضرت صلی الله علیه وسلم مغفور ہیں اور یہاں جو باستغفار مامور ہیں سو اسواسطے کہ امت
انکی پیروی کر کر گناہوں کی مغفرت طلب کرے یا یہ معنی ہیں کہ عصمت مانگ خدا سے
تا گناہوں سے بچاوے وللمومنین والمومنات اور بخشش مانگ واسطے ایمان والوں کے
یہی بڑا فضل الٰہی ہے اس امت پر کہ انکے پیغمبر کو انکے گناہوں کی استغفار کا امر فرمایا سمجھ بھی کہ
الله تعالیٰ نے اپنی محبوب کو امر فرمایا باستغفار است اور خلاف امر الٰہی آپ سے ہونا متصور
نہیں ہے استغفار کیا ہی ہوگا الله تعالیٰ ایسا کریم نہیں کہ اپنے محبوب کو ارشاد کرے کہ فلانی چیز
مجھ سے مانگ اور وہ مانگے اور پھر نہ دے پس اس سے صریح نکلتا ہے کہ دولت مغفرت نصیب امت ہو
نظم ایسا جسکا پیشوا ہووے + اسکو خوف عذاب کیا ہووے + جب شفاعت میں لب
ہلاوینگے + سب کو غم سے وہاں چھڑاوینگے + مغفرت یہاں نصیب امت ہے + کہ قبول انکی
شفاعت ہے۔ انتہے کذا فی التفسیر رؤفی فی سورة محمد صلی الله علیه وسلم ۱۲ آیت ہفتم قوله تعالیٰ

لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وماتاخر ویتم نعمته علیك ویهدیك

صراط المستقیما پس اللہ سے مغفرت مانگ لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر

تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ گذرا پہلے وحی سے گناہوں تیرے سے اور رہا پیچھے وحی سے یا پہلے فتح سے یا

قبل نزول اس آیت کی اور بعد اسکے امام ابواللیث نے کہا ہے کہ گناہ گذشتہ خطا آدم اور حوا کی ہے

اور گناہ آیندہ جرائم امت اسکو برکت سے آپکی بخشا اور اسکو شفاعت سے سلمی نے کہا ہے ذنب آدم

کی اضافت آپکی طرف فرمائی کیونکہ وقت خطا آپ انکی صلب میں تھے اور گناہ امت کی بھی اسناد آپکی

طرف کی کہ پیشوا اور کار روا ہیں مثنوی ہم سراسر خطا کے سالک ہیں • آپ لیکن ہمارے

مالک ہیں • ہم ہوائی ہیں آپ ہیں موی • کیونکہ اسناد ہوا ہے راولی تفسیر رافی ١٢ قوله تعالی لیغفرلك الله

تا بیامرزد خدای ماتقدم آنچه گذشته است پیش از وحی من ذنبک از آنچه موجب عتاب تو تواند بود وماتاخر

وازانچه مانده است پس ازان یا پیش از فتح و پس ازان یا قبل از نزول این آیه و بعد ازان امام ابواللیث

رحمہ اللہ فرمودہ کہ گناہ گذشتہ ذنب آدم و حوا است و آینده جرائم امت یعنی آمرزید گناه آدم و حوا

برکت او و می آمرزد گناه امت را به شفاعت او و سلمی رحمہ اللہ فرموده ذنب آدم را بوی اضافه

کرد چه در وقت ذلت در صلب وی بوده و گناه امت را بوی اسناد فرمود چه او پیشرو و کارساز ایشان است

ویتم نعمته و دیگر بفضل عمیم خود نعمت خود را علیک بر تو بفتح بلاد یا باعلای دین یا بانضمام نبوت

یا بملک یا بقبول شفاعت ویهدیك صراط المستقیما و بنماید ترا راه راست یعنی ثابت دارد بران

انتہی کذا فی التفسیر الحسینی قوله تعالی لیغفرلك الله ماتقدم من ذنبك وماتاخر وقیل اللام

فی قوله لیغفر لام کی معناه انا فتحنالك فتحا مبینا لکی یجتمع لک مع المغفرت تمام النعمة فی الفتح

وقال الحسن بن الفضل هو مردود الی قوله واستغفر لذنبك وللمومنین والمومنات

لیغفر لك الله ماتقدم وماتاخر و لیدخل المومنین والمومنات جنات

الآیه وقال عطاء الخراسانی ماتقدم من ذنبک یعنی ذنب ابویک آدم و حوا ببرکتک وما

تاخر ذنوب امتك بدعوتك انتهی کذا فی التفسیر معالم التنزیل وعن ابن عمر بعثت

بین یدی الساعة ومن روایة ابن وهب انه صلی الله علیه وسلم قال قال الله تعالی سل یا محمد

فقلت یا رب ما سئل اتخذت ابراهیم خلیلا وکلمت موسی تکلیما واصطفیت نوحا واعطیت

سلیمن ملکا لا ینبغی لاحد من بعده فقال الله یا اعطیتک خیر من ذلک اعطیتک الکوثر و

جعلت اسمک مع اسمی ینادی به فی جوف السماء وجعلت الارض طهورا لک ولامتک و

غفرت لک ماتقدم من ذنبك وماتاخر فانت تمشی فی الناس مغفورا لک ولم

اصنع ذلک لاحد قبلک وجعلت قلوب امتک مصاحفها وخبأت لک شفاعتک ولم اخباها

لنبی غیرک وفی حدیث اخر رواه حذیفه بشرنی یعنی ربه اول من یدخل الجنة معی من امتی

سبعون الفا مع کل الف سبعون الفا لیس علیهم حساب انتهی کذا فی شفاء قاضی عیاض قوله

بین یدی الساعة ای قدامها وقریبا منها ای من وقوعها کما رواه احمد والشیخان والترمذی

عن انس بعثت انا والساعة کهاتین قوله الکوثر فوعل من الکثرت ومعناه الخیر الکثیر وفی النهایة

هو نهر فی الجنة قوله ینادی به فی جوف السماء ای وقت الاذان والخطبة او فیما بین اهل السماء قوله

فانت تمشی فی الناس وفی نسخة بالناس وفی اخری بین الناس قوله ولم اصنع ذلک ای غفران

ماتقدم وماتاخر کما ذکره الدلجی والاشارة لجمیع ماتقدم کما استظهره الملا قوله وجعلت

قلوب امتک الخ فیه منقبة عظیمة لحفاظ القرآن من الامة کما یشیر الیه قوله تعالی انا

نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون وفیه ایضا تنبیه علی ان الامم السابقة لم یحفظوا شیئا

من صحفهم قوله لیس علیهم حساب فلا یکون لجمیعهم عذاب ولا حجاب وروی سبعمائة الف مع

کل واحد سبعمائة الف کما ذکره التلمسانی انتهی کذا فی مدد الفیاض شرح شفاء قاضی عیاض

حدثنا قتیبة بن سعید قال اخبرنا عبد العزیز یعنی ابن ابی حازم عن سهل بن سعد ان رسول الله

صلی الله علیه وسلم قال لیدخلن الجنة من امتی سبعون الفا او سبعمائة الف لا یدری ابو حازم

ایهما قال متماسکون اخذ بعضهم بعضا لا یدخل اولهم حتی یدخل آخرهم وجوههم علی صورة القمر لیلة

البدر انتهی کذا فی الصحیح المسلم ١٢ آیت ہشتم لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز

ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف الرحیم ہر آینہ بدرستی کہ و راستی
کہ آمد شما ای امیان فرستادہ بحکم خدای از شما یعنی از جنس شما در بشریت تا بواسطہ جنسیت
مخالطہ نمایند افادہ و استفادہ وجود کبریا آمد شما ای اعراب رسولی از شکل ملعنت شما یا از قبیلہ
شما ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمود کہ قبیلہ نبود در عرب الا کہ حضرت مصطفی را
صلی اللہ علیہ وسلم رشتہ از قرابتی پیوستہ بود بدان و در قراءت شاذہ من انفسکم
بفتح فا خواندہ یعنی از فاضلترین و شریف ترین شما ہم در نسب و ہم در حسب دشوار بر آنچہ در رنج افتید
و بعضی لفظ عزیز وقف کردہ اند از صف رسول دانند و یعنی علیہ ما عنتم برین فرود آرند بر دست آنچہ
بکنند از گناہ یعنی اعتراز آن بر دست روز قیامت کہ بشفاعت تدارک خواہد نمود درین معنی گفتہ اند

بیت بعصیان نماند کسی در گرو * کہ دارد چنین سید پیش رو * اگر دفترت از گناہ پاک نیست *
چو او عذر خواہست بود باک نیست * صفتی دیگر ش این کہ حریص است از اسلام شما گرویدگان مہربان است
و بخشایندہ حق سبحانہ و تعالی ہیچ پیغمبرے را یکجا بدو اسم از اسماء خود اختصاص نداد گر پیغمبر ما را خود فرمود
ان اللہ بالناس لرءوف الرحیم و در بارہ وی گفت بالمؤمنین رءوف الرحیم و بگو چہ تفصیل
آنحضرت بر انبیاء دیگر علیہ السلام ازیست کذا فی تفسیر حسینی **آیۃ نہم** ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اے لوگو جو ایمان
لای ہو درود بھیجو او پر اوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اے میرے مالک اے میرے مولی اے میرے والی
بھیج میری طرف سے ہمیشہ روح نبی پر لاکھ درود اور لاکھ سلام با انقیاد کر دو امر اسکی کا انقیاد
کرنا درود اللہ کیطرف سے رحمت ہے اور غیر اسکے کیطرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہین کہ اللہم صل
علی محمد کے یہ معنی ہین کہ الہی تعظیم کر محمد کی دنیا مین ساتھ اعلاے دین اور بقای شریعت اور اعظام
ذکر اور اظہار دعوت کے اور آخرت مین ساتھہ قبول شفاعت اسکی بیچ حق امت کے تفسیر رؤفی
وقیل الصلوٰۃ بمعنی الثناء بخیر وہو لا یتعدی الا بعلی فانہا لو کانت حین ئذ بغیر النفع لم یتعد
انفع من غیر الدفع ہذا وقد قال بعضہم معناہ اللہم عظم محمدا فی الدنیا باعلاء ذکرہ واظہار دینہ و

ابقاء شریعتہ وفی الآخرۃ بتشفیعہ فی امتہ واجزاء فی اجرہ ومثوبتہ وابداء فضیلتہ وتقربہ علی الاولین
والآخرین من الخلق اجمعین بالسیادۃ العظمی والسعادۃ الکبری من المقام المحمود والحوض المورود ولواء
باب الشہود انتہی کذا فی ملا علی قاری شرح حصن حصین ۱۲ **آیۃ دہم** ولا تنفع
الشفاعۃ عندہ الا لمن اذن لہ ای اذن لہ اللہ یعنی الا لمن وقع الاذن للشفیع
لاجلہ وہی اللام الثانیۃ فی قولک اذن لزید لعمرو ای لاجلہ وہذا تکذیب لقولہم ہؤلاء شفعاؤنا
عند اللہ اذن لہ کوفی غیر عاصم ولا سیما حتی اذا فزع عن قلوبہم ای کشف الفزع عن
قلوب الشافعین والمشفوع لہم بکلمۃ یتکلم بہا رب العزۃ فی اطلاق الاذن وفزع شامی ای اللہ
تعالی والتفریع ازالۃ الفزع وحتی غایۃ لما فہم من ان ثم انتظار الاذن وتوقعا وفزعا من
الراجین للشفاعۃ والشفعاء ہل یؤذن لہم اولا یؤذن لہم کانہ قیل یتربصون ویتوقعون وطیا
فزعین حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ای سال بعضہم بعضا ماذا قال ربکم قالوا قال الحق ای
القول الحق وہو الاذن بالشفاعۃ لمن ارتضی وہو العلی الکبیر ذو العلو والکبریاء لیس لملک
لا نبی ان یتکلم ذلک الیوم الا باذنہ وان یشفع الا لمن ارتضی انتہی کذا فی التفسیر المدارک
آیۃ یازدہم قولہ تعالی فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا پس
پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اوس سے یا کہہ سبحان اللہ
وبحمدہ استغفر اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہے کہ بعد نزول
اس سورہ کے ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے پڑھتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک
اللہم اغفر لی اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ نماز کر ساتھہ امر خدا کے اور استغفار کر
واسطے گناہون اپنی امت کے تفسیر رؤفی ۱۲ واستغفرہ انہ کان توابا یعنے
آمرزش طلب کن از وے و این اشارت بآن است کہ چون عارف بمرتبہ تکمیل رسید
و از ہر گونہ مردم تابع او شدند و استعدادات آنہا در نقصان و کمال و تفاوت فاحش
دارد لاجرم او را می باید کہ برای تکمیل ناقصان طلب آمرزش نماید تا آن ہمہ نقصہا

اصلیه استعداد به اتباع او روز حشر بکمال استقلال او گردد و همین است حقیقت شفاعت
هر آئینه او تعالی رجوع بفیض میکند در حق ناقصان و تکمیل رحمت می فرماید پس از روی
کسی نیست که اتباع ترا بطفیل کامل سازد و این سوره آخرین سوره است و بعد ازین سوره
هیچ سوره نازل نشد و آن حضرت صلی الله علیه وآله وسلم بعد از نزول آن همیشه این دعا بر
زبان میراندند سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمدِكَ اَللّٰهُمَّ اغفِر لِي و منقول است که حضرت
عباس عم پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم چون این سوره را شنید بگریست مردم پرسیدند که سبب
گریه چیست فرمود که من ازین سوره خبر وفات آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم می شنوم

آیه دوازدهم قوله تعالی وَلَلاٰخِرَةُ خَیرٌ لَّكَ مِنَ الاُولٰی وَلَسَوفَ
یُعطِیكَ رَبُّكَ فَتَرضٰی ای ما عدلک فی الاخرة من المقام المحمود والحوض المورود
والخیر الموعود خیر مما اعجبک فی الدنیا وقیل وجه اتصاله بما قبله انه لما کان فی ضمن نفی التودیع و
القلی ان الله مواصلک بالوحی الیک وانک حبیب الله ولا تری کرامة اعظم من ذلک اخبره
وان حاله فی الاخرة اعظم من ذلک لتقدمه علی الانبیاء علیهم السلام وشهادة امته علی الامم
وغیر ذلک فی الاخرة من الثواب ومقام الشفاعة وغیر ذلک ولذا نزلت قال علیه السلام اذا لا ارضی قط
و واحد من امتی فی النار کذا فی تفسیر المدارک وَلَلاٰخِرَةُ خَیرٌ لَّكَ مِنَ الاُولٰی هر آئینه
ای محمد آن جهان بهتر است ترا ازین جهان وانجا وصال دائمی و تجلی ذاتی خواهد بود و مقام
محمود و اکرام مشهود اعظم که آرزو برند از اهل عالم و پیغامبر از محتاج شفاعت تو گردانیدم
یعنی ای محمد تو خیال نه بند که ترا بگذارم و دشمن گیرم آمدن جبرئیل در پیش تو از اول
بهتر است یعنی هر روز شرف رسالت ترا زیاده کنم وَلَسَوفَ یُعطِیكَ رَبُّكَ فَتَرضٰی
و هر آئینه زود بدهد ترا خدای تو پس راضی شوی و آن دیدار او باشد و شفاعت امت و سیر
فی الله که نامتناهی باشد فاما در مقام شهود مع تفاوت درجات مشهود کے راضی باشد
رسول علیه السلام گفت اگر یکی امت من در دوزخ رود هرگز راضی نباشم این نیز رحمت

باری تعالی است ازین آیت رحمت امید بسیار است کذا فی تفسیر مولانا یعقوب چرخی قوله تعالی وَلَسَوفَ
یُعطِیكَ رَبُّكَ وزود باشد که عطا دهد ترا آفریدگار تو یعنی مرتبه شفاعت درباره گناهگاران امت
فَتَرضٰی پس خوشنود شوی یعنی چندان عطا و ارزانی دارد که گوئی بس است و من راضی شدم امام محمد باقر
رضی الله عنه در کوفه میفرمود ای اهل عراق شما میگوئید که امیدوار ترین آیتی از آیت قران این ست
که لَا تَقنَطُوا مِن رَّحمَةِ اللّٰهِ و ما اهل بیت برانیم که امیدوار آیه وَلَسَوفَ یُعطِیكَ رَبُّكَ
فَتَرضٰی بیش نیست و چون حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم راضی نشود یکی از امت وی
در دوزخ باشد **نظم** نماند بدوزخ کسی در گرو * که دارد چنین سید پیشرو * عطای شفاعت
چنانش دهند * که امت تمامی ز دوزخ رهند * کذا فی تفسیر الحسینی وَلَسَوفَ یُعطِیكَ رَبُّكَ
فَتَرضٰی اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ شفاعت کا گنہگاران امت کے حق مین
پس خوشنود ہوگا یعنی تیری شفاعت سی اسطرح گنہگارونکو آتش دوزخ سے نکالیگا کہ تو کہیگا
بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی الله عنه نے کوفہ مین فرمایا کہ ای اہل عراق تم کہتے ہو کہ
بڑی امید کی آیت قرآن شریف مین لَا تَقنَطُوا مِن رَّحمَةِ اللّٰهِ ہے اور ہم اہل بیت کہتے ہین
کہ یہہ وَلَسَوفَ یُعطِیكَ رَبُّكَ فَتَرضٰی ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم راضی
نہ ہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپکی امت سی دوزخ مین رہیگا **شعر** نکالے سبکو
دوزخ سے جو رہبر ہو تو ایسا ہو * شفاعت ہو تو ایسی ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو * کذا فی تفسیر
رؤفی و احادیث که درباره شفاعت عظمی در حق امت است و شفاعت علما و اولیا و صلحا و اطفال
برچند قسم است قسم اول ثبوت شفاعت آنحضرت صلی الله علیه وسلم **قسم الاول باب
الشفاعت** حدثنی الحکم بن موسی قال اخبرنا هقل بن زیاد عن اوزاعی قال حدثنی
ابو عمار قال حدثنی ابن فروخ قال حدثنی ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انا سید ولد آدم یوم القیامه واول من ینشق عنه القبر وانا اول شافع واول مشفع کذا فی الصحیح
جلد الثانی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامه

من بهتر وبهتر وبزرگتر فرزندان آدمم در جمیع صفات وکمال روز قیامت تقید بروز قیامت
باعتبار ظهور سیادت وکرامت است در آنروز چه در آنروز ظاهر گردد که روز روز اوست و
هیچکس از وی بحضرت الهیه قریب تر و بزرگتر نیست واز اینجا افضلیت بر ملائکه نیز لازم آید
بر مذهب اهل حق ومیگویند بشر فاضلتر از ملائکه اند ودر بعضی احادیث افضلیت آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم بر خلق علی الاطلاق نیز مذکورست ودر مواهب اللدنیه حدیث سلمان
بن عساکر آورده که گفت سلمان فرود آمد جبرئیل بر پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم گفت بدرستی و
راستی پروردگار تو میگوید نیافریدم هیچ آفریده را بزرگتر بر من از تو ودنیا واهل دنیا را برای آن
پیدا کردم تا بشناسانیم ایشانرا بزرگی ترا ومرتبت ترا که نزد من است واگر نمی بودی تو پیدا
نمی کردم دنیا را پس ثابت شد که آنحضرت افضل خلائق است بر همه وآنکه در بعضی احادیث
آمده است که تفاضیل منهید میان پیغمبران وتفضیل منهید مرا بر موسی وبر یونس جواب آن در
سابق معلوم شد واول من ینشق عنه القبر ومن نخست کسی ام که شگافته میگردد از وی قبر
کنایت است از آنکه وی صلی الله علیه وسلم اوکسی است که برانگیخته میشود از قبر واول شافع ومن
نخستین شفاعت کننده ام واول مشفع ونخستین کسی که قبول کرده شود شفاعت وی چون وی
صلی الله علیه وآله وسلم نخستین شفاعت کننده است وشفاعت وی البته مقبول است لازم آید
که نخستین کسی که قبول کرده شود شفاعت وی اوست تفصیل این در باب الشفاعت گذشت
رواه مسلم کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة صفحه ۶۹۴ طبع نولکشور حدثنا ابی عمر اخبرنا سفیان عن ابن جدعان
عن ابی نضرة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر
وبیدی لواء الحمد ولا فخر وفی الحدیث قصیة وهذا حدیث حسن کذا فی جامع سنن الترمذی ۱۲ حدثنا
اسمٰعیل بن عبد القاهر اخبرنا عبد الغافر بن محمد اخبرنا محمد بن عیسی الجلودی حدثنا ابراهیم بن محمد بن
سفین حدثنا مسلم بن حجاج حدثنی الحکم بن موسی حدثنا هقل یعنی ابن زیاد عن الاوزاعی حدثنی عبد
الله بن فروخ حدثنی ابو هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة

واول

واول من ینشق عنه القبر وانا اول شافع ومشفع والاخبار فی الشفاعة متواترة کثیرة واول من انکرها
عمرو بن عبید وهو مبتدع باتفاق اهل السنة انتهی کذا فی التفسیر معالم التنزیل فی سوره بنی اسرائیل ۱۲
وقال صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر وانا اول من تنشق الارض عنه وانا اول شافع و
مشفع وبیدی لواء الحمد تحته آدم فمن دونه کذا فی احیاء العلوم ۱۲ عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة وفرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم من بهترین فرزندان
آدمم روز قیامت تخصیص روز قیامت بجهة ظهور آثار وانوار سیادت وبهتری است در آن روز
والا وی صلی الله علیه وسلم همیشه سید است ومتصف بسیادت است چه در دنیا وچه در آخرت
ولا فخر وفرمود نمیگویم این را بطریق تفاخر ومباهات ونازیدن بحیثیت شکر وتحدیث نعمت پروردگا
وامتثال امر وی تعالی که فرمود وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ونیز تا بشناسند قدر او واعتقاد
آرند بمن وعمل کنند بمقتضای آن در توقیر وتعظیم ومحبت وایمان بر اندازه آن وبیدی لواء الحمد
ولا وبدست من است نیزه حمد مراد شهرت وانفراد آنحضرت صلی الله علیه وسلم است بحمد
بر رؤس خلائق وعرب وضع میکنند لوا را در مقام شهرت وآنحضرت صلی الله علیه وسلم را نسبت
خاصی است بحمد که نام وی محمد واحمد است صلی الله علیه وسلم وصاحب مقام محمود است و
امت او را حمادون گویند که در شادی واندوه خدا را حمد گویند ووی صلی الله علیه وسلم حامد
ومحمود بود بحمد الٰهی فتح باب شفاعت بنماید چنانکه در باب الشفاعت گذشت وما من
نبي يومئذ ادم فمن سواه الا تحت لوائي ونیست هیچ پیغمبری در روز قیامت چه آدم
وچه هر که جز اوست مگر آنکه در زیر لوای من در آید وپناه بمن جوید وتابع من باشد از اینجا معلوم
میشود که بظاهر نیز آنحضرت را لوائی باشد چنانکه بادشاهان وسرداران را می باشد نام وی لواء الحمد
بود وانا اول من تنشق عنه الارض ومن نخستین کسی ام که شگافته میگردد برای وی زمین کنایت است
از سبق وتقدم در بعثت وظهور وبرآمدن از عالم برزخ ولا فخر ونیست مرا نازیدن باینها بلکه اعتراف
بفضل حق وشکر نعمت وی وچه نازیدن من بخداست ونه بما سوای وی تعالی رواه الترمذی

انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع **ترجمہ حدیث شریف یہہ ہے** کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین سردار ہون اولاد آدم علیہ السلام کا دن قیامت مین واول
زمین شق یعنی جب پہٹ جاگی مین اوٹھونگا قبر سے اور مین پہلے شفاعت کرنیوالا ہون اور شفاعت
کرنیوالیونکا جنکی شفاعت قبول ہی اور سب اولاد آدم علیہ السلام کی میرے جھنڈے کے
نیچے ہونگی اور اسمین فخر نہین میرا بلکہ قدر اور منزلت میری ہی **القسم الثانی فی باب**
الشفاعۃ حدثنا علی بن نضر بن علی بن الجہینی اخبرنا عبد اللہ بن عبد المجید اخبرنا زمعہ
بن صالح عن سلمۃ بن وہرام عن عکرمۃ عن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنی منہم سمعہم یتذاکرون فسمع حدیثہم فقال بعضہم
عجبا ان اللہ اتخذ من خلقہ ابراہیم خلیلا اتخذ ابراہیم خلیلا وقال آخر ماذا باعجب من کلام موسے
کلمہ تکلیما وقال آخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال آخر آدم اصطفاہ اللہ فخرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علیہم سلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وہو کذلک وموسی
وعیسی روحہ وکلمتہ وہو کذلک وآدم اصطفاہ اللہ وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا
حامل لواء الحمد یوم القیامہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ وانا اول من یحرک
حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فید خلنیہا ومعی فقراء المومنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر
ہذا حدیث غریب کذا فی جامع سنن الترمذی ۱۲ وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت ابن عباس نشستہ بودند مردمان از یاران پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فخرج پس بیرون آمد آنحضرت صلعم از درون خانہ حتی اذا دنی منہم سمعہم یتذاکرون
تا آنکہ چون نزدیک شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از اصحاب شنید ایشانرا کہ مذاکرہ میکنند
بیکدیگر قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا گفتند بعضی از اصحاب کہ بدرستی خدا تعالی گرفت
ابراہیم علیہ السلام را دوست وقال آخر موسی کلمہ تکلیما وگفت صحابی دیگر کہ موسی علیہ السلام سخن
کرد خدا تعالی او را سخن کردنی وقال آخر فعیسی کلمۃ اللہ وگفت دیگری کہ پس عیسی علیہ السلام کلمہ خدا است

طبع نولکشور صفحہ ۲۷۵

القسم الثانی

صفحہ ۶۰ نولکشور

دہلی

کہ بیک کلمہ کن بی اسباب عادی پیدا شد و در گہوارہ سخن گفت وروحہ وعیسی روح خدا است
کہ وی تعالی روح الامین را بمادرش فرستاد و در دمید و از ان عیسی پیدا شد و نیز آثار روحانیت
وی چندان ظاہر شد کہ مردہ را زندہ میگردانید وقال آخر آدم اصطفاہ اللہ وگفت دیگری آدم برگزید
او را خدا چنانکہ فرمودہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوْحًا الآیہ اصحاب این انبیا را ذکر می کردند
وی ستایندند فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ناگاہ بیرون آمد و در آمد برایشان
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا پس
گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتحقیق من شنیدم سخن شما را و شگفت آوردن شما را کہ ابراہیم
علیہ السلام دوست دارندہ خدا است وہو کذلک و وی ہمچنین ہست دوست خاص خدا است
وموسی نجی اللہ وموسی علیہ السلام ہمراز وہمسخن خدا است وہو کذلک و وی ہمچنین ہست دوست
خاص خدا است وعیسی روحہ وکلمتہ وعیسی کلمہ خدا است وروح او وہو کذلک وآدم اصطفاہ اللہ
وہو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر دانا و آگاہ باشید و من دوست داشتہ خدا ام وگفتہ اند
کہ حبیب محب کہ بمقام محبوبیت رسیدہ باشید و خلیل محب مطلق واگرچہ انبیا و رسل بلکہ مومنان
نیز ہمہ محب محبوب درگاہ الہی اند ولیکن سخن درینجا در اعلی مرتبہ کمال ست واخص درجات آن وبعضے
از عرفا و علما را در فرق میان حبیب و خلیل کلامی ست غریب کہ در شرح ذکر کردہ شدہ ست وانا
حامل لواء الحمد یوم القیمۃ و من بردارندہ علم حمدام روز قیامت تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر زیر لوای
من آدم ست و ہر کہ خبر او ست و نیست فخر پس در جمیع این مناقب والقاب کاملتر و بہتر از ہمہ ام
وانا اول شافع ومشفع یوم القیمۃ ولا فخر و من نخستین شفاعت کنندہ و نخستین مقبول شفاعتم روز
قیامت و نیست فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ و من نخستین کسی ام کہ می جنباند حلقہای در
بہشت را و قصد در آمدن آن میکند فیفتح اللہ لی فید خلنیہا پس می کشاید خدا برای من یعنی در بہشت را
یعنی امر میکند ملائکہ را بکشادن در و در آوردن مرا دران ومعی فقراء المومنین ولا فخر حال آنکہ
با من اند درویشان مسلمانان و نیست فخر وانا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ ولا فخر و من

بزرگترین پیشینان و پسینانم نزد خداوند و نیست فخر ظاهر در آنست که درین حدیث مراد اولین و آخرین انبیا اند و اگر در اولین ملائکه را نیز داخل دارند دور نباشد رواه الترمذی والدارمی وعن عمرو بن قیس نام ابن ام مکتوم ست که صحابی مشهور و اعمی بود و بعضی گفته اند که نام وی عبد الله ست و اول زیج آن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نحن الآخرون ما در وجود و ظهور پسینتر آمده ایم و نحن السابقون یوم القیمة ولیکن در مرتبه سابق و پیشینم روز قیامت وانی قائل قولا غیر فخر من گوینده ام گفتاری را بی مفاخرت و مباهات و آن قول این ست که ابراهیم خلیل الله ابراهیم خلیل خداست و موسیٰ صفی الله و موسیٰ برگزیدهٔ خداست وانا حبیب الله و من محبوب خدا ام ومعی لواء الحمد یوم القیمة و با من ست لواء حمد روز قیامت و حامد و محمود م در آن روز وان الله وعدنی فی امتی واجارهم من ثلث و بدرستی خدا تعالیٰ وعده کرد مرا در باب امت من و نگاهداشت و امان داد ایشان را از سه خصلت لا یعمهم بسنة در نمیگیرد ایشان را القحط سال یعنی هلاک نمیکند همه را بقحط ولا یستاصلهم عدو و از بیخ بر نمیکند یعنی مطلق هلاک نمی گرداند ایشان را دشمنان دین یعنی کافران چنانکه گذشت ولا یجمعهم علی الضلالة و جمع نمیکند ایشان را بر گمراهی که متفق شوند همه بر حکمی که موجب ضلالت ست رواه الدارمی وعن جابر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال روایت ست که آنحضرت صلعم گفت انا قائد المرسلین ولا فخر من کشنده مرسلین ام و نیست فخر یعنی مقدم ایشان ام ایشان پس من می آیند به بهشت یا بعرصات خود کشیدن اسپ از پیش و سوق راندن از پس وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة ۱۲

القسم الثالث فی ثبوت الشفاعة

حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا بسطام بن حریث عن اشعث الحدانی عن انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم قال شفاعتی لاهل الکبائر انتهی کذا فی صحیح سنن ابی داود جلد الثانی **حدثنا** العباس العنبری اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وفی الباب

عن جابر هذا حدیث حسن صحیح غریب ای عجیب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار اخبرنا ابو داود الطیالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی قال محمد بن علی فقال لی جابر یا محمد من لم یکن من اهل الکبائر فما له وللشفاعة هذا حدیث غریب من هذا الوجه انتهی کذا فی جامع سنن الترمذی شفاعتی لاهل الکبائر من امتی ممن دخل النار فیخرجون منها کذا فی کنز المدفون للشیخ جلال الدین السیوطی ۱۲ **قوله شفاعتی لاهل الکبائر** من امتی ای لوضع السیآت واما الشفاعة لرفع الدرجات فلکل من الاتقیاء والاولیاء و ذلک متفق علیه بین اهل الملة کذا فی اللمعات **عن انس** ان النبی صلی الله علیه وسلم قال شفاعتی لاهل الکبائر من امتی شفاعت من ثابت ست مر گناه کنندگان را از امت من چه جای اهل صغائر و مراد شفاعت ست که برای نجات و خلاص از عذاب بود اما برای رفع درجات و مزید کرامات ثابت ست برای اولیا و اتقیا و صلحا رواه الترمذی وابو داود و رواه ابن ماجد کذا فی الشیخ شرح مشکوٰة جلد الرابع حدثنا عبد الرحمان بن ابراهیم الدمشقی حدثنا الولید بن مسلم حدثنا زهیر بن محمد عن ابن محمد عن ابیه عن جابر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول شفاعتی یوم القیامة لاهل الکبائر من امتی کذا فی سنن ابن ماجه

القسم الرابع فی ثبوت الشفاعة

حدثنا اسمعیل بن اسد حدثنا ابو بدر حدثنا زیاد بن خثیمه عن نعیم بن ابی هند عن ربعی بن حراش عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرت بین الشفاعة وبین ان یدخل نصف امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم واکفی اترونها للمتقین لا ولکنها للمذنبین الخطائین المتلوثین انتهی کذا فی سنن ابن ماجه **حدثنا هناد** اخبرنا عبدة عن سعید عن قتادة عن ابی الملیح عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی آت من عند ربی فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لا یشرک بالله شیئا وقد روی عن ابی الملیح من رجل آخر من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر عن عوف بن مالک

انتہی کذا فی الصحیح جامع سنن الترمذی ۱۲ وعن ابی موسیٰ عنه علیه السلام خیرت بین ان یدخل
نصف امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم اترونها للمتقین ولکنها للمذنبین الخطائین
انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض ۱۲ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی آتٍ من عند ربی فخیرنی
بین ان یدخل نصف امتی الجنة فاخترت الشفاعة کذا فی التفسیر روح البیان جلد الاول تحت آیه من
ذا الذی الخ صفحہ ۲۷۷) وعن عوف بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی آتٍ من
عند ربی آمد مرا آینده از نزدیک پروردگار من مراد بدان جبرئیل علیه السلام باشد یا غیر وی از ملائکه
والله اعلم فخیرنی بین ان یدخل نصف امتی الجنة پس مخیر گردانید مرا درین که درآید نصف امت من
بہشت را وبین الشفاعة و میان شفاعت کردن برای کل فاخترت الشفاعة پس اختیار کردم
من شفاعت کردن را برای امت تا ہمہ مومنان را شامل باشد و ہیچکس ازان بیرون نرود چنانچه
فرمود وہی لمن مات لا یشرک بالله شیئا شفاعت من ثابت ست برای ہر کہ بمیرد و شریک
نگرداند بخدا چیزی را یعنی برای مومنان ہمہ رواه الترمذی وابن ماجه کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد
الرابع **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم نے آیا میرے پاس آنیوالا یعنی جبرئیل علیه السلام اور کہا کہ مخیر کیا آپکو رب العالمین نے درمیان
داخل کرنے جنت میں آدھی امت کو اور بیچ شفاعت کے بھیجی میں نے شفاعت اختیار کی جو کوئی
مسلمان مرے اور شریک خدا کا نہ لایا ہو تو میں شفاعت کرونگا یہہ روایت ابن ماجه اور ترمذی
شفا قاضی عیاض لمعات تفسیر روح البیان اور شیخ شرح مشکوٰۃ میں ہی **القسم الخامس
فی ثبوت الشفاعة** حدثنا الحسن بن عرفة اخبرنا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد
الالہانی قال سمعت ابا امامة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وعدنی ربی ان
یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیهم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات
من حثیات ربی هذا حدیث حسن غریب انتہی کذا فی الصحیح جامع سنن الترمذی ۱۲ قوله ثلث حثیات
جمع حثیة قال فی اللمعات والحثیة یعطی المعطی بکفیه دفعة واحدة انتہی ومنها ان یدخل الجنة

سبعون الفا بغیر حساب رواه الشیخان وعند الطبرانی والبیهقی فی الشعب ان ربی وعدنی ان یدخل من امتی الجنة
سبعین الفا بغیر حساب علیهم وانی سألت ربی المزید فاعطانی مع کل واحد من السبعین الفا سبعین الفا
وبالجملة فقد اختصت هذه الامة بما لم یعطه غیرها من الامم تکرمة لنبیها علیه الصلوٰة والسلام وزیادة فی شرفه
وتفصیل فضلها وخصائص یستدعی سفر ابل اسفارا وذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو
الفضل العظیم کذا فی المواهب اللدنیة جلد الاول ۱۲ وفی حدیث آخر رواه حذیفة بشرنی یعنی ربه
اول من یدخل الجنة معی من امتی سبعون الفا مع کل الف سبعون الفا لیس علیهم حساب واعطانی ان لا
تجوع امتی ولا تغلب واعطانی النصر والعزة والرعب یسعی بین یدی امتی شهرا وطیب لی ولامتی الغنائم و
احل لنا کثیرا مما شدد علی من قبلنا ولم یجعل علینا فی الدین من حرج انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد
الاول ۱۲ عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم گفت شنیدم پیغمبر خدا را صلی الله علیه
وآله وسلم یقول میگفت وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی وعده کرد مرا پروردگار من که درآرد بہشت
از امت من سبعین الفا لا حساب علیهم ولا عذاب ہفتاد ہزار کس را که نیست حساب ایشان ونه عذاب
مع کل الف سبعون الفا با ہر ہزار کس ہفتاد ہزار دیگر وثلث حثیات من حثیات ربی وباسه حثیه
با ہر ہزار ۳ حثیه از حثیات پروردگار من وحثیه آنچه بہر دو کف دست پر کرده یکبار بدہند رواه احمد
والترمذی وابن ماجه انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع حدثنا هشام بن عمار حدثنا اسمٰعیل بن
عیاش حدثنا محمد بن زیاد الالہانی قال سمعت ابا امامة الباهلی یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقول وعدنی ربی سبحانه ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیهم ولا عذاب مع کل الف
سبعون الفا وثلاث حثیات من حثیات ربی عز وجل انتہی کذا فی سنن ابن ماجه **معنی حدیث شریف
کا یہہ ہی** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیه وسلم نے کہ وعدہ کیا میرے ساتھ رب میرے نے کہ داخل کریگا
جنت میں میری امت ستر ہزار بغیر حساب اور بغیر عذاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور پھر اون
ستر ہزار میں ہر ہزار کے ساتھ تین ہاتھ پروردگار کے سمجھ لیجے کہ گنجایش رب العالمین کی
کتنی ہوگی تو اس لپیٹ سی امت کوئی نہیں رہیگا سوا جنت کے **القسم السادس فی ثبوت الشفاعة**

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبه حدثنا عفان حدثنا وہیب حدثنا خالد عن عبداللہ ابن شقیق عن عبد
اللہ بن ابی الجدعاء انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول لیدخلن الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من
بنی تمیم قالوا یا رسول اللہ سواک قال سوای قلت انت سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال انا
سمعته انتهی کذا فی سنن ابن ماجه ١٢ حدثنا ابو کریب حدثنا اسمعیل ابن ابراہیم عن خالد الحذاء عن
عبداللہ بن شقیق قال کنت مع رہط بایلیا فقال رجل منهم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول یدخل
الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول اللہ سواک قال سوای فلما قام قلت من ہذا قالوا ہذا
ابن ابی الجدعاء ہذا حدیث حسن صحیح غریب وابن ابی الجدعاء ہو عبداللہ وانما یعرف له ہذا الحدیث الواحد انتهی کذا
فی الصحیح سنن الترمذی ١٢ وعن ابن عبداللہ بن ابی الجدعاء بفتح الجیم وسکون دال تمیمی وبعضی گفته اند کنانی
صحابی ست معدود در بصریین جامع الاصول ودر تقریب بدال معجمه گفته اکه او را دو حدیث ست یکی این و
دیگر کنت نبیا وآدم فی الروح والجسد ودر نسخه میر جمال الدین محدث به معجمه تصحیح نموده قال سمعت
رسول اللہ گفت ابوالجدعاء شنیدم پیغمبر خدا را صلی اللہ علیه وعلی آله وسلم یقول میگفت یدخل الجنة رجل
من امتی درمی آید به بهشت بوسیله شفاعت کردن مردی از امت من اکثر من بنی تمیم که قبیله ایست
درغایت کثرت وچون بشفاعت یکمرد چندین کسان به بهشت روند وچندین مردان باشند
درامت من که اگر همه شفاعت کنند عالم عالم بشفاعت ایشان به بهشت روند رواه الترمذی والدارمی
وابن ماجه کذا فی الشیخ شرح مشکوة جلد الرابع ١٣ **القسم السابع فی ثبوت الشفاعة** حدثنا الحسین
بن یزید الکوفی حدثنا عبدالسلام بن حرب عن لیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا خطیبهم اذا وفدوا وانا مبشرهم
اذا ایسوا لواء الحمد بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی ولا فخر ہذا حدیث حسن غریب انتهی کذا فی جامع
سنن الترمذی ١٢ اخبرنا الامام ابو علی الحسین بن محمد القاضی اخبرنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف بن محمد
بن ناموبه حدثنا ابوبکر محمد بن الحسین القطان حدثنا محمد بن حنویه حدثنا سعید بن سلیمن حدثنا
منصور بن ابی الاسود حدثنا اللیث عن الربیع بن انس عن انس بن مالک رضی اللہ عنه قال قال

صفحہ ۵ / ۴۴۳ / طبع دہلی

صفحہ ۵ / ۳۰۲ / طبع نولکشور ۱۲

صفحہ ۵ / ۳۰۲ / طبع نولکشور ۱۲

صفحہ ۵ / ۶۰۰ / طبع نولکشور ۱۲

رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انا اولهم خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا وانا خطیبهم اذا انصتوا و
انا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ابلسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد بیدی وانا اکرم
اولاد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانهم لؤلؤ بیض مکنون او لؤلؤ منثور انتهی کذا فی التفسیر معالم
التنزیل تحت آیه عیسی الخ ١٢ وعن انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انا اول الناس
خروجا اذا بعثوا من نخستین مردمم از روی بیرون آمدن از قبر وقتیکه برانگیخته شوند از قبور وانا
قائدهم اذا وفدوا ومن کشنده وپیشوای مردمم وقتیکه بیایند بدرگاه خداوندی وانا خطیبهم اذا انصتوا
ومن خطبه خواننده ایشانم وقتیکه خاموش شوند از اعتذار وتکلم کننده ام بشفاعت نزد پروردگار
وقتیکه سکوت کنند وتکلم نتوانند کرد وانبیاء کبار وانا مستشفعهم بفتح فاء وکسر وی هر دو روایت است
وبر وجه اول معنی آنست که طلب کرده میشود از من بسوی خدا وبر ثانی طلب میکنم مردم را اذا حبسوا
وقتی که حبس کرده شوند وایستاده کرده شوند مردم در موقف وانا مبشرهم اذا ایسوا ومن بشارت
دهنده ام مردم را بشفاعت ورحمت وقتیکه نومید شوند واز انبیاء شفاعت طلبند وایشان اقدام بر آن
نتوانند کرد وعذر آرند چنانکه در حدیث شفاعت آمده است الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی بزرگی دادن
وکلیدهای بهشت وابواب رحمت آنروز بدست من ست ولواء الحمد یومئذ بیدی ولوای حمد
درآنروز بدست من ست وانا اکرم ولد آدم علی ربی ومن گرامی ترین فرزندان آدمم نزد پروردگار
من همیشه خصوصا درآنروز یطوف علی الف خادم گرد من گروند وخدمت میکنند مرا هزار خدمتگار
کانهم بیض مکنون گویا آن خادمان بیضهای پوشیده اند بیضاوی در تفسیر قول وی سبحانه کانهن
بیض مکنون گفته که تشبیه کرده حوران را به بیضهای شتر مرغ که مصون است از غبار ومانند آن در صفاء
بیاض مخلوط بادنی صفرة که احسن الوان ابدان ست ودر مجمع البحار گفته که مراد به بیض مکنون لؤلؤی مصون است
از ایدی وابصار ست ورسد که دست احدی بدان نرسیده ولؤلؤ منثور یا مروارید های پراگنده
کرده شده گویا وصف پراگندگی به جهت آنست که مشبه خادمانند در حضور منفرق وپراگنده ایشان
میباشند ونیز لآلی در انتشار روشن تر ونمایان تر ودر نظر بهتر وزیاده تر می درآید ومی نماید بمعنی اول

صفحہ ۵۲۵ / طبع نولکشور

من از خدا که شفاعت کنم مردم را

بعض مغایرت ظاہرست و بمعنی ثانی مغایرت باعتبار صفت ست کہ آنجا مکنون گفتہ اند و برای
شک روی ست رواه الترمذی والدارمی قال الترمذی ہذا حدیث غریب کذا فی الشیخ وعن ابی
بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین گفت آنحضرت چون
باشد روز قیامت میباشم امام و پیشوای ہمہ پیغمبران و خطیبہم وصاحب شفاعتہم و میباشم خطیب
پیغمبران و شفاعت کنندہ میان ایشان و میباشم خداوند شفاعت میان ایشان غیر فخر نی آنکہ
فخر کنم بدان رواه الترمذی انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع **القسم الثامن فی ثبوت
الشفاعۃ** حدثنا قتیبۃ بن سعید و اسحاق بن ابراہیم قال قتیبۃ اخبرنا جریر عن المختار بن
فلفل عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس یشفع فی الجنۃ وانا
اکثر الانبیاء تبعا حدثنا ابو کریب محمد بن العلاء قال اخبرنا معاویۃ بن ہشام عن سفین عن المختار
بن فلفل قال قال انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی
من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما یصدقہ من امتہ الا رجل واحد انتہی کذا فی الصحیح مسلم جلد
الاول صفحہ ۱۱۲ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ من
پیشترین پیغمبرانم از روی تابعان روز قیامت و انا اول من یقرع باب الجنۃ و من نخستین کسی ام
کہ میکوبد در بہشت را و می درآید و می درآرد در بہشت رواه مسلم کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع
القسم التاسع فی ثبوت الشفاعۃ حدثنی یونس بن عبد الاعلی الصدفی قال
اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو بن الحارث ان بکر بن سوادۃ حدثہ عن عبد الرحمان بن جبیر عن
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم رب انہن
اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ۱۲ الایۃ وقال عیسی علیہ السلام ان تعذبہم فانہم
عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم فرفع یدیہ وقال اللہم امتی امتی وبکی فقال
تعالی عز وجل یا جبرئیل اذہب الی محمد وربک اعلم فسلہ ما یبکیک فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فسالہ
فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قال وہو اعلم فقال اللہ تعالی یا جبرئیل اذہب الی محمد انا

سنرضیک ولا نسوءک انتہی کذا فی الصحیح مسلم جلد الاول ۱۲ وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلا قول اللہ تعالی فی ابراہیم روایت ست از عبد اللہ بن عمرو کہ آنحضرت
خواند قول خدا تعالی را در شان ابراہیم کہ وی سبحانہ از ابراہیم خلیل حکایت کردہ رب انہن
اضللن کثیرا من الناس ای پروردگار من این بتان گمراہ کردند بسیاری از مردم را فمن تبعنی
فانہ منی پس کسیکہ پیروی میکند وی مرا پس بدرستی آنکس از من ست و آخر آیت این ست ومن
عصانی فانک غفور رحیم وقال عیسی و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواند قول عیسی را کہ در حق امت
خود بہ پروردگار تعالی گفت وقال اینجا بمعنی قول ست ان تعذبہم فانہم عبادک
اگر عذاب میکنی تو ایشان را پس بدرستی ایشان بندگان تو اند و چارہ ندارند و کسی مانع نمیتواند آمد
و آخر آیت این ست وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم و حاصل آنست کہ آنحضرت شفاعت
این دو نبی کریم را کہ برای امت خود کردند یاد آورد و از انجا امت خود را یاد کرد و رقت نمود و شفاعت
خواست و دعا کرد چنانچہ گفت فرفع یدیہ پس برداشت آنحضرت ہر دو دست خود را فقال پس
گفت اللہم امتی امتی خداوندا بخش و بیامرز امت مرا امت مرا وبکی و بگریست آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم فقال اللہ تعالی پس گفت خدا تعالی یا جبرئیل اذہب الی محمد برو بسوی محمد
وربک اعلم و پروردگار تو ای جبرئیل داناتر ست و احتیاج بپرسیدن ندارد و لیکن باوجود اظہار
کرم و عنایت خود می پرسد فسلہ ما یبکیہ پس بپرس محمد را چہ چیز در گریہ آوردہ ست او را فاتاہ
فسالہ پس آمد آنحضرت را جبرئیل پس بپرسید او را کہ چہ چیز در گریہ آوردت فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
پس خبر داد جبرئیل را پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما قال بچیزی کہ گفت و التماس مغفرت امت کرد فقال
اللہ لجبرئیل پس جبرئیل بدرگاہ رفت و عرض کرد و گفت اللہ تعالی مر جبرئیل را اذہب الی محمد فقل
برو بسوی محمد پس بگو انا سنرضیک فی امتک بدرستیکہ ما نزدیک ترست کہ راضی گردانیم ترا در
باب امت تو ولا نسوءک و دلگیر و اندوہگین نسازیم ترا درین باب و در روایات آمدہ ست کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم گفت کہ من ہرگز راضی نشوم تا یک از امتان من بمن بخشند اکنون مست باد

بایدبود و عقد ایمان را بوی درست کرد و مشکلی کہ ہست این ست دیگر ہیچ نیست **بیت** خاک او
باش و بادشاہی کن ٭ آن او باش ہر چہ خواہی کن ٭ انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع

القسم العاشر فی ثبوت الشفاعۃ حدثنا عبد العزیز ابن عبد اللہ قال حدثنی
سلیمن عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ قیل قال یا رسول اللہ
من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ہریرۃ
ان لا یسئلنی عن ہذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث اسعد الناس بشفاعتی
یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ انتہی کذا فی الصحیح البخاری جلد الاول ۱۲
وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ فیروز تر
و بہرہ مند ترین مردم بشفاعت من من قال کسی گفتہ ست لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ سادہ
و بی آمیزش نفاق از تہ دل خود او نفسہ یا بس نفسہ گفت بجای من قلبہ شک راوی ست و بر ہر
تقدیر این تاکید ست چنانکہ گویند دیدم بچشم خود و شنیدم بگوش خود چہ اخلاص البتہ از دل باشد و
جای اخلاص دل ست ٭ غیر رواہ البخاری کذا فی الشیخ شرح مشکوٰۃ جلد الرابع ٭ **ترجمہ حدیث
بخاری شریف کا یہہ ہے** روایت ہے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اور نیک وہ شخص دن قیامت مین جسنے کہا صدق دلسے او اپنے
نفس سے لا الہ الا اللہ میری شفاعت کے ساتھہ ہے انتہی **القسم الاحدی العشر**
حدثنی یونس بن عبد الاعلی قال اخبرنا عبد اللہ بن وہب قال اخبرنی ملک ابن انس عن ابن شہاب
عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمان عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ یدعوا ہا
فارید ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ فحدثنی زہیر بن حرب و عبد بن حمید قال زہیر اخبرنا
یعقوب بن ابراہیم قال اخبرنا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمان ان ابا ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ فاردت ان شاء اللہ تعالی اختبی دعوتی حدثنی زہیر
بن حرب و عبد بن حمید قال زہیر اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال اخبرنی ابن اخی ابن شہاب عن عمہ قال حدثنی

عمرو بن ابی سفین بن اسید بن جاریۃ الثقفی مثل ذالک عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحدثنی حرملۃ بن یحیی قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب ان عمرو بن
ابی سفین بن اسید بن جاریۃ الثقفی اخبرہ ان ابا ہریرۃ قال لکعب الاحبار ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لکل نبی دعوۃ یدعوہا فانا ارید ان شاء اللہ ان اختبی دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ فقال کعب لابی
ہریرۃ انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرۃ نعم حدثنی ابو بکر بن ابی
شیبۃ و ابو کریب واللفظ لابی کریب قالا اخبرنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبات دعوتی
شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ فہی نائلۃ ان شاء اللہ تعالی من مات لا یشرک باللہ شیئا حدثنی قتیبۃ بن سعید
قال اخبرنا جریر عن عمارۃ وہو ابن القعقاع عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی
دعوۃ مستجابۃ یدعوا بہا فیستجاب لہ فیؤتاہا وانا اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیامۃ حدثنا عبید اللہ
بن معاذ العنبری قال اخبرنا ابی قال اخبرنا شعبۃ عن محمد وہو ابن زیاد قال سمعت ابا ہریرۃ یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوتہ بہا فی امتہ فاستجیب لہ وانی ارید ان شاء اللہ تعالی ان اوخر
دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ وحدثنی ابو غسان المسمعی و محمد بن المثنی وابن بشار حدثنا واللفظ
لابی غسان قالوا اخبرنا معاذ یعنون ابن ہشام قال حدثنی ابی عن قتادۃ قال اخبرنا انس بن مالک
ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی دعوۃ دعاہا لامتہ وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمۃ و
حدثنیہ زہیر بن حرب و ابن ابی خلف قالا اخبرنا روح قال اخبرنا شعبۃ عن قتادۃ بہذا الاسناد وحدثنا
ابو کریب قال اخبرنا وکیع ح وحدثنیہ ابراہیم بن سعید الجوہری قال اخبرنا ابو اسامۃ جمیعا عن مسعر
عن قتادۃ بہذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع قال قال اعطی و فی حدیث ابی اسامۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وحدثنی محمد بن عبد الاعلی قال اخبرنا المعتمر عن ابیہ عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال فذکر نحو حدیث قتادۃ عن انس وحدثنی محمد بن احمد بن ابی خلف قال اخبرنا روح قال
اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول عن النبی صلی اللہ

علیه وسلم لکل نبی دعوة دعا بها فی امته وخبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة انتهی کذا فی الصحیح مسلم مع
النووی ۱۲ حدثنا ابو کریب اخبرنا ابو معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة وانی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی وهی نائلة ان شاء
الله تعالی من مات منهم لا یشرک بالله شیئا هذا حدیث حسن صحیح انتهی کذا فی جامع صحیح سنن الترمذی
وفی الحدیث المشتهر الصحیح لکل نبی دعوة یدعوا بها واختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة قال اهل العلم
معناه دعوة اعلموا انها تستجاب لهم ویبلغ فیها مرغوبهم والا فلم لکل نبی دعوة دعا بها فی امته فاستجیب له
وانا اریدان اوخر دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة وفی روایة ابی صالح لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل
کل نبی دعوته ونحوه فی روایة ابی زرعة عن ابی هریرة وعن انس مثل روایة ابن زیاد عن ابی هریرة فتکون
هذه الدعوة المذکورة مخصوصة بالآیة مضمونة الاجابة والا فقد اخبره صلی الله علیه وسلم انه سأل لامته اشیاء
من امور الدین والدنیا اعطی بعضها ومنع بعضها وادخر لهم هذه الدعوة لیوم القیامة وخاتمة المحن وعظیم
السؤال والرغبة جزاه الله احسن جزاء نبیا عن امته صلی الله علیه وسلم تسلیما انتهی کذا فی الشفاء قاضی
عیاض جلد الاول ۱۲ وفی حدیث ابی هریرة لکل نبی دعوة یدعوا بها واریدان اختبئ دعوتی شفاعة
لامتی فی الآخرة وفی روایة انس دعوتی شفاعة لامتی وهذا من مزید شفقته علینا وحسن تصرفه حیث جعل
دعوة المجابة فی اهم اوقات حاجاتنا فجزاه الله عنا احسن الجزاء انتهی کذا فی مواهب اللدنیه جلد الثانی ۱۲
معنی حدیث شریف این است از روایت ابی هریرة رضی الله عنه گفت که گفت رسول الله صلی
الله علیه وسلم از برای هر نبی دعوة مستجاب است از برای امت خود که دعا کند ودعوة من موخر است
در روز قیامت که شفاعت میکنم امت خود را در نزد پروردگار خود در مقام محمود ترجمہ حدیث
شریف کا یہہ ہی کہ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر پیغمبر کی دعوت مستجاب ہی کہ دعا کرے اپنی امت کے لئے اور میری دعوۃ
پیچھے ہی دن قیامت میں کہ شفاعت کرونگا امت کے لئے مقام محمود میں انتہی

القسم الثانی عشر فی ثبوت الشفاعة حدثنا منجاب بن الحرث التمیمی وسوید بن سعید کلاهما عن

صفحہ ۱۱۲ طبع نولکشور
صفحہ ۵۹ طبع نولکشور
صفحہ ۱۸۲ طبع مصر
صفحہ ۱۸۱ طبع مصر ۱۲
القسم الثانی عشر فی

علی بن مسهر قال منجاب اخبرنا ابن مسهر عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل النار احد فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان ولا یدخل الجنة
احد مثقال حبة من خردل من کبر انتهی کذا فی الصحیح مسلم جلد الاول معنی حدیث شریف
این است روایت کرد عبد الله رضی الله عنه از پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم که گفت کسی داخل نمیشود
در دوزخ که در دل آن مثقال حبه از ارزن یعنی بمقدار حبه ارزن از ایمان باشد در دل آن
و داخل نمیشود در جنت یعنی در بهشت که بمقدار حبه ارزن از کبر باشد در دل آن = ترجمہ حدیث
شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا دوزخ میں
کہ جسکے دل برابر حبہ کنگنی کے دانہ برابر ایمان ہووے اور نہیں داخل ہوگا جنت میں جسکے
دل میں حبہ کنگنی ذرہ برابر کبر اور غرورت ہووے یعنی نافرمانی رب العالمین کی غرورت اور
تکبر سے کرے ۱۲

القسم الثالث عشر فی ثبوت الشفاعة الدعاء عند الاذان
اخبرنا قتیبة عن اللیث عن الحکیم ابن عبد الله ابن عامر بن سعد عن سعد بن ابی وقاص عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمدا
عبده ورسوله رضیت بالله ربا وبمحمد رسول الله نبیا وبالاسلام دینا غفر له ذنبا اخبرنا عمرو بن منصور
قال اخبرنا علی بن عیاش قال اخبرنا شعیب عن محمد بن المنکدر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمد الوسیلة والفضیلة
والبعثه المقام الذی وعدته حلت له شفاعتی یوم القیامة انتهی کذا فی سنن نسائی فی باب الاذان ۱۲
حدثنا محمد بن سهل بن عسکری البغدادی وابراهیم بن یعقوب قالا اخبرنا علی بن عیاش اخبرنا
شعیب بن ابی حمزة اخبرنا محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمد
الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته الا حلت له الشفاعة یوم القیامة قال ابو عیسی
حدیث جابر رضی الله عنه حدیث حسن غریب من حدیث محمد بن المنکدر لا نعلم احدا رواه غیر شعیب

صفحہ ۵ جلد ۱ طبع اصح المطابع
صفحہ ۷۸ طبع دہلی

بن ابی حمزة انتهی کذا فی السنن الصحیح جامع الترمذی[۱] حدثنا محمد بن یحیی والعباس بن الولید الدمشقی
ومحمد بن ابی الحسین قالوا حدثنا علی بن عیاش الالهانی حدثنا شعیب بن ابی حمزة عن محمد بن
المنکدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب
هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمد الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته
الا حلت له الشفاعة یوم القیامة انتهی کذا فی سنن ابن ماجه[۲] حدثنا احمد بن محمد بن حنبل حدثنا علی بن
عیاش حدثنا شعیب بن ابی حمزة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدا الوسیلة
والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته الا حلت له الشفاعة یوم القیمة انتهی کذا فی سنن ابی
داود جلد الاول فی باب الاذان[۳] حدثنا محمد بن سلمة المرادی قال اخبرنا عبد الله بن وهب عن
حیوة وسعید بن ابی ایوب وغیرهما عن کعب بن علقمة عن عبد الرحمان بن جبیر عن عبد الله بن عمرو بن
العاص انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانه من
صلی علی صلوة صلی الله علیه بها عشرا ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا
لعبد من عباد الله وارجوا ان اکون انا هو فمن سأل الله لی الوسیلة حلت له الشفاعة انتهی کذا فی صحیح
مسلم جلد الاول مع النووی[۴] حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزة عن محمد بن
المنکدر عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللهم
رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمد الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته
حلت له شفاعتی یوم القیمة انتهی کذا فی صحیح البخاری جلد الاول[۵] **معنی حدیث شریف**
این است که گفت جابر بن عبد الله که بتحقیق گفت رسول خدا صلی الله علیه وسلم در وقتیکه بشنود اذان
از مؤذن وبخواند همین دعا را و وسیله کند مرا در روز قیامت که نخیزم من در مقام محمود که وعده کرده است
مرا الله تعالی حلال است برای آنکس شفاعت من روایت کرده شد از ابن ماجه وسنن نسائی وترمذی وسنن
ابی داود وصحیح مسلم وصحیح بخاری **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے** کہ جب سنے اذان مؤذن سے اور پڑھے

یہہ دعا اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمد الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا
الذی وعدته حلت له شفاعتی جب میں قبر سے اوٹھونگا اور مقام محمود میں ہونگا جو وعدہ کیا اللہ نے میرے
ساتھہ حلال ہے اوسکے لئے شفاعت میری **القسم الرابع عشر فی ثبوت الشفاعة**
المقام المحمود الشفاعة رواه بیهقی وابی نعیم المقام المحمود الذی اشفع فیه لامتی رواه احمد کذا فی کنوز الحقائق[۱]
یعنی حدیث شریف این است که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم مقام محمود آن است که من شفاعت
کنم امت خود را دران **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے** کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مقام محمود وہہ ہے کہ میں شفاعت کرونگا امت کی لئے اوس روز یعنی قیامت کے دن **القسم**
الخامس العشر فی ثبوت الشفاعة حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا مهدی[۲]
بن میمون قال حدثنا واصل الاحدب عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اتانی آت من عند ربی فاخبرنی او قال بشرنی انه من مات لا یشرک بالله شیئا دخل
الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق حدثنا عمر بن حفص قال
حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا شقیق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه
من مات یشرک بالله شیئا دخل النار وقلت انا من مات لا یشرک بالله شیئا دخل الجنة
انتهی کذا فی الصحیح البخاری فی باب الجنائز جلد الاول[۳] حدثنا محمد بن مثنی حدثنا محمد بن جعفر
قال اخبرنا شعبة عن واصل الاحدب عن معرور بن سوید قال سمعت ابا ذر یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال اتانی جبریل علیه السلام فبشرنی انه من مات من امتك لا یشرک بالله شیئا دخل
الجنة قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق حدثنی زهیر بن حرب واحمد بن
خراش قالا اخبرنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال اخبرنا ابی قال حدثنی حسین المعلم عن ابن بریدة
ان یحیی بن یعمر حدثه ان ابا الاسود الدیلی حدثه ان ابا ذر حدثه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم
وهو نائم علیه ثوب ابیض ثم اتیته فاذا هو نائم ثم اتیته وقد استیقظ فجلست الیه
فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات علی ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال

وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی
وان سرق قال وان سرق ثلثا قال فی الرابعة علی رغم انف ابی ذر قال فخرج ابو ذر وان رغم انف
ابی ذر انتهی کذا فی الصحیح مسلم مع النووی جلد الاول ۱۲ حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا ابو داود
بنانا شعبة عن حبیب بن ابی ثابت و عبد العزیز بن رفیع والاعمش کلهم سمعوا زید بن وهب عن ابی ذر
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اتانی جبرئیل فبشرنی انه من مات لا یشرك بالله شیئا
دخل الجنة قلت وان زنی وان سرق قال نعم هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابی
الدرداء انتهی کذا فی السنن جامع الترمذی ۱۲

القسم السادس عشر فی ثبوت الشفاعة

قال علیه السلام ان الله وعدنی بان یدخل من امتی ثلثمائة الف الجنة رواه الطبرانی کذا فی
کنوز الحقائق عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل بدرستی که خدای
عز وجل وعدنی وعده کرد مرا ان یدخل الجنة من امتی که در آرد در بهشت از امت من اربع
مائة الف بلا حساب چهار صد هزار بیحساب فقال ابو بکر زدنا زیادت کن یا رسول الله زیاده کن
سوال از الله تعالی و درخواه از وی که زیادت کند در ان یا زیادت کن در خبر دادن از آنچه وعده
کرده است ترا پروردگار تو سابقا گذشت هفتاد هزار با هر هزار هفتاد هزار و سه حثیات قال گفت آنحضرت
صلی الله علیه وسلم وهکذا و زیادت برین اینچنین فحثا بکفیه وجمعهما بسن برای بیان هکذا جمع کرد هر دو
کف دست خود را چنانکه در وقت عطا کنند وحثیه آنچه بهر دو کف دست بدهند یکبارگی فقال ابو بکر
زدنا باز گفت ابو بکر صدیق زیادت کن ما را یا رسول الله قال باز گفت آنحضرت صلی الله علیه وسلم
که وهکذا باز دیگر اشارت بهر دو کف دست کرد فقال عمر دعنا یا ابا بکر پس گفت عمر رضی الله عنه
بگذار ما را ای ابا بکر یعنی تا عمل کنیم وبخوف عذاب در اجتهاد نمائیم در ان و باعتماد کردن آنهی از عمل باز
نمانیم فقال ابو بکر پس گفت ابو بکر وما علیك ان یدخلنا الله کلنا الجنة وچه گران میآید بر تو ای عمر
با منت بیان آن بر تو ای عمر که در آرد خدای تعالی همه ما را در بهشت فقال عمر ان الله عز وجل
ان شاء ان یدخل خلقه الجنة بکف واحد فعل پس گفت عمر بدرستیکه خدا تعالی اگر میخواهد که در آرد

تمامه خلق خود را بیک کف دست یعنی بیک عطا یکبار میکند آنرا پس احتیاج بتکرار سؤال و کثرت آن چیست فقال النبی
پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم صدق عمر راست گفت عمر گفته اند که آنچه ابو بکر گفت رضی الله عنه از باب فقر
ومسکنت ونیازمندی است وقول عمر رضی الله عنه از باب رضا وتسلیم وآنکه آنحضرت صلی الله علیه وسلم هم در اول
جواب نداد ابو بکر را تا آنچه عمر گفت و تا بنا تصدیق عمر کرد زیرا که بشارت را مدخل عظیم است در توجه وعمل
وکلام عمر نیز بشارت است بلکه عظیم تر از ان پس قول هر دو یکی باشد فافهم رواه شرح السنة کذا فی الشیخ
شرح مشکوٰة جلد الرابع ۱۲ ترجمہ حدیث تفسیر کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ وعدہ کیا میرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کہ تین سو ہزار یا چار سو ہزار امت میری داخل کریگا جنت میں بغیر
حساب روایت ہی طبرانی نے و شرح السنة سے ۱۲

القسم السابع عشر فی ثبوت الشفاعة

روی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من زار قبری وجبت له شفاعتی کذا فی شفاء قاضی
عیاض جلد الثانی ۱۲ قوله وجبت له شفاعتی ای حقت وثبتت له شفاعتی وفی نسخة حلت کذا فی مدد
الفیاض شرح الشفاء قاضی عیاض حدیث ابن عمر رضی الله تعالی عنهما من زار قبری وجبت له شفاعتی
ابن خزیمة فی صحیحه متوقفا فی ثبوته والبزار والطبرانی وله طرق وشواهد حسنه لاجلها الذهبی حدیث انس
من زارنی فی المدینة الحدیث حدیث من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی سعید بن منصور
فی سننه والدارقطنی والبیهقی فی السنن والطبرانی عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما کذا فی المناہل الصافی
تخریج احادیث الشفاء للشیخ جلال الدین السیوطی ۱۲ عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من زار قبری وجبت له شفاعتی کذا فی الخلاصة الوفاء وقوله شفاعتی ای ان یشفع
فیه هو بنفسه تعظم لعظم الشافع وللبزار من طریق عبد الرحمن بن زید عن ابیه عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما مرفوعا
من زار قبری حلت له شفاعتی وهذا هو الاول ولذا عزاه عبد الحق للدارقطنی ایضا الا ان فی الاول وجبت وفی
هذا حلت والقصد تقویت الاول فلا یضره کذا فی خلاصة الوفا فی بیان اخبار دار المصطفی حدیث اول من زار
قبری وجبت له شفاعتی فرمود کسیکه زیارت قبر شریف من کند واجب و لازم گردد مر او را شفاعت من وجه تخصیص
زوار قبر شریف با عموم امید داری این نعمت مر جمیع مؤمنان امت را آن باشد که مراد شفاعتی خاص بود که موجب

حصول مرتبه مخصوص گردد و غیر ایشان از حصول این درجه با وجود زیادت اعمال و کثرت فضائل میسر نباشد
بجهانکه اختصاص و امتیاز بعضی اصحاب بسعادت لقاء آنحضرت صلی الله علیه وسلم از سائر امت که در تمام عمر جز
یک نظر بجمال با کمال سرور انبیا مشرف نشده باشند پر تو تلمیح بثبوت این مدعا انداز دیا آنکه این کلام
بشارت انجام اجابه و وعده بود بوجوب شفاعت و وقوع آن عماد در باب زائر قبر منیف بمقتضای وعده آن سید
ارباب کرم صلی الله علیه وسلم و در دیگران بمرتبه جواز و امکان باقی و تقصیر باشد و یا آنکه بشارت بود
بثبوت زوار بر دین اسلام ببرکت حضرت سید انام علیه افضل الصلوٰة والسلام که استحقاق شفاعت
متفرع بر آن است انتهی کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب حدیث عاشر من زارنی میتًا فکانما
زارنی حیًا ومن زار قبری وجبت له شفاعتی یوم القیٰمة وما من احد من امتی له سعة ثم لم یزرنی فلیس له عذر
کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ترجمه حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنے کی زیارت میری قبر شریف کی واجب ہے میرے لئے شفاعت اوسکی یہہ حدیث قاضی عیاض
اور مدد الفیاض و مناہل الصفا و خلاصۃ الوفا و جذب القلوب میں ہے اور حدیث صحیح اور حسن اور
مرفوع ہے القسم الثامن عشر فی ثبوت الشفاعة من زار قبری کنت له شفیعًا وشہیدًا
رواه الطبرانی کذا فی کنوز الحقائق حدثنا سوار بن میمون العبد حدثنی رجل من آل عمر عن عمر رضی الله عنه
من زار قبری او قال من زارنی کنت له شفیعًا او شہیدًا ومن مات فی احد الحرمین بعثه الله من الآمنین
یوم القیٰمة قال السبکی سوار روی عنه شعبة فدل علی ثقته عنده فلم یبق الا الرجل المبهم والامر فیه قریب سیما
وهو طبقة التابعین ولابی جعفر العقیلی من روایة سوار المتقدم عن رجل من آل الخطاب مرفوعًا من
زارنی متعمدًا کان فی جواری یوم القیٰمة کذا فی خلاصة الوفا بیان اخبار دار المصطفیٰ و در روایتی آمده که
من زار قبری کنت له شفیعًا وشہیدًا کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب معنی حدیث شریف که
زیارت کرد قبر مرا در روز قیامت شفیع و شاہد آنکس باشم ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے
کہ جسنے زیارت کی میری قبر شریف کی میں دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا اور شاہد ہوں اسکا
القسم التاسع عشر فی ثبوت الشفاعة من زار قبری حلت له شفاعتی کذا فی جذب القلو

معنی حدیث شریف این است که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم هر کسیکه زیارت قبر
شریف من کند حلال است برای آن شفاعت من القسم العشرون فی ثبوت الشفاعة
حدثنی عبید الله بن عمر عن نافع عن سالم عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما من جاءنی زائرًا لا تعمده
حاجة الا زیارتی کان حقًا علی ان اکون له شفیعًا یوم القیامة وفی معجم ابن المقری باسناده المذکور عن
نافع وسالم عن ابن عمر مرفوعًا من جاءنی زائرًا کان له حقًا علی الله عز وجل ان اکون له شفیعًا یوم القیمة
واورد الحافظ ابن السکن هذا الحدیث فی باب ثواب من زار قبر النبی صلی الله علیه وسلم من کتاب
المسمی بالسنن الصحاح الماثورة عن النبی صلی الله علیه وسلم انتهی کذا فی خلاصة الوفا فی بیان اخبار دار
المصطفیٰ حدیث ثالث من جاءنی زائرًا لا تعمده حاجة الا زیارتی کان حقًا علی ان اکون له شفیعًا
یوم القیٰمة واین ہر دو حدیث در بیان معنی و تعیین مراد حکم حدیث اول اند با فاده ثالث شرط صدق
واخلاص را که مدار صحت و اعتبار جمیع اعمال و افعال است کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب انتهی ترجمه
حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی میری قبر شریف کی
اوسکا حق ہے میرے پر نزدیک پروردگار کے کہ میں شفاعت کروں دن قیامت میں القسم
الثانی والعشرون فی ثبوت الشفاعة وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من زارنی فی المدینة محتسبًا کان فی جواری وکنت له شفیعًا یوم القیامة وفی حدیث من زارنی
بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی کذا فی الشفاء قاضی عیاض وقوله من زارنی فی المدینة محتسبًا ای
ناویا بذلک الثواب طالبًا للثواب لا لغرض آخر وقوله کان فی جواری بکسر الجیم ای مجاورتی وفی نسخة بضم
الجیم ای فی ذمتی وعهدی قوله من زارنی بعد موتی وفی روایة بعد وفاتی کذا فی مدد الفیاض علی شفاء قاضی
عیاض ۱۲ من طریق عبد الله العمری سمعت سعید المقبری یقول سمعت ابا هریرة رضی الله عنه مرفوعًا
من زارنی بعد موتی فکانما زارنی وانا حی ومن زارنی کنت له شفیعًا یوم القیمة ولابن ابی الدنیا عن
سلیمان بن یزید الکعبی عن انس بن مالک مرفوعًا من زارنی بالمدینة کنت له شفیعًا وشہیدًا یوم
القیمة کذا فی خلاصة الوفا فی بیان اخبار دار المصطفیٰ حدیث سادس من [illegible] الی المدینة

کنت لہ شفیعا وشہیدا شفاعت چنانکہ گفتہ اند نسبت باہل معصیت بود وشہادت برای اہل طاعت
کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ۱۲ ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے جسنے زیارت کی میری مدینہ منورہ مین مین ہون اوسکے لئے شفاعت کرنیوالا
اور شاہد ہون القسم الثالث والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ عن علی رضی اللہ عنہ
قال من سأل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ کذا فی خلاصۃ
الوفا فی بیان اخبار دار المصطفیٰ صلعم حدیث ثانی عشتی نیز از حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ من سأل
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ ومن زار قبر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مودی معنی جزو اول حدیث سابق ست بازیادت
آنکہ طلب درجہ ووسیلہ مر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را انتہی کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب ترجمہ
حدیث شریف کا یہہ ہے کہ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص سوال کرے میرے درجات ووسیلہ سے حلال ہے اوسکے لیئے شفاعت میری دن قیامت
کے ۱۲ القسم الرابع والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ
مودتی رواہ امام احمد بن حنبل کذا فی کنوز الحقائق صلعم حدثنا عبد بن حمید اخبرنا عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ابی
الاسود عن حصین بن عمر عن مخارق بن عبد اللہ عن طارق بن شہاب عن عثمان بن عفان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث
حصین بن عمر الاحمسی ولیس حصین الا اہل التحدیث بذلک القوی انتہی کذا فی سنن الترمذی صلعم ۱۲ معنے
حدیث شریف ترمذی بروایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ این ست کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہر کسیکہ غش داشتہ باشد در دل بمردم عرب نیست داخل در شفاعت من ترجمہ حدیث شریف کا
یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یعنی میل کھے عرب کی نہین داخل ہوگا میری
شفاعت مین القسم الخامس والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ قال علیہ السلام من ترک الاربع
قبل الظہر لم تنلہ شفاعتی کذا فی محیط السرخسی قولہ علیہ السلام من ترک سنتی لم ینل شفاعتی یدل علی

صفحہ ۶۶ طبع مصر ۱۲
صفحہ ۱۵۵ مطبع مصر ۱۲
صفحہ ۳۶۴ طبع نولکشور ۶۴۳

وقوع حرمان الشفاعۃ فی حق تارکہ الا ان یقال وعیدا انتہی کذا فی مولوی عبد الحکیم شرح علی العقائد
النسفی من ترک سنتی لم ینل شفاعتی حدیث صحیح ست کذا فی محک الطالبین مسئلہ ہر کہ از سنتہای
رسول علیہ السلام بنبید بر خود وبیارد وی مومن ست وسنی وہر کہ بر خود بنبید اما بشومی غفلت
نگذارد وبجای نیارد وی مومن عاصی بود وہر کہ بنبید و بر خود نہ بنبید وی مبتدع بود وہر کہ در اصل
نہ بنبید وی کافر ست کہ رسول علیہ السلام بر خطاء السنۃ بود وہر کہ رسول علیہ السلام بر خطا داند
وی مومن نبود قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من ترک سنتی لم ینل شفاعتی رسول علیہ السلام فرمودہ است
کہ ہر کہ سنتی از سنتہای من ترک آرد وی از شفاعت من محروم وبی نصیب ماند اما مراد ازین ترک سنت
ترک اعتقاد نہ ترک بہ افعال ما بالفعل نیز نشاید ماندن کہ شومی ماندن بہ فعل بود با عتقاد سرایت کند
ہر کہ تارک بہ فعل بود وی صاحب کبیرہ بود ورسول علیہ السلام وعدہ فرمودہ ست در حق صاحب
کبائر کہ شفاعت از برای گنہگاران بزرگ امت من ست قال علیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعتی لاہل
الکبائر من امتی کذا فی صلوٰۃ مسعودی ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص سنت میری ترک کرے دن قیامت مین میری شفاعت سے
محروم اور بی نصیب رہیگا مگر ترک سنت کا معنی یہہ ہے کہ اعتقاد سے سنت کو نہ سمجھے اور جو
شخص سنت پر عمل کرے اوسکو مومن سنی کہتے ہین اور جو شخص سنت ترک کرے یعنی بجا نہ لاوے
اوسکو مومن عاصی یعنی گناہگار کہتے ہین اور جس شخص کا اعتقاد سنت پر نہ ہو اور برا سمجھے سنت کو
وہ کافر ہے سمجھ لیجے کہ جان بوجھ کر سنت کو چھوڑے گناہ کبیرہ مین داخل ہوگا مگر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری گنہگارون کے لیئے ہے القسم السادس
والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ حدثنا بندار اخبرنا معاذ بن ہشام حدثنی
ابی عن ایوب عن نافع ابن عمر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ
فلیمت صلعم بہا فانی اشفع لمن یموت بہا وفی الباب عن سبیعۃ بنت الحارث الاسلمیۃ ہذا حدیث
حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ من حدیث ابی السختیانی کذا فی جامع سنن الترمذی قولہ فلیمت

صفحہ ۲۱۲ طبع نولکشور ۱۲

بہا امر لہ بالموت بہا ولیس ذلک من استطاعتہ بل ہو الی اللہ تعالی لکنہ امر بلزومہا والاقامۃ
بہا بحیث لا یفارقہا فیکون ذلک لان یموت فیہا فاطلق المسبب واراد السبب کقولہ تعالے
فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ۔ کذا فی طیبی معنی حدیث شریف این ست کہ فرمود آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہر کس را کہ استطاعت باشد کہ در مدینہ منورہ بمیرد پس شفیع آن کس منم
کہ در مدینہ منورہ وفات یافتہ ست ازین حدیث شریف لزومیت سکونت مدینہ منورہ معلوم
میشود مگر در قول خداوند تعالی الیس نمی میرد از شمایان مگر کہ از شمایان بمیرد مسلمان شرط دین اسلام
ست ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جسکی طاقت ہو اور میری مدینہ منورہ مین مرے تو پیچھے مین شفاعت کرنیوالا ہون اوسکا
جو مدینہ منورہ مین فوت ہوا ہی **القسم السابع والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ**
حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا الفضل بن موسی اخبرنا ہشام بن عروۃ عن صالح بن ابی صالح
عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصبر علی لاواء
المدینۃ وشدتہا احد الا کنت لہ شفیعا او شہیدا یوم القیمۃ ہذا حدیث حسن غریب من ہذا الوجہ
وصالح بن ابی صالح اخو سہیل بن ابی صالح انتہی کذا فی سنن الترمذی **معنی حدیث**
شریف این ست کہ روایت کرد ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ بدرستی فرمود آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم ہر کس کہ صبر کند در سختی وشدت مدینہ منورہ یعنی گرسنگی مگر کہ ہستم من برای آنکس
شفاعت کنندہ وشاہد در روز قیامت **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ** کہ روایت کی
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبر کرے سختی اور شدت
مدینہ منورہ کی پر مگر مین ہون اوس شخص کا دن قیامت مین شفاعت کرنیوالا اور شاہد
القسم الثامن والعشرون فی ثبوت الشفاعۃ وشفاعتہ علیہ السلام من الجود
قال علیہ السلام ان ابراہیم علیہ السلام لیرغب الی یوم القیامۃ کذا فی نوادر الاصول صفحہ ۱۴۸
قال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ان ابراہیم علیہ السلام لیرغب فی شفاعتی رواہ مسند الفردوس

کذا فی کنوز الحقایق **معنی حدیث شریف این ست** کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کہ قسم ست بر آن کہ تصرف نفس من در قبضہ قدرت اوست بدرستیکہ ابراہیم علیہ السلام
بتحقیق رغبت دارد در شفاعت من **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے** کہ فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قسم ہے اوسکی کہ نفس میرا اوسکی قدرت مین ہے کہ ابراہیم
علیہ السلام بھی رغبت کرتا ہے میری شفاعت کے لیے **القسم التاسع والعشرون**
فی ثبوت الشفاعۃ قال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ لشفاعتی اکثر من الحجر
والشجر رواہ الطبرانی کذا فی کنوز الحقایق **معنی حدیث شریف این ست** کہ فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم بر آنست کہ نفس من در تصرف قبضہ قدرت اوست یا امر
اوست کہ شفاعت من بسیار ست از عدد سنگہا وعدد درختہا برای امت من **ترجمہ**
حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری
بہت ہی پتھر اور درختوں سے یعنی پیڑون سے امت کے لیے **القسم الثلاثون فی**
ثبوت الشفاعۃ حدیث عن انس رضی اللہ عنہ لاشفعن یوم القیمۃ لاکثر ما فی الارض
من حجر وشجر رواہ الطبرانی لکن عن انیس الانصاری لا انس وقد اخرجہ احمد عن بریدۃ بلفظ انی
لاشفع کذا فی مناہل الصفا تخریج احادیث الشفا ومن روایۃ انیس سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لاشفعن یوم القیامۃ لاکثر مما فی الارض من حجر وشجر فقد اجتمع من اختلاف
الفاظ ہذہ الآثار ان شفاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم ومقامہ المحمود من اول الشفاعۃ الی آخرہا من حین
یجتمع الناس للحشر وتضیق بہم الحناجر ویبلغ منہم العرق والشمس والوقوف مبلغہ وذلک قبل الحساب
فیشفع حینئذ لاراحۃ الناس من موقف ثم یوضع الصراط ویحاسب الناس انتہی
کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول **معنی حدیث شریف این ست** کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ شفاعت من در روز قیامت زیادہ ست از عدد سنگہا ودرختہا کہ
مردم جمع میشوند در حشر برای حساب وزود میشود حساب **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہے**

کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن شفاعت میری تیہوا ور درختونکی شمار سے
زیادہ ہی کہ جب خلائق جمع ہوگی واسطے حساب کے دن قیامت مین **القسم الاحدی الثلاثون**
فی ثبوت الشفاعة وقال اللہ تعالیٰ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ
رَبِّهِمْ قال قتادة والحسن وزید بن اسلم قدم صدق هو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یشفع لهم
وعن الحسن ایضًا هی مصیبتهم بنبیهم وعن ابی سعید الخدری هی شفاعة نبیهم محمد صلی اللہ علیہ وسلم هو شفیع
صدق عند ربهم وقال سهل بن عبد اللہ التستری هی سابقة رحمة اودعها اللہ عز وجل فی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم وقال محمد بن علی الترمذی هو امام الصادقین والصدیقین الشفیع المطاع والسائل المجاب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم حکاه عنه السلمی انتهی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول ۱۳ قوله قال قتادة وزید بن اسلم قدم
صدق هو محمد یشفع لهم اخرج ذلک ابن جریر عنهم قوله وعن الحسن ایضًا هی مصیبتهم بنبیهم اخرجه ابن ابی الدنیا فی
کتاب العزة قوله وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه هی شفاعة نبیهم اخرجه ابن مردویه فی تفسیره واخرجه مثله
عن علی ایضًا انتهی کذا فی مناهل الصفا تخریج احادیث الشفا للامام جلال الدین السیوطی ۱۲ معنی قدم صدق گفت
قتادہ و زید بن اسلم کہ قدم صدق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ست کہ شفاعت ست برای آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم وہمچنین گفت ابن جریر ہمچنین گرد حسن کہ میرسد برای آنحضرت شفاعت وہمچنین گفت ابن ابی الدنیا
در کتاب العزة و روایت از ابی سعید خدری کہ شفاعت ست برای نبی علیہ السلام وہمچنین گفت ابن مردویہ و
مثل ہمین روایت کرد از حضرت علی کرم اللہ وجہہ **ترجمہ آیت شریف کا** بقول صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
یہہ ہی کہ کہا قتادہ اور زید بن اسلم نے کہ قدم صدق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ شفاعت
ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور حسن اور ابن ابی الدنیا سے بھی اسطرح ہی اور ابی سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہہ ہی شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسطرح روایت کی ابن مردویہ نے اور
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انتہی **القسم الثانی والثلاثون فی ثبوت الشفاعة** وعن زید
بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الٰہ الا اللہ مخلصًا دخل الجنة قیل یا رسول اللہ ما اخلاصها
قال ان یحجزه عن المحارم ولهذا ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ یا معاذ اخلص یکفیک القلیل من العمل

وعن زید بن ارقم ایضًا رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عهد الیّ ان لا یاتینی احد من
امتی بلا الٰہ الا اللہ لا یخلط بها شیئًا الا وجبت له الجنة قالوا یا رسول اللہ وما یخلط بها قال حرصًا علی الدنیا وجمعًا لها
ومنعًا لها القول بقول الانبیاء ویعمل عمل الجبابرة کذا فی نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم **معنی
حدیث شریف این ست** کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ از روی
اخلاص یعنی مخلص بود در گفتن کلمہ شریف داخل میشود در بہشت کسی سوال کرد یا رسول اللہ چیست اخلاص فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خود را دور کند از محارم یعنی از حرامہای خداوند تعالیٰ ومعنی حدیث شریف
دیگر این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ اخلاص برای تو بہتر ست کہ عمل کمتر بکنی با خلاص از عمل
بسیار **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
شخص کہے صدق دل اور اخلاص سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہ شخص داخل ہوگا جنت مین
کسی نے سوال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ اخلاص کیا چیز ہی یعنی کونسی شی ہی
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے کو بچاوے حرامون سے **القسم الثالث والثلاثون
فی ثبوت الشفاعة** قال علیہ السلام شفاعتی للجبابرة من امتی رواه مسلم فردوس کذا فی کنوز الحقایق ۱۲
معنی حدیث شریف این ست کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من ز برای جباران
امت من ست **ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
شفاعت میری جابرون کے لئے ہی **القسم الرابع والثلاثون فی ثبوت الشفاعة** قال علیہ
السلام شفاعتی لاهل الذنوب من امتی رواه الخطیب البغدادی کذا فی کنوز الحقایق **معنی حدیث شریف
این ست** کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من از برای گناہگاران امت من ست **ترجمہ
حدیث شریف کا یہہ ہی** کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری واسطے
گناہگارون کے ہی **القسم الخامس والثلاثون فی ثبوت الشفاعة** قال علیہ السلام شفاعتی
للمتلوثین المخلطین الموبقین رواه الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول کذا فی کنوز الحقایق او قال علیہ السلام شفاعتی
للمتلوثین المتلطخین الموبقین کذا فی نوادر الاصول صفحہ ۴۴ طبع اسلام بول **معنی حدیث شریف این ست**

کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من از برای گناہ گاران است کہ در گناہ گرفتار و مخلوط اند ترجمہ
حدیث شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری گناہ مین
جو گرفتار ہین اونکے لئے ہی **القسم السادس والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ السلام
شفاعتی لامتی من احب اہل بیتی رواہ الخطیب البغدادی کذا فی کنوز الحقائق **معنی حدیث شریف**
این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من از برای آنکس است کہ دوست دارد اہل بیت مرا
ترجمہ حدیث شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری اوسکے
لئے ہی کہ جو شخص دوست رکھے میری اہل بیت کو **القسم السابع والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ**
قال علیہ السلام شفاعتی مباحۃ الا لمن سب اصحابی رواہ مسند فردوس الدیلمی کذا فی کنوز الحقائق **معنی**
حدیث شریف این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شفاعت من مباح است برای ہر کس
مگر برای آنکس نیست کہ اصحاب من بیگوید **ترجمہ حدیث شریف** کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری مباح ہی ہر شخص کیے لیے مگر اوس شخص کے لئے نہین ہی کہ سب میرے
اصحابونکا کرتا ہی یعنی میرے اصحابونکو برا کہتا ہی نعوذ باللہ منہ **القسم الثامن والثلاثون فی ثبوت**
الشفاعۃ قال علیہ السلام انا اول شفیع یوم القیامۃ رواہ مسلم کذا فی کنوز الحقائق **معنی حدیث**
شریف این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول شفاعت کنندہ منم در روز قیامت **ترجمہ**
حدیث شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا شفاعت کرنیوالا مین ہون
دن قیامت مین **القسم التاسع والثلاثون فی ثبوت الشفاعۃ** الرابع قولہ ولسوف
یعطیک ربک فترضی وہذہ آیۃ جامعۃ لوجوہ الکرامۃ وانواع السعادۃ وشتات الانعام فی الدارین
والزیادۃ قال ابن اسحاق یرضیہ بالفلج فی الدنیا والثواب فی الآخرۃ وقیل لعطیۃ الحوض والشفاعۃ وروی عن
بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لیس آیۃ فی القرآن ارجی منہا ولا یرضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یدخل احد من امتہ النار کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول قولہ وروی عن بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیس آیۃ فی القرآن ارجی منہا یعنی ولسوف یعطیک ربک فترضی اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن علی بن طالب

رضی اللہ عنہ موقوفاً واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیثہ مرفوعاً انتہی کذا فی مناہل الصفا فی تخریج احادیث
الشفاء وقولہ الزیادۃ بالجر ای وجامعۃ للزیادۃ علی ما اعطاہ فی الدنیا ووعدہ فی العقبی من انواع الکرامۃ قال ابو
اسحاق یرضیہ بالفلج فی الدنیا قال السید ہو بالفتح المصدر وبالضم الاسم وقال الملا الفلج علی ما فی الصحاح بفتح الفاء والجیم والاسم
بضم الفاء وسکون اللام ای الفوز باجابۃ الظفر باعدائہ ومنہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وصف القرآن من قال بہ صدق ومن
حکم بہ عدل ومن خاصم بہ فلج قال ابن ہشام معناہ ظہر وغلب وظفر والحاصل ان فی الاصل نسختین مضبوطتین وفی المثل من
یاتی الحکم وحدہ یفلج ای یظفر علی خصمہ قولہ ولا یرضی ان یدخل الخ وفی مسلم انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امتی وبکی الی قولہ فقال
تعالی لجبریل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوئک وروی اشفع لامتی حتی ینادی ارضیت فیقول رب رضیت
او کما قال صفوی کذا فی مدد الفیاض علی شفا قاضی عیاض ۲ **معنی حدیث شریف** این است آیہ ولسوف
یعطیک ربک فترضی آیۃ جامعہ است بر کرامت وانواع سعادت ونیکوئی دارین بر وجود سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم وروایت کردہ شدہ از بعض آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم تا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راضی نشود یکی از امت وی در دوزخ
باشد ومعنی حدیث مسلم نیز ہمچنین است ۲ **معنی حدیث شریف** کا یہہ ہی کہ جبتک حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم راضی نہین ہونگے دوزخ مین رہیگا **القسم الاربعون فی ثبوت الشفاعۃ** قال علیہ السلام ان امتی
امۃ مرحومۃ رواہ ابو داؤد کذا فی کنوز الحقائق ۲ **معنی حدیث شریف** این است کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بدرستیکہ امت من امت مرحمت یعنی رحمت کردہ شدہ است **ترجمہ حدیث شریف** کا
یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری رحمت کی ہوئی ہی **القسم الاحدی**
والاربعون فی ثبوت الشفاعۃ ومن خصائص ہذہ الامۃ انہم یدخلون الجنۃ قبل سائر الامم رواہ
الطبرانی فی الاوسط من حدیث عمر بن الخطاب مرفوعاً حرمت الجنۃ علی الانبیاء حتی ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا
امتی انتہی کذا فی المواہب اللدنیہ جلد الاول ۲ **معنی حدیث شریف** این است کہ خصائص امت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آنست کہ داخل میشوند در جنت پیش از ہمہ امتہا روایت از طبرانی حدیث مرفوع از حضرت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کہ فرمود جنت حرام است بر انبیا تا کہ داخل کنند امتہای خود را در
جنت انتہی **ترجمہ حدیث شریف** کا یہہ ہی کہ روایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے

که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم که شفاعت من از برای گناه گاران ست که در گناه گرفتار و مخلوط اند ترجمه
حدیث شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری گناہ میں
جو گرفتار ہیں اونکے لئے ہی **القسم السادس والثلاثون فی ثبوت الشفاعة** قال علیه السلام
شفاعتی لامتی من احب اهل بیتی رواه الخطیب البغدادی کذا فی کنوز الحقائق معنی حدیث شریف
این ست که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم که شفاعت من از برای آنکس ست که دوست دارد اهل بیت مرا
ترجمه حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری اوسکے
لئے ہی کہ جو شخص دوست رکھے میری اہل بیت کو **القسم السابع والثلاثون فی ثبوت الشفاعة**
قال علیه السلام شفاعتی مباحة الا لمن سب اصحابی رواه مسند فردوس الدیلمی کذا فی کنوز الحقائق معنی
حدیث شریف این ست که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم که شفاعت من مباح ست برای هر کس
مگر برای آنکس نیست که سب اصحاب من میکند ترجمه حدیث شریف کا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ شفاعت میری مباح ہے ہر شخص کے لیے مگر اوس شخص کے لیئے نہیں ہے کہ سب میرے
اصحابوں کا کرتا ہی یعنی میرے اصحابوں کو برا کہتا ہی نعوذ باللہ منہ **القسم الثامن والثلاثون فی ثبوت
الشفاعة** قال علیه السلام انا اول شفیع یوم القیامة رواه مسلم کذا فی کنوز الحقائق معنی حدیث
شریف این ست که فرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم که اول شفاعت کننده منم در روز قیامت ترجمه
حدیث شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا شفاعت کرنیوالا میں ہوں
دن قیامت میں **القسم التاسع والثلاثون فی ثبوت الشفاعة** قوله ولسوف
یعطیک ربک فترضی وهذه آیة جامعة لوجوه الکرامة وانواع السعادة وشتات الانعام فی الدارین
والزیادة قال ابن اسحاق یرضیه بالفلج فی الدنیا والثواب فی الآخرة وقیل یعطیه الحوض والشفاعة وروی عن
بعض آل النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لیس آیة فی القرآن ارجی منها ولا یرضی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان یدخل احد من امته النار کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول قوله وروی عن بعض آل النبی صلی الله علیه وسلم
قال لیس آیة فی القرآن ارجی منها یعنی ولسوف یعطیک ربک فترضی اخرجه ابو نعیم فی الحلیة عن علی بن ابی طالب

رضی الله عنه موقوفا واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیثه مرفوعا انتهی کذا فی مناهل الصفا فی تخریج احادیث
الشفاء قوله والزیادة بالجر ای وجامعة للزیادة علی ما اعطاه فی الدنیا ووعده فی العقبی من انواع الکرامة قال ابو
اسحاق یرضیه بالفلج فی الدنیا قال التسبیه هو بالفتح المصدر وبالضم الاسم فقال الملا الفلج علی ما فی الصحاح بفتح الفاء والجیم والاسم
بضم الفاء وسکون اللام ای الفوز باجابة الظفر باعدائه ومنه قوله صلی الله علیه وسلم فی وصف القرآن من قال به صدق ومن
حکم به عدل ومن خاصم به فلج قال ابن هشام معناه ظهر وغلب وظفر والحاصل ان فی الاصل نسختین بضبطین وفی المثل من
یاتی الحکم وحده یفلج ای یظفر علی خصمه قوله ولا یرضی ان یدخل الخ وفی مسلم انه صلی الله علیه وسلم قال امتی وبکی فقال الله
تعالی لجبریل اذهب الی محمد فقل انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک وروی اشفع لامتی حتی ینادی ربی ارضیت فیقول رضیت
اوکما قال صفوی کذا فی مدد الفیاض علی شفاء قاضی عیاض معنی حدیث شریف این ست آیه ولسوف
یعطیک ربک فترضی آیة جامعه ست بر کرامت و انواع سعادت و نیکوئی دارین بر وجود سرور کائنات صلی الله علیه
وسلم و روایت کرده شده از بعضی آل نبی صلی الله علیه وسلم تا که حضرت صلی الله علیه وسلم راضی نشود یکی از امت وی در دوزخ
باشد و معنی حدیث مسلم نیز همچنین ست معنی حدیث شریف کا یہہ ہی کہ جبتک حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم راضی نہیں ہونگے دوزخ میں رہیگا **القسم الاربعون فی ثبوت الشفاعة** قال علیه السلام امتی
امة مرحومة رواه ابو داود کذا فی کنوز الحقائق معنی حدیث شریف این ست که فرمود آنحضرت صلی الله
علیه وسلم بدرستیکه امت من امت مرحومت یعنی رحمت کرده شده ست ترجمه حدیث شریف کا
یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امت میری رحمت کی ہوئی ہی **القسم الاحدی
الاربعون فی ثبوت الشفاعة** ومن خصائص هذه الامة انهم یدخلون الجنة قبل سائر الامم رواه
الطبرانی فی الاوسط من حدیث عمر بن الخطاب مرفوعا حرمت الجنة علی الانبیاء حتی ادخلها وحرمت علی الامم حتی تدخلها
امتی انتهی کذا فی المواهب اللدنیه جلد الاول معنی حدیث شریف این ست که خصائص امت حضرت
صلی الله علیه وسلم آنست که داخل میشوند در جنت پیش از همه امت ها روایت کرد طبرانی حدیث مرفوع از حضرت
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنهما که فرمود جنت حرام ست بر انبیا تا که داخل کنند منتهای خود اور
جنت انتهی ترجمه حدیث شریف کا یہہ ہی کہ روایت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے

کہ جنت حرام ہی انبیا علیہم السلام پر یہانتک تاکہ تمام امتین اپنی جنت مین داخل نکرین اس سے معلوم ہوا کہ سب

امتین حضرات انبیا علیہم السلام کے ساتھہ جنت مین داخل ہونگے **القسم الثانی الاربعون فی**

ثبوت الشفاعة حدثنا مسلم بن ابراہیم قال حدثنا ہشام قال حدثنا قتادہ عن انس عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن شعیرة من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ

وفی قلبہ وزن + + + برة من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرة من خیر قال ابو

عبد اللہ قال ابان حدثنا قتادہ حدثنا انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ایمان مکان خیر حدثنا الحسن بن الصباح

سمع جعفر بن عون انتہی کذا فی الصحیح البخاری **معنی حدیث شریف بخاری این ست** روا

از حضرت انس رضی اللہ عنہ از جناب رسالتمآب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می برآریم

از دوزخ کسی کہ گفتہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و در دل آن باشد برابر جو از خیر و می برآریم از دوزخ کسیکہ گفتہ لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ و در دل آن باشد برابر وزن دانہ گندم از خیر و می برآریم از دوزخ کسیکہ گفتہ لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ و در دل آن باشد برابر وزن ذرہ از خیر **ترجمہ حدیث بخاری شریف کا یہہ ہی**

روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ مین نکالونگا دوزخ سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوسکے دلمین ہو برابر وزن دانہ جو کی خیر اور برابر

وزن دانہ گیہون کا ہو خیر سے اور مین دوزخ سے نکالونگا اوسکو جسنے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اوسکے

دلمین برابر وزن ذرہ خیر سے ہو انتہی **القسم الثالث والاربعون فی ثبوت الشفاعة** حدثنا

اسحق بن ابراہیم قال اخبرنا معاذ بن ہشام قال حدثنی ابی عن قتادہ قال حدثنا انس بن مالک ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال یا معاذ بن جبل قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ

قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک قال یا معاذ لبیک یا رسول اللہ وسعدیک ثلاثا قال ما من احد یشہد

ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ اللہ علی النار قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشروا

قال اذا یتکلوا واخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما انتہی کذا فی الصحیح البخاری صفحہ ۱۸ طبع بمبئی **معنی حدیث بخاری**

شریف این ست روایت کرد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

یا معاذ در حالیکہ معاذ پس او بود بر پالان استعمال رحل اکثر در پالان اشتر میکنند و اینجا اتفاقا پالان حمار

بودہ است قال یا معاذ بن جبل قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فرمود ای معاذ جواب داد لبیک وسعدیک

ای پیغمبر خدا حاصل معنی این دو کلمہ آنست کہ ایستادہ ام در خدمت و مدد تو قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ

وسعدیک قال یا معاذ قال لبیک یا رسول اللہ وسعدیک سہ بار ندا کرد معاذ را و جواب داد معاذ قال ما من احد

یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صادقا من قلبہ الا حرم اللہ علی النار فرمود نیست یکی کہ گواہی دہد

بمضمون این کلمہ در حالی کہ راست گو است از صمیم دل مگر آنکہ حرام کند اللہ تعالی او را بر آتش دوزخ کہ آمادہ

کردہ است برای مشرکان قال یا رسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشرون گفت معاذ ای پیغمبر خدا اگر خبر

ندہم باین حکم ہمہ مردم را پس اینکہ بشارت یابند مسلمانان قال اذا یتکلوا فرمود خبر مدہ درین ہنگام کہ بشنوند

آنکیہ میکنند برین و ترک عمل می نمایند واخبر بہا یا معاذ عند موتہ تاثما و خبر داد باین فردہ معاذ نزد موت خود برای خود

دور شدن از گناہ کہ در پوشیدن علم است اگر گوئی ترک امتثال امر پیغمبر نیز گناہی بودہ معاذ چون خبر داد و ایکا

آن کرد گوئیم نہی تنزیہی بود نہ تحریمی و نہی کتمان علم تحریمی است معاذ کہ از جملہ مجتہدانست آخر آنرا ترجیح داد و عمل

بران کرد شارحان گفتہ اند کہ امر ایجابی است ولیکن نہی مقید بود باعتماد بر آن فردہ آنحضرت بمعاذ بن جبل کہ

دین گواہی راسخ بود فرمود بہمہ کس نگوید و معاذ خبر داد کسی را کہ از وی ترس اعتماد نداشت و این جواب خالی

از چیزی نیست اولا آنکہ در مدت حیات چرا این علم پوشیدہ جمعی کہ بر آنہا گمان اتکال و ترس اعتماد نداشتہ باشد

در زمان حیات او بسیار بودند و نیز آخر این خبر بخاص و عام رسید ہر کہ شایع کرد خلاف حکم ایجابی نموتہی

کذا فی تیسیر القاری ترجمہ شریف صحیح بخاری کا یہہ ہی ~~ حدیث ~~ تین بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا معاذ

جواب دیا معاذ نے لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ہے آدمی کہ گواہی دے ساتھ

مضمون اس کلمہ کے بیچ اوس حال کے کہ راست گو ہے یعنی سچا ہے صدق دل سے حرام کیا اللہ تعالی

نے اوسکو دوزخ کی آگ پر کہ آگ دوزخ کی تیار ہے واسطے کافرون کے سوال کیا معاذ نے یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہ لکھون یعنی خبر دون سب خلایق کو تاکہ بشارت پاوین سب

مسلمان فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر مت دے کہ سمع کرینگے اسپر اور تکیہ کرینگے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
معاذ رضی اللہ عنہ نے وقت مرنے کے خبر دی واسطے خوف قیامت کے
وسلم نے فرمایا ہے جو کہ خبر مجھسے سنے اور خبر ندے دن قیامت کے پکڑا جاویگا اس لیے معاذ رضی اللہ
عنہ نے خبر دی القسم الرابع والاربعون فی ثبوت الشفاعة حدثنا مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت ابی
قال سمعت انسا قال ذکر لی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لمعاذ من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل
الجنة قال الا ابشر بہ الناس قال انی اخاف ان یتکلوا انتہی کذا فی الصحیح البخاری حدثنا مسدد معتمر قال سمعت
ابی قال سمعت انسا قال ذکر لی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لمعاذ من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا
دخل الجنة گفت انس بن مالک گفتہ شد مرا بتحقیق پیغمبر فرمود مر معاذ را کسی کہ بمیرد حال آنکہ انباز نمیگرداند بخدا چیزی
را در افعال وعبادات درآید بہشت قال الا ابشر بہ الناس قال لا گفت معاذ آیا بشارت ندہم باین مژدہ
مردم را فرمود نہ انی اخاف ان یتکلوا میترسم این را کہ اعتماد کنند بر آن وترک عمل نمایند انتہی کذا فی تیسیر القاری
شرح البخاری ترجمہ حدیث شریف صحیح بخاری کا یہ ہے کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو تحقیق کہ جو شخص وفات پاوے یعنی مرجاوے کسی کو
خدا تعالی کے ساتھ شریک نہین کیا بیچ افعال اور عبادات کے داخل ہوگا جنت مین حضرت معاذ رضی
اللہ عنہ نے عرض کی خدمت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا
مین یہ خوشخبری ندون آدمیون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فردہ یعنی خوشخبری مت دے
کہ مین خوف کرتا ہون کہ سماع کرینگے تو اسپر تکیہ کرینگے اور عمل کو ترک کرینگے القسم الخامس والاربعون فی
ثبوت الشفاعة قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حدثنا اسمعیل بن ابان قال حدثنا
ابو الاحوص عن آدم بن علی قال سمعت ابن عمر یقول ان الناس یصیرون یوم القیمة جثی کل امة تتبع
نبیہا یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی تنتہی الشفاعة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذلک یوم یبعثہ اللہ
المقام المحمود حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزة عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوة التامة والصلوة
القائمة آت محمدا الوسیلة والفضیلة وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیمة رواہ حمزة بن

عبد اللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی کذا فی الصحیح البخاری حدثنا اسمعیل بن ابان بن الاحوص
عن آدم بن علی قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول ان الناس یصیرون یوم القیمة جثی گفت آدم شنیدم
ابن عمر را میگفت بتحقیق مردم میگردند روز قیامت جماعہ جماعہ جثی بضم جیم وفتح مثلثہ بتنوین مقصور جمع جثوہ مثل
خطی جمع خطوط ابن اثیر گفتہ کہ این لفظ بفتح جیم وکسر مثلثہ وتشدید یاء تحتیہ است جمع جاثی بمعنی آنکہ بر دو زانو نشیند
ذکرہ السیوطی کل امة تتبع نبیہا ہر امت تبعیت میکند پیغمبر خود را یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع میگویند ای فلان
شفاعت کن ای فلان شفاعت کن ظاہر این است کہ ہر امت بہ پیغمبر خود وغیر پیغمبر خود میگوید چنانکہ در احادیث دیگر
صریح واقعست وہیچکس جرأت بشفاعت نمیکند حتی تنتہی الشفاعة الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا آنکہ منتہی
می شود سوال شفاعت بسوی پیغمبر ما فذلک یوم یبعثہ اللہ المقام المحمود پس آن روزی است کہ می انگیزاند خدا
او را در مقام محمود رواہ حمزة بن عبد اللہ عن ابیہ روایت کردہ است این حدیث را حمزہ بن عبد اللہ از پدر
خود عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رفع کردہ است از ادر شرح
عینی این کلام را بعد از حدیث لاحق آوردہ حدثنا علی بن عیاش قال حدثنا شعیب بن ابی حمزة عن محمد بن المنکدر
عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مرویست از جابر بن عبد اللہ
انصاری کہ بتحقیق رسول خدا فرمودہ من قال حین یسمع النداء کسی کہ میگوید ہنگامی کہ می شنود اذان را این دعا
اللہم رب ہذہ الدعوة التامة والصلوة القائمة ای پروردگار این دعوت تامہ کاملہ وصلوة قائمہ ونماز دایم
آت محمدا الوسیلة والفضیلة بدہ محمد را صلی اللہ علیہ وسلم وسیلہ گناہگاران وفضیلت بر جمیع مردم وابعثہ
مقاما محمودا الذی وعدتہ وبرانگیز او را در مقام محمودی کہ وعدہ کردہ او را حلت لہ شفاعتی یوم القیامة واقع
شود مر او را شفاعت من در روز قیامت انتہی کذا فی تیسیر القاری شرح البخاری ترجمہ حدیث شریف
صحیح بخاری کا یہ ہے کہ روایت ہے اسمعیل بن ابان سے اور اونے روایت کی ابو الاحوص سے اور
ابو الاحوص نے آدم بن علی سے اسنے روایت کی اور کہا کہ سنا مینے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ
کہا ابن عمر نے سب مخلوق یعنی آدمی پھرینگے دن قیامت کے جماعت جماعت اور ہر ایک امت اپنے
نبی کی تبعیت کریگی اور ہر ایک کہیگا کہ ای فلان میری شفاعت کر کوئی دم نہ ماریگا یہانتک کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آوینگے مقام محمود مین جیسا کہ دعاء اذان کے بارہ مین کی کہ جو کوئی یہ دعا پڑھیگا
ہوگی شفاعت میری دن قیامت مین اسکو القسم السادس والاربعون فی ثبوت الشفاعة باب یدخل الجنة
سبعون الفا بغیر حساب حدثنا عمران بن میسرة قال حدثنا ابن فضیل قال حدثنا حصین ح وحدثنی اسید بن زید
قال حدثنا ہشیم بن بشیر عن حصین قال کنت عند سعید بن جبیر فقال حدثنی ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معہ الامة والنبی یمر معہ النفر والنبی معہ العشرة والنبی معہ الخمسة والنبی
یمر وحدہ ونظرت فاذا سواد کثیر قلت یا جبرئیل ہؤلاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کثیر
قال ہؤلاء امتک وہؤلاء سبعون الفا قدامہم لا حساب علیہم ولا عذاب قلت ولم قال کانوا لا یکتوون ولا
یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون فقام الیہ عکاشة بن محصن فقال ادع اللہ ان یجعلنی منہم فقال سبقک
بہا عکاشة حدثنا معاذ بن اسد قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا یونس عن الزہری قال حدثنی سعید
بن المسیب ان ابا ہریرة حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنة من امتی زمرة ہم
سبعون الفا تضیٔ وجوہہم اضاءة القمر لیلة البدر قال ابو ہریرہ فقام عکاشة بن محصن الاسدی یرفع نمرة علیہ
فقال یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فقال اللہم اجعلہ منہم ثم قام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ ادع
اللہ ان یجعلنی منہم فقال سبقک عکاشة حدثنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا ابو غسان قال حدثنی ابو حازم عن سہل
بن سعد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیدخلن الجنة من امتی سبعون الفا او سبع مائة الف شک فی احدہما متماسکین
اخذ بعضہم بعضا حتی یدخل اولہم وآخرہم الجنة ووجوہہم علی ضوء القمر لیلة البدر انتہی کذا فی صحیح البخاری القسم السابع
والاربعون وفی صلوة المسعودی قال علیہ السلام من طول شاربہ عوقب بثلاث لم تنلہ شفاعتی ولم یشرب من حوضی وسلط
علیہ منکرا ونکیرا بالعنف وفی الفتاوی الجندی فی بیان احکام الشعور روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الناس
یوم القیامة بالسجود فمن کان فی الدنیا شاربہ طویلا صارت شعورہ کالاوتاد الحدید لا یستطیع ان یسجد وفی بعض
الروایات لا یصعد عمل صالح الی السماء انتہی کذا فی فیض الصمدانی علی شرح الکیدانی وفی المشکوة عن زید
بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی واورد
الکرمانی فی مناسکہ ثم تطویل الشارب وعقوبتہ فقال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب باربعة اشیاء

لا یجد شفاعتی ولا یشرب من حوضی ویعذب فی قبرہ ویبعث اللہ الیہ المنکر والنکیر فی غضب انتہی کذا فی تاریخ خیر
وفی صلوة المسعودی قال صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب بالثلاث لم ینل شفاعتی ولا یشرب من حوضی و
سلط اللہ علیہ منکرا ونکیرا فی غضب الخ کذا فی کنز العباد یعنی حدیث شریف این است کہ فرمود حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کسیکہ نگیرد بروت ہارا و دراز داشتہ باشد عذاب کردہ شود بسہ چیز اول نمی یابد شفاعت مرا دوم نخورد
آب از حوض وسیوم بغضب گرداند اللہ تعالی منکر و نکیر را در قبر او و عذاب سخت کنند ترجمہ حدیث کرمانی اور کنز العباد
اور فیض الصمدانی کا یہ ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ کترا اوسے موچھ کو اور لنبا رکھے
تو تین طرح سے عذاب کیا جاویگا اول تو میری شفاعت نہین پاویگا دوسرے میری حوض سے پانی نہ پیویگا تیسرے
قبر مین عذاب سخت سے منکر اور نکیر دینگے قال الفقیہ قد استدل بعض المشایخ من اصحابنا بہذہ المسئلة ان جاء
توضا ولم یصل الماء الی ما تحت شاربہ انہ یجوز لانہ رخص فی مقدار الحاجب ولو لم یصل الماء تحت الحاجب یجوز
فکذا ہذا وبہ ناخذ وعلیہ الفتوی وہذا الذی ذکرنا کلہ فی حق غیر الغازی واما الغازی فی دار الحرب فیندب لہ توفیر الشارب
لیکون مہلا حالہ ویندب الی تطویل الشارب لیکون اہیب فی عین العدو انتہی کذا فی محیط القاضی البرہانی من جامع

استفتاء

سوال کیا فرماتے ہین علمائے دین متین شرع مبین درمیان اس مسئلہ کے جو شخص کہتا ہے کہ موچھ کو لنبا رکھنا
جائز ہے اور حرام نہین اور موچھ کو کترنا بھی درست ہے لیکن موچھ کو لنبا رکھنا جائز ہے اور نہ لینے مین گناہ نہین
اور کہتا ہے کہ موچھ کو مت کتراؤ اور نہ کتراؤگے تو گناہ مجھپر ہے۔ یہ کہنا اس شخص کا صحیح ہے یا نہ اور
نہ کترانے مین گناہ ہے یا نہ بینوا توجروا رحمکم اللہ تعالی

الجواب

جو شخص کہتا ہے کہ موچھ کو لنبا رکھنا جائز یہ کہنا شخص کا غلط ہے اگر قصداً تارک سنت ہوتا ہے تو خوف
کفر ہے اور موچھ کو کترانا یعنی پست کرنا سنت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو
شخص موچھ کو لنبا رکھے اور نہ کتراوے تو وہ مجھسے نہین یعنی میری سنت کے طریقہ پر نہین اور عذاب
کیا جاویگا چہار طرح سے ایک شفاعت میری نہین پاویگا دوسرے میرے حوض سے پانی نہ پیویگا تیسرے

منکر نکیر مسلط ہوگا اُسپر سخت قبر مین جو تھے عذاب ہوگا اُسکو قبر مین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امر
کریگا دن قیامت مین اللہ تعالیٰ کہ ای بندو سجدہ کرو مجھکو سب سجدہ کرینگے جس شخص نے دنیا مین مونچھ
کو لنبا رکھا ہو اور ترک سنت کیا ہو تو بال اوس کے لوہے کی میخ یعنی کیل بنجائین گے اور سجدہ نکر سکیگا
یہ روایتین مشکوۃ شریف اور سنن النسائی اور سنن الترمذی اور تاریخ خمیس اور کنز العباد اور فیض الصمدانی
اور محیط القاضی البرہانی اور سب کتب فقہ او راحادیث مین ہین اور ترک کرنے مین سخت وعید ہے فی التہذیب
قص الشوارب ای یوازی حرفۃ الشفۃ العلیا فی السراجیۃ والتجنیس فی الکبریٰ ینبغی للرجل ان یاخذ من شاربہ
حتی یصیر مثل الحاجب فی صلوۃ المسعودی قال صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب بالثلاث لم ینل شفاعتی
ولم یشرب من حوضی وسلط اللہ علیہ منکرا ونکیرا بالغضب فی شرح اخبار الثمار قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یاخذ
من شاربہ فلیس منا عبارۃ عن قصہ وقصرہ یقول من لم یقصر لم یانس بنا لم یستن بسنتنا انتہی فی فتاوی الحجۃ فی
احکام الشعور روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الناس یوم القیامۃ بالسجود فمن کان فی الدنیا
شاربہ طویلا صارت شعورہ کاوتاد الحدید لایستطیع ان یسجد وفی بعض الروایات ان من کان شاربہ طویلا
لایصعد لہ عمل صالح الی السماء وروی ان رجلا دخل فی مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وشاربہ طویل فزجرہ عن
ذلک فذہب الرجل وقص نصف شاربہ ثم دخل المسجد فقال صلی اللہ علیہ وسلم وجدت نصف الایمان او کلا
ما معناہ انتہی کذا فی کنز العباد وعن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ
فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی انتہی کذا فی المشکوۃ حدیث من طول شاربہ لم یستجب دعاءہ رواہ
الدیلمی فی الفردوس کنوز الحقایق وفی المشکوۃ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال من لم یاخذ من
شاربہ فلیس منا رواہ احمد والترمذی والنسائی واورد الکرمانی فی مناسکہ ثم تطویل الشارب وعقوبتہ فقال قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من طول شاربہ عوقب باربعۃ اشیاء لایجد شفاعتی ولایشرب من حوضی ویعذب فی قبرہ
ویبعث اللہ الیہ المنکر والنکیر فی غضب انتہی کذا فی تاریخ خمیس حدثنا احمد بن منیع اخبرنا عبیدۃ بن حمید
عن یوسف ابن صہیب عن حبیب بن یسار عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ
من شاربہ فلیس منا وفی الباب عن المغیرۃ بن شعبۃ ہذا حدیث حسن انتہی کذا فی جامع سنن الترمذی وقال

قال المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ نظر الی رسول اللہ صلی علیہ وسلم وقال قد طال شاربی فقال لی تعال فقص لی علی
شوارب ولاباس بترک سبالیہ وہما طرف الشارب فعل ذلک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ لان ذلک
لایستر الفم ولایبقی فیہ غمر الطعام اذ لایصل الیہ وفی الخبر ان الیہود یعفون شواربہم ویحلقون لحاہم فخالفوہم وقص
الشارب ان یوازی حرفۃ الشفۃ العلیا وفی الکبریٰ والسراجیۃ والتجنیس والخانیۃ ینبغی للرجل ان یاخذ من
شاربہ حتی یصیر مثل الحاجب وفی صلوۃ المسعودی قال علیہ السلام من طول شاربہ عوقب بثلاث لم تنلہ شفاعتی
ولم یشرب من حوضی وسلط علیہ منکرا ونکیرا بالعنف وفی الفتاوی الخجندی فی بیان احکام الشعور روی ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الناس یوم القیامۃ بالسجود فمن کان فی الدنیا شاربہ طویلا صارت شعورہ کالاوتاد
الحدید لایستطیع ان یسجد وفی بعض الروایات لایصعد لہ عمل صالح الی السماء انتہی کذا فی فیض الصمدانی
علی شرح الکیدانی للقاضی عید حدثنا محمد بن منہال قال حدثنا یزید بن زریع حدثنا عمر بن محمد بن زید عن نافع عن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خالفوا المشرکون وفروا اللحی واحفوا الشوارب وکان ابن عمر اذا حج او اعتمر
قبض علی لحیۃ فما فضل اخذہ انتہی کذا فی الصحیح البخاری حدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال حدثنا عبد اللہ بن نمیر عن
عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر کلاہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احفوا الشوارب واعفوا اللحی حدثنا یزید
بن سنان قال حدثنا حبان بن ہلال قال حدثنا ابو جعفر المدینی قال حدثنا عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی طلحہ عن انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزاد ولاتشبہوا بالیہود حدثنا یونس قال حدثنا عبد اللہ بن یوسف عن ابن لہیعۃ
عن عقبۃ بن سالم قال ما رأیت احدا اشد احفاء لشاربہ من ابن عمر کان یحفیہ ان الجلد لیری نہولاء اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یحفون شواربہم وفیہم ابو ہریرہ وہو ممن روینا عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال من الفطرۃ قص الشارب فدل ذلک ان قص الشارب من الفطرۃ وہو مما لابد منہ وان ما بعد ذلک من
الاحفاء ہو افضل وفیہ من اصابۃ الخیر ما لیس فی القص انتہی کذا فی معانی الآثار للامام ابی جعفر الطحاوی ولو قال لرجل
اسنک او قص شاربک فقال لا افعل ان انکرہ اصلا کفر انتہی کذا فی فتاوی ظہیریہ رجل قال لاخر احلق راسک و
اقلم اظفارک فان ہذا سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک الرجل لا افعل وان کان سنۃ فہذا کفر لانہ قال
علی سبیل الانکار والرد وکذا فی سائر السنن خصوصا فی سنۃ معروفۃ وثبوتہا بالتواتر کالسواک وغیرہ فقد روی

عن محمد بن مقاتل لو ان اهل بلدة اجمعوا علی ترک السواک قاتلناهم کما نقاتل الکفار و فی نسخة الامام الحلوانی روایت
فی موضع آخر اذا قال الرجل لغیره سو شاربک او قص شاربک فانه سنة فقال لا افعل ان انکره اصلا یکفر انتهی کذا فی المحیط
القاضی البرهانی جلد الثالث الباب الخامس والستون فی الاحتساب علی من یدع شعر الراس و فی سیر المحیط
رجل قال لآخر احلق الراس و اقلم الاظفار فانها سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذلک الرجل لا افعل و ان کان هذا سنة
فهذا کفر لانه قال علی سبیل الرد والانکار و کذا فی سائر السنن نصاب الاحتساب مسئله موی لب را
پست کردن سنت است و دراز داشتن بدعت و دراز نشاید داشتن که شومی بدعت آن بود که آب بحرف یعنی کناره
لب نرسد طهارت درست نبود و نماز درست نشود و قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قص شاربه اعطاه الله تعالی
باربعة انوار نورا فی وجهه و نورا فی قلبه و نورا فی قبره و نورا فی یوم القیامة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است
هر که موی لب پست دارد خداوند عز و جل وی را چهار نور کرامت کند یکی نور در روی و یکی نور در دل و یکی نور در گور و
یکی نور در قیامت و از روی ثواب چنان بود که هفتاد و چندی شتر سرخ خریده است و در راه خدای عز و جل
صدقه کرده است قال النبی صلی الله علیه وسلم من طول شاربه بالثلاث لم ینل شفاعتی و لم یشرب من حوضی و سلط
الله تعالی علیه منکرا و نکیرا بالغضب رسول علیه السلام فرموده است که هر که موی لب دراز دارد خداوند عز و جل وی را
به عقوبت مبتلا گرداند از شفاعت من بی نصیب ماند و از حوض من آب نخورد و منکر نکیر با روی غضب گمارد
اما در حق موی پست کردن وعده می فرماید قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نتف شاربه فکانما اعتق الف
رقبة فی سبیل الله معنی چنان باشد که گویا هزار بنده خود را در راه خدا تعالی آزاد کرده است و در حدیث دیگر آمده است
ان رسول علیه السلام چون بنده مومن موی لب پست دارد و کلمه شهادت گوید آن کلمه شهادت هفت آسمان را حجاب
نکند همچنان میرود تا بساق عرش چنانکه زنبور عسل غرنده می غرد تا خطاب حضرت عزت میرسد که چرا ساکن نمیباشی
مناجات کند الهی پروردگارا من چگونه ساکن باشم تا گوینده مرا نیامرزی امر آید از پروردگار که گوینده ترا آمرزیدم
آنگاه ساکن شود و اگر موی لب دراز دارد و کلمه شهادت گوید آن کلمه گرد دهانش بر می گردد و بیرون نیاید تا کاتبان
اعمال او را گویند چرا بیرون نمیآئی تا ثواب ترا بنویسیم گوید چگونه بیرون آیم چون این پرده پلید در راه است و رسول
علیه السلام فرموده است که فردا قیامت آسمان و صد فرقه مسلمانان اهل عرصات سجده تحیت آرند خدای عز و جل را

مگر کافران که ایشان سجده نتوانند آوردن و سرهای ایشان همچنان بر زمین گاو داشته باشند و کسانیکه
موی لب دراز داشته اند در دنیا آن مویهای لب ایشان چون نیزه ها شده زمین را بشکافند تا نتوانند سجده آوردن
و تا اهل عرصات فرق نتوانند کرد میان ایشان و میان کافران و سید امام ناصر الدین رحمة الله علیه در سیر کبیر آورده
است که اگر در معرکه گاه کافران و با مومنان کشته شده اند کافران را از مومنان بهیچ فرق توان کردن مومنان
را بچهار چیز فرق توان کردن اول موی لب دوم روی رنگ کرده سوم سنت فرج و موی پست بوده چهارم سیاه جامه اگر یکی را
سنت فرج نبود و موی لب پست بود وی را حکم کنیم باسلام وی و در گورستان مومنان دفن کنند و اگر سنت فرج
بود ولیکن موی لب دراز بود وی را حکم نکنیم باسلام وی و وی را بخاک دفن نکنند انتهی کذا فی صلوة مسعودی جلد الاول
فصل شارب مبارک را قص کردی و فرمودی من لم یاخذ من شاربه فلیس منا هر که نگیرد و قص نکند و پست نسازد بروت
خود را پس وی از ما و بر طریقه ما نیست و سفر مودی جزوا الشوارب و ارخوا اللحی خالفوا المجوس ببرید بروتها را و فروهلید
ریشها را مخالفت کنید درین آتش پرستان را که بروتها بگذارند و فرو هلند و ریشها را ببرند و بتراشند الخ کذا فی شرح
سفر سعادت للشیخ عبد الحق الدهلوی و من السنن الراتبة قص الشارب و حلق العانة و نتف الابط و لا یترک حلقة
فوق اربعین یوما و کذا احفاء الشارب انتهی کذا فی شرعة الاسلام لا یترک فوق اربعین احفاء الشارب فی المغرب
انتهی کذا فی شرعة الاسلام من نفسه و لفظة الاخذ من الشارب تدل علی انه هو السنة فیه دون الحلق و سنته ان یقص
یوازی الاطار بدایة قوله و لفظة الاخذ تدل علی ان السنة فیه دون الحلق یشیر الی خلاف ما ذکر الطحاوی فی شرح الآثار
حیث قال القص حسن و تفسیره ان یقص حتی ینقص عن الاطار و هو بکسر الهمزة ملتقی الجلد و اللحم من الشفة کذا فی تحفة
محشی هدایه قوله خمس من الفطرة الختان و الاستحداد و قص الشارب و نتف الاباط و [illegible]
المراد منه المبالغة فی الاستیصال عملا بقوله علیه السلام فی الصحیحین احفوا الشوارب و هو المبالغة فی القطع [illegible]
حصل المقصود الخ فتح القدیر یاخذ من شاربه حتی یصیر مثل الحاجب و حلق الشارب بدعة و قیل سنة انتهی کذا فی
منیة المفتی ورق ۲۰۸ قلمی من نفسه قوله تعالی وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ [illegible]
القراءة المشهورة خمس فی الراس الفرق و قص الشارب و السواک و المضمضة و الاستنشاق و خمس فی الجسد
الختان و تقلیم الاظفار و نتف الابط و حلق العانة و الاستنجاء الخ کذا فی التفسیر المدارک تحت [illegible] سورة البقرة

الجواب صحیح۔ عبداللہ شاہ ساکن رادس ٩ قد صح ما افتی بہ المفتون من حرمة تطویل الشوارب حررہ الفقیر
عبدالرحمن عفی عنہ ١٠ المجیب مصیب ولہ ثواب عظیم ومن انکر فقد ضل عن طریق الحق والصواب فقیر حسن بن نور محمد عفی عنہ

المجیب مصیب کتبہ احقر العباد محمد بدر الدین ابن القاری محمد امیر الدین الحسنی عفی عنہ

عبدہ بدر الدین ابن امیر الدین عفی

صح الجواب وللمجیب اجر بغیر حساب کتبہ محمد خلیل اللہ ابن مولوی احمد اللہ از اہل خطہ

المجیب مصیب فہو ثابت بالسنة وہو قول ابی حنیفة رحمة اللہ علیہ ومن انکر فہو ضال کتبہ محمد حمیت اللہ غفی عنہ

محمد حمیت اللہ ١٢٩٨

من اجاب فقد اصاب لاشک فیہ انہا سنة ومن لم یفعل فہو مسیئ ومن انکرہ خوف الکفر یجب التوبة حررہ فقیر عبدالرحمن

عبدالرحمن

بنظر من حکم صحیح است حاجت تفصیل نیست حررہ السید ابوالحسن الجیلانی

فقیر سید ابو الحسن الجیلانی

سبلت پست کردن سنت است وتارک سنت قصدا خوف کفر است وانکار کفر است کتبہ ملا حسین بخاری عفی عنہ

ملا حسین بن محمد علی

قص الشارب من السنة المرضیة من ابی فہو ضال حررہ سید حمزہ النقوی الدہلوی

المجیب مصیب ولنا ولہ فیہ نصیب رقم بنانہ غلام علی ابن سید سلطان الحنفی الترمذی عفی عنہ

سید غلام علی

القص سنة ومن خصال الفطرة من ابراہیم علیہ السلام ومن انکر اصلا فہو کافر وان تاب تقبل توبة حررہ سید غلام محی الدین عفی عنہ

نعم قص الشارب سنة ومن خصال الفطرة ومن انکر فہو جاہل ومحروم عن قواعد الشرعیة والسنة حررہ احقر عباد اللہ المنان محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بالفضل والاحسان

من اجاب فقد اصاب واللہ اعلم بالصواب حررہ العبد الراجی الی رحمة ربہ الشکور عبدالغفور صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الراجی رحمة اللہ المنان فقیر محمد خلیل الرحمن عفی عنہ ١٣٠٠

قاضی سید غلام محی الدین

الجواب صحیح والمجیب نجیح فجزاہ اللہ عنی وعن سائر المسلمین خیر الجزاء المفتقر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بنذیر احمد خان مصطفی آبادی غفی عنہ

محمد نذیر

باسمہ سبحانہ اعفاء اللحیة وقص شوارب از سنن ہدی ومعالم اسلام است واللہ ہو الہادی نقلم فقیر محمد ابو عبدالرحمن غلام دستگیر قصوری

وشوارب بریدن سنت است وگذاشتن تشبہ بکفار است در مشکوة صفحہ ٣٠٢ حدیث از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروی است حررہ الفقیر غلام قادر عفی عنہ در لاہور مسجد بیگم شاہی

المجیب مصیب ولنا ولہ فی الآخرة نصیب کتبہ محمد طاہر عفی اللہ عنہ ٢٣ — مسئلہ دوم

جواب مسئلہ دوسرے کا کہ ندا کرنا یعنی پکارنا باسم خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
جو تعلیم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن حنیف کی سامنے کہ ایک اندھا آیا وہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت شریف میں عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ میں دعا کروں تیرے
واسطے اگر چاہتا ہے تو صبر بہتر ہے تیرے واسطے کہا اوس اندھے نے خدمت شریف میں یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعا کیجئے کہ میں اچھا ہو جاؤں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر
کیا اوس اندھے کو کہ اچھی طرح سے وضو کر اور دعا مانگ ایسی دعا اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک
محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللہم فشفعہ فی ہذا حدیث حسن صحیح اس حدیث
کو روایت کیا صحیح سنن جامع الترمذی والنسائی ابن ماجہ وحاکم وبیہقی شفاء قاضی عیاض ومدد الفیاض
وشیخ شرح مشکوة شریف ومولانا علی القاری حرز الثمین شرح حصن حصین میں ثابت کیا ہے اور عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما نے یٰس کا معنی یا انسان اور ابن ابی حاتم نے یٰس یا محمد بیہقی نے اپنی دلائل میں لکھا ہے اور
قاضی عیاض نے بھی آخر یٰس کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثابت کیا ہے اور آیہ شریف لَا تَجْعَلُوا
دُعَاءَ الرَّسُولِ سورہ نور اٹھارواں سپارہ میں شان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مت کہو بلکہ اس آداب وتعظیم اور نرمی سے کہو یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا نبی اللہ
یا شفیع اللہ ایسا امر ثابت ہے قرآن شریف سے مگر حرام نہیں کیونکہ مولانا علی القاری نے کہا کہ منع تھا حضرت
کا اسم مبارک لینا مگر اذن شرعی اس حدیث ترمذی اور نسائی وابن ماجہ وحاکم بیہقی سے ثابت ہے اور تعظیم
حرمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات اور بعد وفات کے یکساں ہے چنانچہ شفاء قاضی عیاض اور
خلاصة الوفا وآداب الزیارة صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح القدیر اور شرح المناسک مولانا علی القاری میں ہے
اور بیان اول آیہ لا تجعلوا کا ہے قولہ تعالیٰ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مدید
ومدانید خواندن رسول شمارا میان خود ہمچون بعضی از شما بعضی را یعنی قیاس مکنید خواندن رسول را بر خواندن یکدیگر
کہ اعراض توانید کرد یا در جواب مسابلہ توانید نمود چہ مبادرت بامر او واجب است ولازم ومراجعت بغیر اذن

اوحرام وناروا یا دعای او را بر شما یا برای شما چون دعای یکدیگر امید انید که آن دعا بیشک مستجاب است
و مقبول حضرت رب الارباب یا نداکردن شما و خواندن مر رسول را باید که چون ندا دادن یکدیگر نباشد که بمجرد نام خوانید
بلکه باید که از روی تعظیم باشد چنانچه یا رسول الله یا نبی الله چه حضرت عزت همه انبیا را بنداء علامت خطاب کرده
و حبیب خود را بنداء کرامت مصراع یا آدم است با پدر انبیا خطاب ※ یا ایها النبی خطاب محمد است
انتهی کذا فی التفسیر الحسینی قوله تعالى لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ای اذا
احتاج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی اجتماعکم عنده لامر فدعاکم فلا تفرقوا عنه الا باذنه ولا تقیسوا دعاءه ایاکم
علی دعاء بعضکم بعضا ورجوعکم عن المجمع بغیر اذن الداعی او لا تجعلوا تسمیته ونداءه بینکم کما یسمی بعضکم بعضا ویناديه
باسمه الذی سماه ابواه ولا تقولوا یا محمد ولکن یا نبی الله ویا رسول الله صلی الله علیه وسلم مع التوقیر والتعظیم والصوت
المخفوض انتهی کذا فی التفسیر المدارک التنزیل فی آخر سورة النور وکذا فی جمیع التفاسیر خصیصه رابعه آنکه امم سابقه
را جایز بود که انبیای خویش را بنام خوانندی واین امت را جایز نیست که آنحضرت صلی الله علیه وسلم را بنام او خوانند
بدلیل قوله تعالى لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا وسبب نزول آیت بقول ابن عباس
رضی الله عنهما آن بود که صحابه رضوان الله تعالی علیهم اجمعین در وقت مخاطبت با آنحضرت می گفتند یا محمد یا ابا القاسم
حق تعالی ایشان را باین آیت از ان معامله ممنوع ساخت تعظیما لنبیه صلی الله علیه وسلم تا بعد از ان بیا رسول الله و
یا نبی الله خطاب میکردند انتهی کذا فی معارج النبوة ثم اعلم بان النداء باسمه صلی الله علیه وسلم منهی لکن محله مالم
یرد عنه اذن شرعی واختلف هل مراعات الادب اولی وتغیر العبارة او الامتثال بین ما ورد فان المامور معذور
والاظهر الثانی کما هو مقرر فی محله انتهی کذا فی حرز الرضین شرح حصن الحصین لمولانا علی القاری رحمه الله تعالى حدثنا
محمود بن غیلان اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا
ضریر البصر اتی النبی صلی الله علیه وسلم قال ادع الله ان یعافنی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لک
قال فادعه قال فامره ان یتوضا فیحسن وضوءه ویدعوا بهذا الدعاء اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد
نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه الیک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی هذا حدیث حسن صحیح انتهی کذا فی الصحیح
سنن الترمذی وروی النسائی عن عثمان بن حنیف ان اعمی قال یا رسول الله ادع الله ان یکشف عن بصری فانطلق

فتوضا ثم صلی رکعتین ثم قل اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبی محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربک ان
یکشف عن بصری اللهم شفعه فی قال فرجع وقد کشف الله عن بصری انتهی کذا فی الشفاء قاضی عیاض قوله النسائی
بالقصر ویمد قوله حنیف بضم الحاء المهملة وفتح النون قوله اتوجه الیک ای اتجاه وتوسلا بنبی قوله شفعه بتشدید الفاء
انتهی کذا فی مد الفیاض شرح الشفاء قاضی عیاض حدیث عثمان بن حنیف ان اعمی قال ادع الله ان یکشف
لی عن بصری الحدیث عزاه المصنف الی النسائی واخرجه ایضا الترمذی والحاکم والبیهقی وصححاه انتهی کذا فی
مناهل الصفا تخریج احادیث الشفا للشیخ جلال الدین سیوطی رحمة الله علیه ومن کانت له ضرورة ای حاجة ملجئة الی
الله او الی احد من خلقه فلیتوضا فیحسن وضوءه بالجزم او بالرفع وتلاثم ما بعده معطوف علیه ت س ق مس ای رواه
الترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم عن عثمان بن حنیف ویصلی رکعتین س ای رواه النسائی عنه بهذه الزیادة
وفی روایة کما سیاتی بیانه ثم یدعوا اللهم انی اسئلک ای حاجتی واتوجه الیک بنبیک ای بوسیلته وشفاعته والباء
للتعدیة او للمصاحبة محمد بالجر بیان او بدل وکذا نبی الرحمة ولا یخفی مناسبة بهذا الوصف للمقام یا محمد التفات الیه وتضرع
لدیه لیتوجه روحا الی الله بمعنی السایل عما سواه وعن التوسل الی غیر مولاه قایلا انی اتوجه بک ای بذریعتک والباء
للاستعانة الی ربه فی حاجتی هذه وهی المقصودة المعهودة لتقضی الله الحاجة لاجل بل هذا هو الظاهر ولیس هذا من قبیل
رب اشرح لی صدری کما لا یخفی وفی نسخة بصیغة الفاعل ای لتقضی الحاجة والمعنی لتکون سببا لحصول حاجتی ووصول مرادی
فالاسناد مجازی ثم اعلم بان النداء باسمه صلی الله علیه وسلم منهی لکن محله مالم یرد عنه اذن شرعی واختلف فی مراعات الادب
اولی وتغیر العبارة او الامتثال بین ما ورد فان المامور معذور والاظهر الثانی کما هو مقرر فی محله انتهی کذا فی حرز الرضین
شرح حصن حصین لمولانا علی القاری رحمة الله الباری عن عثمان بن حنیف بضم حای مهمله وفتح نون وسکون تحتانیه صحابی است
از اشراف انصار ومعدود است در اهل کوفه قال ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی الله علیه وسلم گفت بدرستیکه مردی
نابینا آمد پیغمبر را صلی الله علیه وسلم فقال ادع الله ان یعافنی پس گفت دعا کن خدا را که عافیت دهد و شفا بخشد مرا یعنی
از نابینائی فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت پس گفت آنحضرت صلی الله علیه وسلم اگر میخواهی دعای کنم
و اگر میخواهی صبر میکنی فهو خیر لک پس صبر کردن تو بر نابینائی بهتر است مر ترا بجهت ثواب آخرت زیرا که ثواب آن
بهشت است در حدیث آمده است که فرموده حق تعالی مبتلا گردانم بنده خود را به دو چشم وی بنده صبر کند عوض آن بهشت

نون وکسرِ آن وبفتح طا وسکون آن بچہار وجہ بساط از چرم پس خواب نیمروزہ میکرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
برآن وگفتہ اند اُمّ سلیم از محارم آنحضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم از رضاع یا النسب وبعضی گفتہ اند کہ اباحت
نظر باجنبیات وجواز خلوت باایشان از خصایص آنحضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی المواہب
اللدنیہ وکان کثیر العرق وبود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسیار خوی فکانت تجمع عرقہ پس بود اُمّ سلیم
کہ جمع میکرد خوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را فتجعلہ فی الطیب پس میگردانید اُمّ سلیم عرق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم را در عطر وخوش بوئیہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اُمّ سُلیم ما ہذا پس چون دید
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ میگیرد عرق او را فرمود ای ام سلیم چیست این عرق گرفتن وچکار میکنی آنرا
قالت عرقک نجعلہ فی طیبنا گفت اُمّ سلیم عرق تست میگردانیم ومی اندازیم آنرا در خوش بوئیہای خود وہو
من اطیب الطیب وعرق تو خوش بوی ترین خوشبوئیہاست وفی روایۃ ودر روایتی اینچنین آمدہ است
قالت گفت اُمّ سُلیم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرجوا برکتہ لصبیاننا امیدواریم عرق ترا از برای خردان
خود ومی مالیم آنرا بر رویہای ایشان تا ببرکتِ آن از ہمہ بلاہا محفوظ باشند قال گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اَصَبْتِ راست گفتی تو وخوب کردی متفق علیہ انتہی کذا فی الشیخ شرح المشکوۃ جلد الرابع قال اللہ تبارک
وتعالی لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اتفق اہل التفسیر فی ہذا انہ قسم من اللہ جل جلالہ بمدۃ حیاۃ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم واصلہ ضم العین من العُمر ولکنہا فتحت لکثرۃ الاستعمال ومعناہ وبقائک یا محمد وقیل
وعیشک وقیل وحیاتک وہذہ نہایۃ التعظیم وغایۃ البر والتشریف قال ابن عباس رضی اللہ عنہما ما خلق اللہ و
ما ذرا وما برا نفساً اکرم علی اللہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما سمعت اللہ اقسم بحیاۃ احد غیرہ وقال ابو الجوزا ما اقسم
اللہ تعالی بحیاۃ احد غیر محمد علیہ السلام لانہ اکرم البریۃ عندہ وقال تعالی یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ الآیۃ اختلف المفسرون
فی معنی یٰس علی اقوال فحکی ابو محمد مکی انہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی عند ربی عشرۃ اسماء ذکر
ان منہا طٰہٰ ویٰس اسمان لہ وحکی ابو عبد الرحمن السلمی عن جعفر الصادق انہ اراد یا سید مخاطبۃ للنبی صلی
اللہ علیہ وسلم وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما یٰس یا انسان اراد محمد علیہ الصلوۃ والسلام قال وہو قسم و
ہو من اسماء اللہ تعالی وقال الزجاج قیل معناہ یا محمد وقیل یا رجل وقیل یا انسان وعن ابن الحنفیۃ یٰس یا محمد

وعن کعب یٰس قسم اقسم اللہ تعالی بہ قبل ان یخلق السماء والارض بالفی عام یا محمد اِنَّكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ثم قال
وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ فان قرر انہ من اسمائہ علیہ الصلوۃ والسلام وصح انہ قسم کان فیہ
من التعظیم ما تقدم ویؤکدہ فیہ القسم عطف القسم الآخر علیہ وان کان بمعنی النداء فقد جاء قسم آخر بعدہ لتحقیق رسالتہ
والشہادۃ بہدایتہ اقسم اللہ تعالی باسمہ وکتابہ انہ لمن المرسلین بوحیہ الی عبادہ وعلی صراط مستقیم
من طریق ایمانہ ای طریق لا اعوجاج فیہ ولا عدول عن الحق قال النقاش لم یقسم اللہ تعالی لاحد من انبیائہ
بالرسالۃ فی کتابہ الا لہ وفیہ من تعظیمہ وتمجیدہ علی تاویل الخ انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول اور جناب
مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی اپنی تفسیر سورۂ فاتحہ تحت آیہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ صفحہ ۱۲۹ مین
لکھتے ہین اور اب باقی رہی تفصیل عبادت کی اور استعانت چاہنی غیر سے اور وہ یہ ہے کہ عبادت یعنی غایۃ
تذلل واسطے نہایت تعظیم کے مطلقاً اسی ملت مین خاص واسطے خدا تعالی کے ہے اور کسی ذی حق کے واسطے جیسا
کہ والدین یا اُستاد یا پیر آقا اور خاوند اور سوا اِنکے جو مظاہر انعام حق ہین مثل عناصر اور فلکیات اور رواح
علیہ کے جائز نہین اسواسطے کہ اسباب نہایت تعظیم کے اونمین پائے نہین جاتے اور جسوقت اسباب
نہایت تعظیم کے متحقق نہوین نہایت تذلل بےموقع اور بیجائی ہے اور تلف کرنا حق مالک الملک علے
الاطلاق کا ہے اور ظلم عظیم ہے اعاذنا اللہ منہ اور استعانت ساتھ ایسی چیز کے کہ توہم استقلال اُس چیز کا
بیچ وہم اور فہم کسی شخص کے خواہ مشرک ہو خواہ موحد ہو نہین گذرتا جیسا کہ استعانت ساتھ اناج وغیرہ کے
بیچ دور کرنے بھوک کے اور استعانت ساتھ پانی اور شربتون کے بیچ دور کرنے پیاس کے اور استعانت
واسطے راحت کے بیچ سایۂ درخت وغیرہ کے اور استعانت طرف دواؤن اور بوٹیون کے بیچ دور کرنے
بیماریون کے اور استعانت ساتھ امیر اور بادشاہون کے بیچ تعین وجہ معاش کے کہ حقیقت مین معاوضہ خدمت
کا مال کے ساتھ ہے اور موجب تذلل کا نہین ہے اور ایسی ہی استعانت ساتھ طبیبون اور علاج کرنیوالون کے
بسبب تجربہ اور زیادتی واقفیت کے اُنسے طلب مشورہ کی ہے اور استقلال کا وہم نہین کیا جاتا پس اس قسم
کی استعانت بلا کراہیت جائز ہے اسواسطے کہ حقیقت مین استعانت نہین اور اگر استعانت ہے بھی تو بخدا ہے اور
ایسی ہی استعانت اور استمداد ساتھ واصلین کے بسبب قرب اُنکے کے ساتھ اللہ کے اور ایسی ہی استعانت

اور استمداد ساتھ توسل انبیا، اور اولیا کی حیات مین اُنکے یا بعد موت کے جیسا کہ آیا حصن حصین مین من کانت
له ضرورة فلیتوضأ فیحسن وضوء ویصلی رکعتین ثم یدعوا اللهم انی اسئلك واتوجه الیك
بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی لتقضی لی اللهم فشفعه فی
جسکو ہو کوئی حاجت پس چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح اور پڑھے دو رکعت نماز پھر دعا کرے اسطرح ای
بار خدایا مین سوال کرتا ہون تجھسے اور متوجہ ہوتا ہون ساتھ تیرے یا محمد طرف رب اپنے کے بیچ اس حاجت
اپنی کے تاکہ حاجت روا کرے میری یا اللہ قبول کر شفاعت اُسکی میرے حق مین اور مُلا علی قاری نے بیچ شرح
یا محمد کے لکھا ہے یہ التفات ہے طرف انکے اور تضرع ہے تاکہ متوجہ ہو روح انکی طرف اللہ کے اور بیچ شرح انی توجہ
بك کے لکھا ہے انبا للاستعانة یعنی با واسطے استعانت کے ہے اور عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ
راوی حدیث ہے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حاجتمندی کے کہ اجازت دعا کی
موافق طریقہ مذکورہ کے اور اس شخص نے موافق اجازت کے کیا اور مطلب اُسکا بر آیا اور طبرانی نے
بیچ معجم کے عثمان بن حُنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک مرد کوئی حاجت حضرت عثمان بن عفان رضی
اللہ تعالی عنہ سے رکھتا تھا اور کوئی صورت بر آنے اُسکے کی نہ بنتی تھی لاچار ہو کر خدمت مین عثمان بن حُنیف
کے گیا اور صورت علاج اُسکے کی پوچھی کہا عثمان بن حنیف نے وضو کر اور مسجد بجا لا اور دو رکعت نماز پڑھ
اور کہہ اللھم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد صلی الله علیه وسلم نبی الرحمة یا محمد
انی اتوجه بك الی ربی لتقضی لی حاجتی اللهم فشفعه فی بعد از آن حاجت اپنی عرض کر اُسنے موافق
فرمانے اُنکے کے ویسا ہی کیا بعد اسکے دروازہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوا دربان
ہاتھ اسکا پکڑ کر خدمت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین لایا امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اسکو نہایت
تعظیم اور خاطر داری سے فرش پر بٹھایا اور حاجت اُسکی پوچھکر حاجت روائی کی اور نہایت لطف سے
فرمایا بعد اسکے جو حاجت تجکو پڑے کہیو تاکہ روا کرون مین پس وہ آدمی خوش حال ہو کر روبروی عثمان بن عفان
سے باہر آیا اور پاس ابن حنیف کے گیا اور کہا جزاک اللہ تعالی خیرا شاید تمنے میرے باب مین حضرت عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہ سے سفارش کچھ کی کہ اسطرح مجکو محبت اور خاطر داری سے بٹھایا اور نوازش فرمائی

اور

اور اول اُسنے کبھی ایسی لفرمائی تھی کہا عثمان بن حُنیف نے واللہ مینے اُس سے کچھ نہین کہا مگر ہان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے کہ نابینا نزدیک حضرت کے آیا اور دعا چاہی آپ سے واسطے روشنی آنکھ اپنی
کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اُسکو دعا کرنے کو فرمایا اور اللہ قاضی الحاجات نے اُسکو ذلت
کور چشمی سے نکالکر خلعت بصارت عنایت کیا پس مینے بھی اسی پر قیاس کر کے کہ توسل ساتھ اسکے موجب
قضا یای حاجات دینی اور دنیوی کا ہے تجکو تعلیم کیا اور تونے اپنی حاجت پائی انتہی آین ندا و توسل و
استمداد بسرور انام علیہ الصلوۃ والسلام در حالت حیات است اما بعد از وفات نیز آثار وروی وردیافتہ
چنانچہ شیخ المند در باب پانزدہم جذب القلوب می نگارد کہ توجہ واستمداد وتوسل بآنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام
بعد از وفات نیز آثار ورود یافتہ طبرانی در معجم کبیر از عثمان بن حُنیف روایت می آرد کہ مردی بود کہ او را نزد
عثمان بن عفان حاجتی بود کہ روا نمی شد و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اصلا بحال او نظر التفات نمی گذاشت
آن مرد حال خود را بعثمان بن حُنیف برد و صورت علاج آن باز جست گفت بمتوضا رو وضو کن و بمسجد درآ
دو رکعت نماز بگذار و بگو اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا محمد انی
اتوجہ بک الی ربی لتقضی حاجتی بعد از آن حاجت خود را عرضہ کن آن مرد برفت و بدآنچہ وی فرمودہ بود
عمل کرد بعد از آن بر در امیر المومنین عثمان بن عفان آمد دربان پیش آمد و دست او را گرفت بر امیر المومنین
عثمان رضی اللہ عنہ در آورد و وی او را بر فرش خاصۂ خود بنشاند و حاجت پرسید ہرچہ حاجت او بود
روا کرد و گفت بعد ازین ہر حاجتی کہ ترا باشد بگو تا روا کنم آن مرد خوش حال از پیش امیر المومنین عثمان رضی
اللہ عنہ بر آمد و نزد عثمان بن حُنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیرا اگر تو چیزی با امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ
در باب قضای حاجت من گفتی کہ اینچنین ساخت و پیش ازین بحال من اصلا التفات نمیکرد گفت واللہ
من با وی ہیچ نگفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ضریری پیش وی آمد و دعا
خواست تا چشم بینا گردد و تمام آن حدیث سابق را سوق نمود پس بر آن قیاس نمودم کہ توسل بوی صلی اللہ
علیہ وسلم موجب قضای حاجت و سبب نجاح مرام است و صاحب دلائل الخیرات محمد بن سلیمان الجزولی
در حزب سادس می نگارد اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بحبیبک المصطفی عندک یا حبیبنا یا محمد انا نتوسل

بک الی ربک فاشفع لنا عند المولی العظیم یا نعم الرسول الطاهر ثلثا اللهم شفعه فینا بجاهه عندک ثلثا ودر
مطالع المسرات شرح دلایل الخیرات می طرازد وقد تقدم لفظ الحدیث وفیه نداءه صلی الله علیه وسلم بمحمد
وکذلک قصة عثمان بن حنیف رضی الله عنه لمن کانت له حاجة فقضیت ثم اخبره بقصة الاعمی حسما عند الطبرانی
ففیه دلیل لجواز ندائه صلی الله علیه وسلم باسمه فی نحو هذا ازینجاست که سند المقربین سید المحبوبین شیخ شیوخ
العالم الغوث الاعظم امام ربانی سید عبد القادر الجیلانی قدس الله سره العزیز میفرماید ؎

یا حبیب الاله خذ بیدی	ما لعجزی سواک مستندی

وهم ازینجاست که عالم علامه شرف الدین محمد بن سعید بن حماد البوصیری در قصیده برده می نگارد ؎

یا اکرم الخلق ما لی من الوذ به	سواک عند حلول الحادث العمم

وهم ازینجاست آنچه مولانا عبد الرحمن جامی در یوسف زلیخا می فرماید ؎ ز مهجوری برآمد جان عالم ۝
ترحم یا نبی الله ترحم وهم ازینجاست که مولانا [illegible] دهلوی در فصل ششم قصیده همزیه در مخاطبهٔ سرور کائنات
علیه افضل الصلوات واکمل التحیات میگوید ؎ وآخر ما لنا وجه اذا ما ۝ احس العجز عن کنه الثناء ۝
ینادی ضارعا بخضوع قلب ۝ وذل وابتهال والتجاء ۝ رسول الله یا خیر البرایا ۝ نوالک ابتغی یوم القضاء ۝
اذا ما حل خطب مدلهم ۝ فانت الحصن من کل البلاء ۝ الیک توجهی وبک استنادی ۝ وفیک مطامعی
وبک ارتجائی انتهی کذا فی فصل الخطاب ویسئل من فضله ویتوسل بروح رسوله صلی الله علیه وسلم فی
تحصیل مسئوله وتحقیق مأموله ولیلاحظ مع ذلک الاستمداد من بعثه صلی الله علیه وسلم وعطفه ورأفته
وشفقته ورحمته علی سائر العباد ان لیشفع لما صدر عنه فی حضرته من قلة ادبه الخ انتهی کذا فی مولانا علی
القاری علی شرح المناسک المسمی بالمسلک المتقسط اما توسل واستشفاع بحضرت سید الرسل واستغاثه واستمداد
بجاه وجناب وی صلی الله علیه وسلم فعل انبیای مرسلین وسیرت سلف وخلف صالحین است چه
پیش از آن وقت که روح پاکش لباس جسمانیت پوشیده وچه بعد از آن وقت هم در حیات دنیویه وهم در
عالم برزخ وهم در عرصه قیامت که انبیای مرسل را مجال نطق وتاب دم زدن نباشد وی صلی الله علیه
وسلم فتح باب شفاعت کند اولین وآخرین را مستغرق بحار نعمت وشمول انوار رحمت گرداند ودر استمداد

از جناب رسالت صلی الله علیه وسلم هر چهار موطن اخبار وآثار بوروده پیوسته اما اول که توسل بدست
پیش از نشاء انسانیت ودائره خلقت از جمله احادیث واخبار که در آن وارد شده این حدیث است از
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه که علمای حدیث تصحیح آن کرده اند که چون از آدم صفی الله
آن خطیه سر بر زد از برای اعتذار وتوبه آن گفت یا رب اسئلک بحق محمد ان تغفر لی از درگاه مجیب
الدعوات فرمان آمد چگونه شناختی تو محمد را صلی الله علیه وآله وسلم وهنوز جوهر روحانیش را در صورت جسمانیه
نه در آورده ام گفت خداوندا تو میدانی روزی که مرا بید قدرت خود پیدا کردی ونفخ روح علوی در قالب ترتیب
من نمودی سر بر داشتم بر قوایم عرش نوشته دیدم لا اله الا الله محمد رسول الله از آن روز شناختم که وی ترا
بنده ایست که محبوب ترین خلق است نزد تو ومقرب ترین حضرت تو صلی الله علیه وآله وسلم فرمان آمد که چون
تو او را در درگاه من وسیلهٔ مغفرت آوردی گناه ترا بخشیدم یا آدم محمد نبی بود ترا پیدا نمی کردم ودر بعضی روایات
آمده که کلماتیکه آدم صفی الله از درگاه عزت تلقی نموده وسبب توبه ومغفرت او گشته چنانچه منطوق آیه کریمه
فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه است این بود که الهی بحرمت محمد وآله اغفر لی سبکی
گوید که چون توسل باعمال صالحه باوجود آنکه فعل انسانست وبقصور نقصان موصوف جائز باشد ودر
رحمت قبول ومستجاب گردد تشفع به پیغامبر خدا که محب ومحبوب اوست بطریق اولی بود ؎ یا اکرم
الرسل ما لی من الوذ به ۝ سواک عند حلول الحادث العمم واما ثانی که توسل بجناب دست
در دنیا مدت حیات وی صلی الله علیه وسلم بیشتر است از آنکه در حصر آید در خبر است که مردی ضریر البصر پیش
آنحضرت صلی الله علیه وسلم آمده عرضه نمود یا رسول الله دعا کن تا خدا ایتعالی عافیت نصیب من گرداند فرمود
اگر بصارت خواهی دعا کنم تا چشم تو بینا گردد واگر اجر آخرت خواهی صبر کن که آن بهتر است برای تو گفت دعا
کن یا رسول الله فرمود تا وضو کند واین بر خواند اللهم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة
یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه فی ترمذی گفته هذا حدیث حسن صحیح غریب
وبیهقی نیز تصحیح آن کرده با زیادت این عبارت در آخر این حدیث که فقام وقد ابصر وفی روایة ففعل فبرء و
اخبار در باب توسل واستمداد ارباب حاجات بجناب سید کائنات صلی الله علیه وسلم بسیار است [illegible]

اولاد و نزول مطر در جای عیش و امثال آن بسیار است اما تالث که توجه و استمداد و توسل بدو است بعد از وفات
وی نیز آثار ورود یافته طبرانی در معجم کبیر از عثمان بن حنیف روایت می آرد که مردی بود که او را نزد امیر المومنین
عثمان بن عفان رضی الله عنه حاجتی بود که روا نمی شد و امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه اصلا بحال او
نظر التفات نمی گماشت آن مرد حال خود را بعثمان بن حنیف برد و صورت علاج آن باز جست گفت بمتوضا رو
وضو کن و بمسجد در آ و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللّٰهمّ انّی اسئلک واتوجه الیک بنبینا محمد صلی الله علیه وسلم نبی الرحمة
یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللّٰهم فشفعه فی بعد از آن حاجت خود را عرض کن آن مرد برفت
و بہ آنچه وی فرموده عمل کرد بعد از آن بر در امیر المومنین عثمان بن عفان رضی الله عنه آمد دربان پیش آمد و دست
او را بگرفت و بر امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در آورد و وی را بر فرش خاصۂ خود بنشاند و حاجت پرسید ہرچه
حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازین ہر حاجتی که ترا باشد بگو تا روا کنم آن مرد خوشحال از پیش امیر المومنین
عثمان رضی الله عنه بر آمد و نزد عثمان بن حنیف رفت و گفت جزاک الله خیرا اگر تو چیزی با امیر المومنین عثمان
رضی الله عنه در باب قضای حاجت من گفتی که اینچنین ساخت و پیش ازین اصلا بحال من التفات نمیکرد
گفت والله من ہیچ با وی نگفتم بجز آنکه رسول خدا را دیده بودم صلی الله علیه و آله وسلم که ضریری پیش وی آمد
و دعا خواست تا چشم او بینا گردد و تمام آن حدیث سابق را سوق نمود پس بر آن قیاس نمودم که توسل بوی
صلی الله علیه وسلم موجب قضای حاجت و سبب نجاح مرام است و قاضی عیاض مالکی رحمة الله علیه
در کتاب شفا می آرد که در میان ابوجعفر خلیفه و امام مالک در مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم مناظره افتاد
شاید که ابوجعفر در اثنای سخن آواز خود بلند کرد مالک گفت یا امیر المومنین در مسجد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
چرا آواز بلند میکنی و حق تعالی در کتاب خود قومی را ادب می نماید و میگوید لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ و قومی دیگر را مدح میکند و میفرماید اَلَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى بدانکه حرمت پیغامبر خدا صلی الله علیه وسلم بعد از موت مثل حرمت اوست
در حیات خلیفه را بگفته او اثر رقتی پدید آمده و در خضوع و استکانت افزود و گفت یا ابا عبد الله در وقت دعا
توجه بقبله کنم یا روی برسول علیه السلام آرم گفت چرا روی از پیغمبر گردانی که وسیلۂ تست و وسیلۂ پدرت آدم

صفی الله نزد خدای عز و جل استقبال به پیغامبر کن و طلب شفاعت از وی کن تا شفیع تو گردد و در باب
آداب زیارت استحباب استقبال بآنحضرت صلی الله علیه وسلم و توسل بدو و دعا در حضرت وے و
رعایت غایت ادب و نهایت خضوع مذکور گردد ان شاء الله تعالی انتهی کذا فی جذب القلوب الی دیار
المحبوب واعلم ان حرمة النبی صلی الله علیه وسلم بعد موته وتوقیره وتعظیمه لازم کما کان حال حیاته وذلک
عند ذکره علیه الصلوة والسلام وذکر حدیثه وسنته وسماع اسمه وسیرته ومعاملة آله وعترته وتعظیم اہل بیته
وصحابته وقال ابراہیم التجیبی واجب علی کل مومن متی ذکره او ذکر عنده ان یخضع ویخشع ویتوقر ویسکن من
حرکته ویاخذ فی ہیبته واجلاله بما کان یاخذ به نفسه لو کان بین یدیه ویتادب بما ادبنا الله به قال القاضی
ابو الفضل رضی الله عنه وہذه کانت سیرة سلفنا الصالح وائمتنا الماضین رضی الله عنہم حدثنا
القاضی ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمن الاشعری وابو القاسم احمد بن بقی الحاکم وغیر واحد فیما اجازونیه قالوا
اخبرنا ابو العباس احمد بن عمر بن دلہاث اخبرنا ابو الحسن علی بن فہر اخبرنا ابو بکر محمد بن احمد بن الفرج اخبرنا
ابو الحسن عبد الله بن المنتاب اخبرنا یعقوب ابن اسحاق ابن ابی اسرائیل اخبرنا ابن حمید قال ناظر ابوجعفر
امیر المومنین مالکا فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له مالک یا امیر المومنین لا ترفع صوتک فی
ہذا المسجد فان الله تعالی ادب قوما فقال لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ومدح قوما فقال
اِنّ الذین یغضون اصواتہم عند رسول الله الآیه وذم قوما فقال اِنّ الذین ینادونک
من وراء الحجرات الآیه وان حرمته میتا کحرمته حیا فاستکان لہا ابوجعفر وقال یا ابا عبد الله استقبل
القبلة وادعوام استقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ولم تصرف وجہک عنه وہو وسیلتک ووسیلة
ابیک آدم علیه السلام الی یوم القیمة بل استقبله واستشفع به فیشفعک الله قال الله تعالی ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاءوک الآیه وقال مالک وقد سئل عن ایوب السختیانی ما حدثتکم عن احد الا و
ایوب افضل منه قال وحج حجتین فکنت ارمقه ولا اسمع منه غیر انه کان اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم
بکی حتی ارحمه فلما رایت منه ما رایت واجلاله للنبی صلی الله علیه وسلم کتبت عنه وقال مصعب ابن
عبد الله کان مالک اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم تغیر لونه وینحنی حتی یصعب ذلک علی جلسائه فقیل

لہ بما فی ذلک فقال لو رأیتم ما رأیت لما انکرتم علی ما ترون ولقد کنت اری محمد بن المنکدر وکان سید
القراء لاتکاد تسئلہ عن حدیث ابدا الا یبکی حتی ترحمہ ولقد اری جعفر بن محمد وکان کثیر الدعابہ فاذا ذکر عندہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصفر الخ انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد ثانی وفی الشفا بسند جید عن ابن
حمید قال ناظر ابو جعفر المؤمنین مالکا فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالک یا امیر المؤمنین لا ترفع
صوتک فی ہذا المسجد فان اللہ تعالی ادب قوما فقال ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ
الآیہ وذم قوما فقال ان الذین ینادونک من وراء الحجرات الآیہ وان حرمتہ میتا کحرمتہ حیا فاستکان
لہا ابو جعفر وقال یا ابا عبد اللہ استقبل القبلۃ وادعوا ام استقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ولم
تصرف وجہک عنہ وہو وسیلتک ووسیلۃ ابیک آدم علیہ السلام الی اللہ تعالی یوم القیمۃ بل استقبلہ
واستشفع بہ فیشفعک اللہ تعالی قال اللہ تعالی ولو انہم اذ ظلموا الآیہ کذا فی خلاصۃ الوفا ثم توجہ
ای بالقلب والقالب مع رعایۃ غایۃ الادب فقام تجاہ الوجہ الشریف بضم التاء ای قبالۃ مواجہۃ قبرہ
المنیف متواضعا خاضعا خاشعا مع الذلۃ والانکسار والخشیۃ والوقار ای السکینۃ والہیبۃ والافتقار
غاض الطرف بتشدید الضاد المعجمۃ ای خافض العین الی قدامہ غیر ملتفت الی غیر امامہ وامامہ مکفوف الجوارح
ای مکفوف الاعضاء من الحرکات التی ہی غیر مناسبۃ لمقامہ فارغ ای عمن سوی مقصودہ ومرامہ واضعا
عن یمینہ علی شمالہ ای تادبا فی حال اجلالہ مستقبلا للوجہ الکریم ای ولو یلزم استقبالہ کونہ مستدبر للقبلۃ
لان المقام یقتضی ہذہ الحالۃ تجاہ مسمار الفضۃ ای المرکبۃ علی جدران تلک البقعۃ علی نحو اربعۃ اذرع ای یقف
بعیدا علی ہذا المقدار لا الاقل ای لانہ لیس من شعار آداب الابرار من الساریۃ ای الاسطوانۃ التی ہی عند
رأسہ الکریم ناظرا الی الارض او الی اسفل ما یستقبلہ من الحجرۃ الشریفۃ ای من جدرانہا محترزا عن اشتغال
النظر بما ہنالک من الزینۃ ای الظاہرۃ المانعۃ من شہود الزینۃ الباطنۃ الباہرۃ التی ظہورہا فی الآخرۃ متمثلا
صورۃ الکریمۃ فی خیالک بفتح الخاء ای فی تخیلات بالک لتحسین حالک مستشعرا بانہ علیہ الصلوۃ والسلام
عالم بحضورک وقیامک وسلامک ای بل بجمیع افعالک واحوالک وارتحالک ومقامک کانہ حاضر جالس
بازائک مستحضر عظمتہ وجلالتہ ای ہیبتہ وشرفہ وقدرہ ای رفعۃ مرتبتہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال فیہ

التفات بالعطف علی ثم توجہ والقول سیاتی حال کونہ مسلما ای مرید السلام مقتصدا ای متوسطا
فی رفع کلامہ کما بینہ بقولہ من غیر رفع صوت لقولہ تعالی ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول
اللہ الآیہ ولا اخفات ای بالمرۃ لفوت الاسماع الذی ہو السنۃ وان کان الاخفی اثنی علی الحضرۃ بحضور وحیا
ای بحضور قلب واستحیاء عن کثرۃ ذنب السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وہذا القدر ما ثبت
فی الاثر وقد اقتصر علیہ بعض الاکابر کابن عمر واختار بعضہم الاطالۃ من غیر الملالۃ وعلیہ الاکثر ویؤیدہ ما ورد فی
الاخبار والآثار من فضیلۃ الاکثار من الصلوۃ والسلام علی النبی المختار فلیتزید المدد من افاضۃ الانوار قائلا
السلام علیک یا رسول اللہ ای الی جمیع خلق اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ ای الجامع بین مرتبتی
المحبیۃ والمحبوبیۃ السلام علیک یا خلیل اللہ الموصوف بوصف الخلۃ وہی المحبۃ المتخللۃ من کمال المودۃ
المقتضیۃ لشہود الوحدۃ السلام علیک یا خیر خلق اللہ ای من الملائکۃ وغیرہم السلام علیک یا صفوۃ
اللہ بتثلیث الصاد والفتح افصح ای من اصطفاہ اللہ برسالتہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ بکسر الخاء
ای من اختارہ اللہ من بین بریتہ السلام علیک یا سید المرسلین کما یدل علیہ لو کان موسی حیا لما وسعہ الا
اتباعی السلام علیک یا امام المتقین ای لما اقتدی بہ جمیع الانبیاء فی لیلۃ الاسری السلام علیک یا من
ارسلہ اللہ رحمۃ للعالمین کما قال تعالی وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین السلام علیک یا شفیع
المذنبین ای من الاولین والآخرین السلام علیک یا مبشر المحسنین لقولہ تعالی وبشر المحسنین السلام علیک
یا خاتم النبیین بکسر التاء وفتحہا السلام علیک وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین فیدخل عموم سلامہم الخیار والملائکۃ
المقربین وکلہم مقربون لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون السلام علیک وعلی آلک ای اقاربک
واہل بیتک لیشمل امہات المؤمنین وموالیہ وخدمہ واصحابک اجمعین وسائر عباد اللہ الصالحین ای
من التابعین وتابعیہم الی یوم الدین جزاک اللہ عنا ای عن قبلنا لعجزنا عن القیام بما یجب علینا من الشکر
لما احسن الینا افضل واکمل ما جزی بہ رسولا عن امتہ ونبیا عن قومہ ای لکونہ اکرم الرسل المبعوث
الی خیر الامم وصلی اللہ وسلم علیک ازکی ای اطہر واعلی ای انمی ای ازید صلوۃ صلاہا علی احد
من خلقہ ای من انبیائہ وملائکتہ واصفیائہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ای شہادۃ عند

مستودعة تشهد لی بها یوم القیامة واشهد انک عبده ورسوله وخیرته ای مختاره من خلقه واشهد انک بلغت
الرسالة ای الی الامة وادیت الامانة من غیر الخیانة ونصحت الامة ای وکشفت الغمة واقمت الحجة ای
واظهرة الحجة وجاهدت فی الله حق جهاده ای من الجهاد الاکبر والاصغر فیما بین عباده وعبدت ربک حتے
اتاک الیقین ای الی ان حضرک الموت المبین وانت جامع بین مراتب تحقیق الدین من علم الیقین
وعین الیقین وحق الیقین وصلوة الله وصلواته وملائکته وجمیع خلقه من اهل سماواته وارضه ای علویاته
وسفلیاته علیک یارسول الله اللهم آته الوسیلة وهی المنزلة العلیة المختصة والفضیلة ای زیادة المزیة
والدرجة العالیة الرفیعة ای الغایة المنیفة وابعثه مقاماً محمودا الذی وعدته وهی الشفاعة العظمی فی القیامة
الکبری واعطه المنزل المقرب عندک ای فی مقعد صدق انتهی کذا فی مولانا علی القاری علی شرح
المقسط شرح المناسک اور وقت زیارت کرنے قبر شریف کے مونہہ روبروی حضرت صلی اللہ علیہ
کے کرنا اور پیٹھ طرف قبلہ کے کرنا یہ مذہب اور قول ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا اور جسنے روایت کیا کہ
وقت زیارت کرنے مین مونہہ یعنی رو بطرف قبلہ کرے یہ روایت مردود ہی چنانچہ خلاصة الوفاء
شرح المناسک مولانا علی القاری اور فتح القدیر مین ہی وقال السروجی من الحنفیة یقف عندنا مستقبل
القبلة وقال الکرمانی منهم ویقف عند رأسه ویکون وقوفه بین القبر والمنبر مستقبل القبلة وعن اصحاب الشافعی
وغیره یقف وظهره الی القبلة ووجهه الی الحضرة وهو قول ابن حنبل انتهی قال المحقق الکمال بن الهمام رحمه
الله تعالی ان ما نقل عن ابی اللیث مردود بما روی عن ابی حنیفة فی مسنده عن ابن عمر رضی الله عنهما قال
من السنة ان تاتی قبر النبی صلی الله علیه وسلم من قبل القبلة وتجعل ظهرک الی القبلة وتستقبل القبر بوجهک
ثم تقول السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته وفی المنسک الکبیر لابن جماعة مذهب الحنفیة
انه یقف للسلام عند الراس المقدس بحیث یکون علی یساره ویبعد عن الجدار قدر اربعة اذرع ثم یدور
الی ان یقف قبالة الوجه المقدس مستدبر القبلة وشذ الکرمانی من الحنفیة فقال یقف مستدبر القبر المقدس
مستقبل القبلة وتبعه بعضهم ولیس بشیء فاعتمد علی ما نقلته انتهی کذا فی خلاصة الوفا فی اخبار دار المصطفی للشیخ
السمهودی المدنی اسمه نور الدین علی بن احمد السمهودی اعلم انه ذکر بعض مشائخنا کابی اللیث ومن

کالکرمانی والسروجی انه یقف الزائر مستقبل القبلة مردود بما روی ابو حنیفة عن ابن عمر رضی الله عنهما انه قال
من السنة ان تاتی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتستقبل القبلة بوجهک ثم تقول السلام علیک ایها النبی
ورحمة الله وبرکاته انتهی ویؤیده ما قال المجد اللغوی روینا الامام ابن المبارک قال سمعت ابا حنیفة یقول قدم
ابو ایوب السختیانی وانا بالمدینة فقلت لانظرن ما یصنع فجعل ظهره مما یلی القبلة ووجهه مما یلی وجه رسول الله
صلی الله علیه وسلم وبکی غیر متباک فقام مقام فقیه وفیه علی ان هذا هو مختار الامام بعد ما کان مترددا فی مقام
المرام ولعل وجه القائلین من اصحابنا للزیارة من قبل الراس الکریم ما روی ان الناس قبل ادخال الحجرة الشریفة
فی المسجد کانوا یقفون علی بابها ویسلمون آ وابهاو یستقبل الکعبة لتعظیم جنابها علی ان الجمع بین الروایتین یمکن
کما قال عن ابن جماعة من ان مذهب الحنفیة ان یقف الزائر للسلام عند راس القبر المقدس بحیث عن یساره ثم یدور
الی ان یقف قبالة الوجه الشریف مستدبر القبلة ولا ینافی ما رواه المطرزی وغیره انتهی کذا فی ملا علی القاری علی
شرح المنقسط ثم یاتی القبر الشریف ویستقبل جداره ویستدبر القبلة علی نحو اربعة اذرع من الساریة التی
عند راس القبر فی زاویة جداره وما عن ابی اللیث رحمة الله علیه یقف مستقبل القبلة مردود بما روی ابو حنیفة
رضی الله عنه فی مسنده عن ابن عمر رضی الله عنهما قال من السنة ان تاتی قبر النبی صلی الله علیه وسلم من قبل
قبل القبلة وتجعل ظهرک الی القبلة وتستقبل القبر بوجهک ثم تقول السلام علیک ایها النبی ورحمة الله
وبرکاته الا ان یحمل علی نوع ما من الاستقبال وذلک انه علیه السلام فی القبر الشریف المکرم علی شقه الایمن
مستقبل القبلة وقالوا فی زیارة القبور مطلقا والاولی ان یاتی الزائر من قبل رجل المتوفی لا من قبل رأسه
فانه اتعب لبصر المیت بخلاف الاول لانه یکون مقابل بصره لان بصره ناظر الی جهة قدمیه اذا کان علی
جنبه فعلی هذا تکون القبلة عن یسار الواقف من جهة قدمیه علیه السلام بخلاف ما اذا کان من جهة جهة الکریم
فاذا اکثر الاستقبال الیه علیه السلام لا کل الاستقبال یکون استدبار القبلة اکثر من اخذه الی جهتها فیصدق
الاستدبار ونوع من الاستقبال وینبغی ان یکون وقوف الزائر علی ما ذکرنا بخلاف تمام استدبار القبلة واستقبا
علیه السلام فانه یصیر البصر ناظرا الی جنب الواقف وعلی ما ذکرنا یکون الواقف مستقبلا وجهه علیه السلام
وبصره فیکون اولی ثم یقول فی موقفه السلام علیک یارسول الله السلام علیک یا خیر خلق الله

السّلام علیک یاخیرۃ اللہ من جمیع خلقہ السّلام علیک یاحبیب اللہ السّلام علیک یاسید ولد آدم
السلام علیک یاایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یارسول اللہ انی اشہد ان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک
لہ وانک عبدہ ورسولہ اشہد یارسول اللہ انک بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ و
کشفت الغمۃ فجزاک اللہ خیراجزاک اللہ عنا افضل ماجزیتنا عن امتہ اللہم اعط سیدنا عبدک ورسولک
محمد الوسیلۃ والدرجۃ العالیۃ الرفیعۃ وابعثہ المقام المحمود الذی وعدتہ وانزلہ المنزل المقرب عندک انک
سبحانک ذوالفضل العظیم ویسال اللہ تعالی حاجتہ متوسلا فی حضرۃ نبیہ علیہ الصلوۃ والسلام واعظم
المسائل واہمہا سوال حسن الخاتمۃ والمغفرۃ ثم یسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشفاعۃ فیقول یارسول اللہ
اسئلک الشفاعۃ یارسول اللہ اسئلک الشفاعۃ واتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک و
سنتک الخ انتہی کذا فی فتح القدیر وذکر المجوب ام العظم قد یکون سببا فی الاجابۃ وفی العادۃ ان
من توسل بمن لہ قدر عند شخص اجاب اکراما لہ وقد یتوجہ بمن لہ جاہ الی من ہو اعلی منہ واذا جاز التوسل
بالاعمال کما صح فی حدیث الغار وہی مخلوقۃ فالسوال بہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی ولافرق فی ذلک بین التعبیر
بالتوسل اوالاستغاثۃ اوالتشفع اوالتجوہ ای التوجہ بہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحاجۃ وقد یکون ذلک بمعنی
طلب ان یدعو کما فی حال الحیوۃ اذ ہو غیر ممتنع مع علمہ بسوال من یسالہ ومنہ مارواہ البیہقی وابن ابی
شیبۃ بسند صحیح عن مالک الدار وکان خازن عمر رضی اللہ عنہ قال اصاب الناس قحط فی زمان عمرؓ
بن الخطاب رضی اللہ عنہ فجاء رجل الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول استسق لامتک فانہم
قد ہلکوا فاتاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقرئہ السلام واخبرہ انہم مسقون وقل
لہ علیک الکیس الکیس فاتی الرجل عمر رضی اللہ عنہ فاخبرہ فبکی عمر ثم قال یارب ماالوا الا ماعجزت عنہ وبین سیف
فی الفتوح ان الذی رأی ہذا المنام بلال بن الحرث احد الصحابۃ رضی اللہ عنہم وقال الامام ابوبکر بن المقری
کنت انا والطبرانی وابوالشیخ الی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنا فی حالۃ واثر فینا الجوع وواصلنا
ذلک الیوم فلما کان ذلک وقت العشا حضرت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یارسول اللہ الجوع
وانصرفت فنمت انا وابوالشیخ والطبرانی جالس ینظر فی شئ فحضر علوی معہ غلامان مع کل واحد زنبیل فیہ

شئ کثیر فجلسنا واکلنا وترک عندنا الباقی وقال یاقوم اشکوتم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی رایتہ فی
المنام فامرنی ان احمل لشئ الیکم الخ کذا فی خلاصۃ الوفا فی بیان اخبار دار المصطفیٰ ﷺ

استفتائے علماء کرام بمبئی واز ہر بلاد اجرکم اللہ تعالیٰ فی الدارین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درمیان اس مسئلہ کے کہ نداکرنا باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے اور کسی ولی کے نام سے نداکرنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا حکم اللہ

الجواب

ندا باسم خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا باسم لقب یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ولی اللہ یا
رجال اللہ کہنا درست اور صحیح ہے حدیث سنن جامع الترمذی سے اور مولانا علی القاری نے شرح حصن
حصین حرز الثمین میں اس حدیث کو مرفوع لکھا ہے جائز ہے حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا عثمان بن عمر
اخبرنا شعبۃ عن ابی جعفر عن عمارۃ بن خزیمۃ بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ادع اللہ ان یعافنی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال
فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعوا بہذا الدعاء اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک
محمد نبی الرحمۃ یامحمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی اللہم فشفعہ فی ہذا حدیث حسن صحیح انتہی کذا فی الصحیح
سنن جامع الترمذی ط ص ی ای رواہ الطبرانی وابویعلی وابن السنی کلہم عن الحسین بن واذا انفلتت
دابۃ حال افلت الشئ او انفلتت ونفلت عن فرو فی النہایۃ الانفلات التخلص من الشئ فجاءۃ من غیر
مکث فلیناد اعینوا ای اعینونی علی اخذہا واعینونی فی ردہا یاعباد اللہ المراد بہم الملائکۃ او المسلمون
من الجن اورجال الغیب المسمون بالابدال ای رواہ البزار عن ابن عباس وروی ابن السنی عن ابن
مسعود مرفوعا انتہی کذا فی مولانا علی القاری علی شرح حصن الحصین حرز الثمین وعن ابن عباس رضی اللہ
عنہما لیس یاانسان ابن ابی حاتم وعن ابن الحنفیۃ یس یامحمد البیہقی فی الدلائل انتہی کذا فی مناہل
الصفا تخریج احادیث الشفا للشیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وروی النسائی عن عثمان بن حنیف

ان اعمی قال یارسول اللہ ادع اللہ ان یکشف عن بصری فانطلق فتوضا ثم صل رکعتین ثم قل اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبی محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف عن بصری اللھم شفعہ فی قال فرجع وقد کشف اللہ عن بصری انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض حررہ العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری النفوری البشاوری النوشہری عفا اللہ عنہ وعن سائر المسلمین

المجیب مصاب ولہ اجر جمیل الراقم غلام فاروق مجددی معصومی حنفی عفی عنہ

المجیب مصیب حررہ العبد المفتقر الی مولاہ عبید اللہ مفتی جعل اللہ آخرتہ خیر من اولاہ

بالشمہ سبحانہ مسئلہ یارسول اللہ و یاشیخ عبد القادر جیلانی وغیرہ مسایل کے جواز میں فقیر نے ایک رسالہ بنام تحفہ دستگیر یہ جواب اثنا عشریہ تحریر کیا ہے جو قریب اٹھارہ سال سے چھپکر مشتہر ہوچکا ہے تفصیل ان مسایل کی اسمیں درج ہے واللہ الموفق المعین فقیر محمد ابو عبد الرحمن

الجواب صحیح والمجیب نجیح المفتقر الی ربہ القدیر محمد نذیر المعروف بہ نذیر احمد خان عفی عنہ

محمد نذیر ۱۲۹۷

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع الشریف قاضی شریف عبد اللطیف لونڈے عفی عنہ

غلام دستگیر قصوری کان اللہ لہ ۱۳۰۰

قد اصاب المجیب فیما اجاب واللہ الموفق بالحق والصواب حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الصمد مرزا محمد عفی عنہ

خادم الشرع قاضی شریف عبد اللطیف مہر جزیرہ بمبئی

الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم وعلمہ احکم حررہ سکندر عفی اللہ عنہ ۱۲

قد صح الجواب واللہ اعلم بالصواب نمقہ المفتقر الی رحمۃ ربہ الشکور عبد الغفور صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الامر کما ذکر کتبہ العبد المسکین السید عماد الدین الرفاعی عفی عنہ

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبۃ القاضی اسمعیل المہری عفا اللہ تعالی عنہ شافعی المذہب ۱۲

یقول ان المسطور حق فبالراس والعین محمد سعد اللہ الحنفی القندہاری عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہاشمیہ محرم ۱۳۰۴

عماد الدین رفاعی

ہذا المجیب نعم المصیب العبد محمد داؤد عفا اللہ عنہ پشاوری

یہ سب علماء اہل سنت والجماعۃ بمبئی ہیں ۱۲

المجیب مصیب ولہ فی الآخرۃ نصیب حررہ السید ابوبکر بن المولانا السید فضل شاہ مرحوم من سادات البخاری الساکن فی القریۃ الکجرگری من اضلاع البشاور والحال فی البلدۃ المعمورۃ البمبئی المدرس فی المدرسۃ الہاشمیہ

للہ در المجیب واللہ الموفق المصیب حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی السید حمزۃ النقوی الدہلوی

المجیب مصیب کتبہ احقر العباد محمد بدر الدین ابن المرحوم القاری محمد امیر الدین الحسینی عفی عنہ

ما اجاب المصیب فہو صحیح لاریب فیہ کتبہ سید غلام علی ابن سید میاں سلطان الحنفی الترمذی

علی شاہ

اصاب من اجاب کتبہ فقیر سید عبد الرحمن الحنفی مذہبا والقادری نسبا عفی عنہ

بدر الدین عبدہ محمد

صحیح احقر العباد احمد شاہ جیلانی القادری نقل مطابق اصل

الجواب صحیح والمجیب نجیح فقیر

المجیب مصیب لہ نصیب حررہ الفقیر سید ابو الحسن الجیلانی

المجیب اللبیب الفاضل فیہ مصیب وہو حق عند اہل السنۃ والجماعۃ کتبہ سید غلام محی الدین بن سید حسام الدین عفا اللہ عنہما

فقیر سید ابو الحسن الجیلانی ۱۲۳۵

قاضی سید غلام محی الدین بن سید حسام الدین قبالی

ہذا الحکم صحیح عند اہل السنۃ والجماعۃ حررہ محمد رحمت اللہ عفی عنہ

المجیب مصیب کتبہ فقیر عبد الرحمن عفی عنہ

محمد رحمت اللہ

من اجاب فقد اصاب حررہ محمد حسن عفی عنہ

محمد حسن ۱۲۶۶

اصاب من اجاب حررہ محمد رسول شنواری

المجیب مصیب ولہ ثواب عظیم ومن شک فیہ فقد اخطا طریق الحق فی الضلال فقیر حسن

مولوی حسن بن نور محمد عفی عنہ

المجیب مصیب ولنا ولہ فی الآخرۃ نصیب کتبہ محمد طاہر عفی اللہ عنہ

الروایۃ المذکورۃ صحیح لانہ الاستعانۃ بالتوسل جائز عند الکل ولہ عند اللہ نصیب کتبہ خادم الطلب محمد خلیل اللہ ابن مولوی احمد اللہ اہل خطہ کاشمیر

ذلک کذلک اضعف العباد محمود ابن حافظ اسمعیل مرحوم غفر اللہ لہ ولاصلہ وفرعہ واساتذتہ واشیاخہ امین یا رب العلمین

ما اجاب بہ المجیب فہو مصیب حررہ احقر طلبۃ الزمان محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بالفضل والاحسان

المجیب اللبیب الفاضل الکامل المولوی محمد مرید محی الدین سلمہ رب العلمین ہذہ المسئلۃ صحیح ومعتمد علیہ عند الفقہاء والمحدثین من اہل السنۃ والجماعۃ حررہ عبد المذنب ملا حسین بخاری

المنان الراجی الی رحمۃ اللہ الحی فقیر محمد خلیل الرحمن عفی عنہ ۱۳۰۰

نقل قرطاس فیض اساس ازمکان لوآری شریف واقعہ سند حیدرآباد

دمقبولیت رسالہ ثبوت الشفاعۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ ٹپال رسیدہ ازجناب مستطاب فیض سحاب ولایت مآب قطب المشایخ والاحباب قدوۃ السالکین عمدۃ الفاضلین پیشوای اہل الیقین سند الکاملین سید المتکلمین حضرت شیخ المشایخ والامناقب حاج الحرمین الشریفین مولانا شیخ محمد سعید صاحب والامراتب حفظہ اللہ تعالی عن جمیع المصائب والنوائب بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الثاقب زاد مجدہ وعنایۃ ودرجتہ من احقر مسکین نالایق باین نوازشات ایشان موصوف نیستم مگر اللہ تعالی جل شانہ لسان حق ترجمان خاصان خود را دربارہ من مسکین گنہ گار بمقدار ذرہ دار قبول فرماید بمنہ وکرمہ ؛

نقل اصل

حامدا ومصلیا ومسلما

بسامع لوامع مدرس احکام برجیس تدریس اسلام حامی دین متین قمر افلاک شرع مبین شمس معارف فقاہۃ قطب چرخ فصاحت حجۃ العوالم محی السنۃ والمراسم صاحب تحقیق وتدقیق حوالیہ من کل فج عمیق حاجی مولوی اولو مجی مرید محی الدین اسما وہو محی الاسلام فی ہذا الزمان مسمّا متع اللہ بہ المسلمین آمین ثم فہم میرساند وسنت سنیہ پیش کش ساختہ بانکشاف مرام می پردازد کہ رقیمہ جان وداد بعقد ثمین جواہر زواہر تحقیقات وتدقیقات مسایل خیر وسایل مزین گردید بدین استبشارات شکر بجا آورد او تعالی دائما اخوان دین را مظفر و فیروزی دہاد کہ قامع وقالع بدعات واہل آن باشند وتحریر مخجل نظیران تحریر بے نظیر در بیان نسوار ودخان موجب تائید حضرت ذی المجد والتمجید قطب الآفاق غوث الاخلاق جناب اعظم صاحب صوات علیہ البرکات والرحمات موصول ومقبول گردید باوجودیکہ قایل کراہۃ تنزیہہ آن ہستم وجمیع اہل خانقاہ از ابتلای بدآن ہنگا یم تاہم برعایت آداب طریقہ علیہ حضرات مذکورہ قدسنا اللہ بسرہ الاقدس آمنا وسلمنا گفتیم وتاویلات راسخہ آن راسخ استوادیم وبر آنچہ کلک تو بنوشت بوزیبا زانکہ تکلف است بانصاف عنبر اخلاصم وازتحقیق عمیق بتدقیق ثبوت الشفاعۃ چہ نگارد جز آنکہ گویم جنۃ قطوفہا دانیۃ لا یسمع فیہا لاغیہ فیہا عین جاریۃ وروضۃ ما نہرہا سلسال ودوختہ سجع طیرہا موزون واشتیاق مطالعہ بقیہ آن برکمال کہ کی آن صاحب کمال واکمال باقی باکمال رساند کہ شایقان را از ان جمال وطاغیان را انجال رسد

در شہر کراچی از متوسلان این خانقاہ حاجی نور محمد بن حاجی احمد معین است کہ نیک نیت دارد وبعضی مخلصان کہ شب گذاری نزدش می کنند ہر حاجتشان می پردارد زیادہ خدا تعالی بعنایات ناظر باد وبفرزندان جنہ خویش تسلیمات رسانند واز اخویم خوانند والسلام حسن الختام فقط ۳ ربیع الآخر دوشنبہ سنہ ۱۳۱۱ھ

جواب مسئلہ سیوم جواب مسئلہ تیسرے کا

الجواب تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہی کہ چومنا انگوٹھونکا اور آنکھون پر رکھنا بوقت اذان کہنے کے جو مؤذن کہتا ہی اشہد ان محمدا رسول اللہ وصلی اللہ علیک یارسول اللہ وقرۃ عینی بک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا صحیح اور درست ہی اکثر فقہا رحمہم اللہ نے مستحب لکھا ہی اور بعضے علما رحمہم اللہ نے سنت لکھا ہی اور جناب علامۂ زمان مولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری اپنے موضوعات کبیر مین لکھتے ہین کہ حدیث تقبیل ابہامین ووضع علی العینین کی سند دیلمی سے صحیح ہی اور سخاوی نے کہا لایصح ہی اور فعل امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر الصدیق کا جو حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی ہی تمہارے پر میری سنت اور بعد اوسکے سنت خلفاء الراشدین کی ہے عبارت موضوعات کبیر لمولانا علی القاری کی مطبوعہ لاہور صفحہ ۷۵ حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد علیہ السلام نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ان النبی علیہ السلام قال من فعل ذلک فقد حلت علیہ شفاعتی قال السخاوی لایصح واوردہ الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات الرحمۃ بسند فیہ مجاہیل مع انقطاعہ عن الخضر علیہ السلام وکل مایروی فی ہذا فلا یصح رفعہ البتۃ قلت اذا ثبت رفعہ علی الصدیق فیکفی العمل بہ لقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین وقیل لا یفعل ولا ینہی وغرابتہ لاتخفی علی ذوی النہی انتہی کذا فی موضوعات کبیر لمولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری ۔ وحاصل الکلام علی ہذا الحدیث انہ حدیث ضعیف لم یثبت وضعہ ولا ثبت فی روایۃ متہم بالکذب ولا کذاب

حتی من قبیل شدید الضعف والاصل عدمہ قال السخاوی فی المقاصد الحسنۃ بعد ذکر الحدیث المذکور
من طریق الصدیق وذکر الآثار المارۃ ما لفظہ ولا یصح فی المرفوع من ہذا شیٔ انتہی فعبارتہ کما تری انما تدل
علی نفی الصحۃ بقید وہو الرفع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا علی نفی الصحۃ مطلقا فلا یدل علی نفی نحو الوقف
علی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فضلا ان یکون ضعیفا اذ لا یلزم من کون الحدیث موقوفا ان یکون ضعیف
فیقال صح انتہی کذا فی الرسالۃ الضیاء واتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال اقوال
العلماء من المحدثین والفقہاء وغیرہم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترہیب بالحدیث
الضعیف واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والطلاق وغیر ذلک فلا یعمل بہا الا بالحدیث الصحیح او الحسن انتہی
کذا فی شرح اربعین لفصیح الدین الاہوری ۱۲ اور عالم علامہ حبر فہامہ شیخ احمد الطحطاوی نے شرح علی مراقی الفلاح
میں لکھا ہے کہ حدیث تقبیل ابہامین ووضع علی العینین عند قولہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کی صحیح اور مرفوع ہے
اور فعل سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہے عبارت یہ ہے **فائدہ** ذکر القہستانی عن
کنز العباد انہ یستحب یقول عند سماع الاولی من الشہادتین للنبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیک یا رسول اللہ
وعند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابہامیہ علی عینیہ فانہ صلی اللہ
علیہ وسلم یکون قائدا لہ فی الجنۃ وذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
مرفوعا من المسح العین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ
وقال اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا حلت لہ
شفاعتی وکذا روی عن الخضر علیہ السلام وبمثلہ یعمل فی الفضائل انتہی کذا فی الطحطاوی علی مراقی الفلاح
اور علامہ شامی محمد امین رحمہ اللہ الشہیر بابن العابدین رد المحتار شرح در المختار میں مستحب لکھتے ہیں اور
عبارت شامی یہ ہے تتمہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و
عند الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقول اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع
ظفری الابہامین علی العینین فانہ علیہ السلام قائدا لہ الی الجنۃ کذا فی کنز العباد اہ قہستانی ونحوہ فی
الفتاوی الصوفیۃ وفی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ فی

الاذان وانا قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ وتمامہ فی حواشی البحر للرملی عن المقاصد الحسنۃ للسخاوی وذکر
ذلک الجراحی واطال ثم قال ولم یصح فی المرفوع من کل ہذا شیٔ ونقل بعضہم ان القہستانی کتب علی ہامش
نسختہ ان ہذا مختص بالاذان واما فی الاقامۃ فلم یوجد بعد الاستقصاء التام والتتبع انتہی کذا فی رد المحتار
اور صاحب تفسیر روح البیان بھی مستحب لکھتے ہیں حم سورۃ السجدہ جلد الخامس مطبوعہ مصر میں ویستحب
ان یقول عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ قرت عینی بک یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقول اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین کما
فی شرح القہستانی انتہی کذا فی تفسیر روح البیان اور صاحب فتاوی غرائب نے بھی ثابت کیا ہے
واذا قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ اولا یقول السامع صلی اللہ علیک یا رسول اللہ واذا
قالہ ثانیا یقول السامع قرت عینی بک یا رسول اللہ ویضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف
القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ کذا فی فتاوی غرائب ۱۲ اور شیخ محدث علامہ حبر فہامہ محمد عابد سندی
مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے طوالع الانوار شرح در المختار میں ثابت کیا ہے بروایات متعددہ وفی القہستانی
معزیا لکنز العباد انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ
علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ منہا قرت عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقول اللہم
متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قائدا الی الجنۃ وفی
الفتاوی الصوفیۃ وذکر فی بعض الروایات ان من قال ذلک ونفث فی مسبحتہ وابہامہ ومسح بہما عینیہ
بین الرمد والعمی ما عاش وفی روایۃ وقبل ابہامیہ ومسح بہما عینیہ ولم یذکر المسبحۃ ولا ینفث انتہی وفی المقاصد
الحسنۃ حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدا
رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ
وسلم نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن
اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ہذا وقبل باطن انملتی السبابتین ومسح علی عینیہ فقال صلی اللہ علیہ
وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی ولا یصح وکذا ما روت ابو العباس احمد بن ابی بکر

الرداد الیمانی المتصوف فی کتاب موجبات الرحمة وعزائم المغفرة بسند فیہ عن الخضر انہ من قال
حین یسمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم ثم یقبل ابہامیہ ویجعل علی عینیہ لم تعم ولم ترمد ابدا وحکی الشمس محمد بن محمد صالح المدنی فی تاریخہ
قال ـ وی عن الفقیہ محمد بن سعد الخولانی قال اخبرنی الفقیہ العالم ابو الحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی
اخبرنی الفقیہ الزاہد البلالی عن الحسن انہ قال علیہ السلام من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ
مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم تعم ولم ترمد ابدا
وروی ان آدم علیہ السلام اشتاق الی لقاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم حین کان فی الجنة فاوحی اللہ
تعالی الیہ ہو من صلبک ویظہر فی آخر الزمان فاظہر اللہ تعالی لہ صورة محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی صفاء
ظفری الابہامیہ ومسح علی عینیہ فصار اصلا لذریتہ فلما اخبر جبریل النبی علیہ السلام ہذہ القصة قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابہامیہ ومسح علی عینیہ لم یعم ولم ترمد ابدا کذا ذکرہ العتابی فی
کتاب قصص الانبیاء، وقد نقل عن مسند الفردوس تصنیف الشیخ الامام شہردار بن شیرویہ الدیلمی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قبل ظفری ابہامیہ عند سماع اشہد ان محمدا رسول اللہ فی الاذان انا
قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنة تمام قال عنی شہردار بن شیرویہ وفق حمل الاحادیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دخل المسجد فی عشر المحرم فجلس عند اسطوانة حذاء ابی بکر رضی اللہ عنہ فقام بلال فاذن فلما اشہد ان
محمدا رسول اللہ فقبل ابو بکر رضی اللہ عنہ ظفری ابہامیہ ووضعہا علی عینیہ وقال قرة عینی بک یا رسول
اللہ فلما فرغ بلال من الاذان توجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر من فعل مثل ما فعلت یا ابا بکر غفر
اللہ تعالی ذنوبہ جدیدة وقدیمة عمدا وخطا، ونقل الضیاء من تصنیف ینسب الی قدوة المحدثین مجد الدین
فیروز آبادی باسنادہ عن الفقیہ احمد بن سلامہ عن عبد اللہ من سمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول
اللہ فاجابہ مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقبل ابہام نفسہ وامرہما علی عینیہ لم
یعم ولم یرمد ابدا ونقل ایضا عن الخضر علیہ السلام انہ من قال حین یسمع المؤذن یقول اشہد ان محمدا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد اللہ ثم یقبل ابہامیہ ویجعلہما علی عینیہ لم یعم ولم یرمد

ابدا ونقلہ قبلہ ایضا باسنادہ ان الفقیہ بن البابا ذکر ہبت الریح فوقعت حصات فی عینہ داعیاہ خروجہا
واشتد الالم فسمع المؤذن یؤذن فی بعض الایام فلما قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ قال ہذا
روایة فنزل الحصات من عینہ تلک الساعة وہذا قلیل فی فضائل سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتہی
کذا فی طوالع الانوار محشی در المختار من تصنیف الشیخ محمد عابد سندی مدنی رحمہ اللہ بدانکہ در تقبیل
روایات بسیار اند لکن بیان میکنم آنہارا کہ نزدیک آن ثقات موضوع نیست ذکر کردہ می شود عبارت
شیخ زادہ بر شرح وقایہ ان ہذا الفعل من السنة وسنة خلفاء الراشدین وان یقول اللہم احفظ
عینی ونورہما ودر صلوٰة مسعودی آمدہ ووضع الابہامین علی العینین سنة قال ابن سیرین وہو مجرب
کنت امر بہ من کان بعینیہ نوع غشاوة وفرمود ابن خلکان در تاریخ خود من فعل ذلک ودوام
علیہ من النصر علینیہ ما دام حیا انتہی مفتاح السعادة حدیث مسح العینین بباطن اعلی السبابتین عند
قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول الی آخرہ رواہ دیلمی فی مسند الفردوس عن ابی بکر الصدیق رضی
اللہ عنہ مرفوعا ابن طاہر فی التذکرة یصح حدیث من قال حین یسمع اشہد ان محمدا رسول اللہ مرحبا بحبیبی
وقرة عینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ ثم یقبل ابہامہ ویجعلہا علی عینیہ لم یعم ولم یرمد انتہی کذا فی
شرح حصن حصین فارسی آیں فقیر معترف بنادانی در بخارا در عہد جوانی از مخدوم ربانی شمس الدین محمد
قہستانی رحمة اللہ علیہ پرسیدم کہ وضع ابہامین بر عینین و بر اقامت جائز است یا نے گفتند نے
چرا کہ من سمع اسمی فی الاذان حدیث وارد شدہ است در حق اذان وتجاوز نمیکند باقامت انتہی
کذا فی غریب الروایہ" قال النبی علیہ السلام من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدا
رسول اللہ انا قائدہ الی الجنة فقیل یا رسول اللہ کیف اضع علی عین فقال ادع ظفریک علی عینیک الاتمام
کذا فی مسند الفردوس" قال وضع الابہامین علی العینین فی الاذان عند قول اشہد ان محمدا رسول اللہ
سنة" قال النبی علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان فوضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامة
وقائدہ الی الجنة انتہی کذا فی المضمرات" روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من سمع اسمی فی الاذان
ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامة وقائدہ الی الجنة انتہی کذا فی صلوٰة مسعودی جلد

دوم فی کتاب السعادہ فی معرفۃ العباد چون اشہد ان محمدا رسول اللہ بشنود بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ چون بار دوم بگوید تو بگو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ۔ ودر انگشت ابہام را بر چشم مالد واین دعا بگوید اللہم متعنی بالسمع والبصر فی صلوۃ المختنبی چون مؤذن اول بار بگوید اشہد ان محمدا رسول اللہ تو بگو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وچون دویم بار بگوید تو بگو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ بعدہ ناخن ہر دو ابہام بر چشم نہ بر طریق وضع نہ بر سبیل مد این دعا بخوان اللہم متعنی بالسمع والبصر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ انتہی کذا فی کنز العباد واعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یقال اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم قائد لہ الی الجنۃ کذا فی کنز العباد انتہی

کذا فی جامع الرموز

استفتاء بمواہیر علماء ومفتیان مکہ معظمہ زادہ اللہ تعالی شرفا

وتعظیما جو سکین نے جناب میان حاجی احمد بن عبد اللہ میمن کو عبارت موضوعات کبیر مولانا علی القاری کی تحریر کردی تھی کہ مفتیان مکہ معظمہ سے مواہیر ثبت کرا کر روانہ کرین جناب حاجی احمد صاحب موصوف نے بغرض ثبت کرانے مواہیر مفتیان حنفی وشافعی کے استفتائہ کو بسپرد اپنے نواسہ میان حاجی نور محمد مرحوم بن حاجی حامد مرحوم کے کیا چنانچہ بعد ثبت مواہیر کے میان صالح محمد بن حاجی احمد صاحب کو بذریعہ ڈاک بماہ رمضان پہونچا انھون نے فورا لا کر دیا جسکی نقل مطابق اصل یہ ہے ؛

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد علیہ السلام نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ان النبی علیہ السلام قال من فعل ذلک فقد حلت علیہ شفاعتی قال السخاوی لا یصح واوردہ الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات الرحمۃ بسند فیہ مجاہیل

مع انقطاعہ عن الخضر علیہ السلام وکل ما یروی فی ہذا فلا یصح رفعہ البتۃ قلت واذا ثبت رفعہ علی الصدیق فیکفی العمل بہ لقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین وقیل لا یفعل ولا ینہی وغرابتہ لا تخفی علی ذوی النہی موضوعات کبیر لمولانا علی القاری ؛ حررہ العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی عفی عنہ القادری الغفوری البشاوری ثم النوشہری

الحمد لمن ہو بہ حقیق ومنہ استمد العون والتوفیق ہکذا رأیت ما ذکر فی موضوعات ملا علی القاری الکبری رحمہ اللہ ونفعنا بعلومہ؛

کتبہ خادم الشریعۃ راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا کان اللہ لہما حاکما لکل مسلما

الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ والسالکین نہجہم بعدہ اللہم ہدایۃ للصواب فی فتاوی العلامۃ الشیخ احمد الدمیاطی عن الحافظ السخاوی ما نصہ ولم یصح فی المرفوع من کل ہذا شئ لکن حکی ان بعض الصالحین کان یقبل ابہامیہ ویضعہما علی عینیہ عند الاذان ثم ترک ذلک لان الحدیث تکلم فیہ فرمد ثم رأی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لہ لای شئ ترکت ما کنت تقول فقال لان الحدیث تکلم فیہ فقال اما یکفیک ان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعاد لما کان یفعل فلم یرمد بعد واللہ اعلم انتہی ما فی الفتاوی المذکورۃ وفی کتاب القلائد للعلامۃ عبد اللہ باقشیر عن ابی مخرمۃ وقد روی حدیث من بلغہ عنی فضیلۃ فعمل بہا کان لہ ذلک وان لم اقلہ انتہی وہو یؤید الرؤیۃ المذکورۃ واللہ سبحانہ تعالی اعلم رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشائخہ واخوانہ ومحبیہ وجمیع المسلمین؛

شیخ العلماء

جناب مستطاب فحول زمان متبحر دوران کامل التحریر شیخ العلماء مکہ معظمہ ومفتی مذہب الشافعیہ رحمہم اللہ نے جو قصہ خواب کا تحریر کیا ہے کہ ایک شخص انگوٹھون کو چومتا تھا پھر چھوڑ دیا انکی آنکھون مین درد شروع ہو گیا خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون ترک کیا انگوٹھون کا چومنا عرض کی خدمت شریف مین کہ حدیث مین کلام ہے حضرت

یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ وہ بس تھا پس دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب مین بموجب حدیث بخاری اور جامع صحیح
سنن الترمذی صحیح ہی کہ شیطان بصورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ہوسکتا یہ ہی عبارت صحاح کی:
باب من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ عن یونس عن الزہری قال حدثنی
ابو سلمة ان ابا ہریرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة ولا
یتمثل الشیطان بی حدثنا معلی بن اسد قال حدثنا عبد العزیز بن مختار قال حدثنا ثابت البنانی: عن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتخیل بی ورؤیا
المومن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة انتہی الخ کذا فی الصحیح البخاری: حدثنا بندار اخبرنا عبد الرحمن
بن مہدی اخبرنا سفین عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی
المنام فقد رانی لا یتمثل الشیطان بی وفی الباب عن ابی ہریرة وابی قتادة وابن عباس وابی سعید
وجابر وانس وابی مالک الاشجعی عن ابیہ وابی بکرة وابی جحیفة ہذا حدیث حسن صحیح انتہی کذا فی جامع
سنن الترمذی: قال عبد اللہ بن المبارک من تہاون بالادب عوقب بحرمان السنن ومن تہاون
بالسنن عوقب بحرمان الفرائض ومن تہاون بالفرائض عوقب بحرمان المعرفة انتہی کذا فی کنز العباد
ورق ۱۲ قلمی حررہ العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین عفا اللہ عنہ

صفحہ ۱۰۲۰ مطبوعہ مجتبائی

صفحہ ۹۴ مطبوعہ کشوری

استفتای علماء بمبئی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وازہر بلاد اجرکم اللہ تعالیٰ

علمای دین متین شرع مبین کیا فرماتے ہین درمیان اس مسئلہ کے کہ موذن بروقت اذان کہنے کے
جب شہادتین پر آیا اور کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرت عینی بک
یا رسول اللہ کہنا اور انگوٹھونکا چومنا اور آنکھون پر رکھنا درست ہی یا نہ اور جو شخص کہتا ہی کہ انگوٹھونکا
چومنا اور آنکھون پر رکھنا جائز نہین اور حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہین پس یہ قول اسکا صحیح ہی
یا نہ: علمای دین متین شرع مبین چہ میفرمایند درین مسئلہ موذن کہ اذان میگوید ہرگاہ در شہادتین
آمد وگفت اشہدان محمدا رسول اللہ سامع بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرت عینی بک یا رسول

اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتن جائز ہست یا نہ وبوسہ کردن ناخن انگشت نر او نہادن بر چشم صحیح است
یا نہ وکسیکہ می گوید کہ تقبیل ابہامین ووضع علی العینین جائز نیست کہ درین باب حدیث صحیح ومرفوع
ثابت نشدہ این قول صحیح است یا نہ: بینوا وتوجروا رحمکم اللہ تعالیٰ

الجواب تحقیق اس مسئلہ کی یہ ہی کہ انگوٹھون کا چومنا اور آنکھون پر رکھنا وقت اذان کہنے
کے جبکہ موذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ پس صلی اللہ علیک یا رسول اللہ قرت عینی بک یا
رسول اللہ کہنا اور چومنا انگوٹھون کا اور آنکھ پر رکھنا صحیح اور درست ہی اکثر فقہا نے مستحب لکھا ہی
نزدیک بعض علماء کے سنت ہی اور طحطاوی علی مراقی الفلاح مین ہے کہ حدیث مسند دیلمی سے
ثابت ہی اور فعل امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے ثابت کیا ہی اور مرفوع لکھا ہی
اور اسوجہ سے شیخ محمد عابد سندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے طوالع الانوار محشی در المختار مین تحریر
کیا ہی اور مولانا علی القاری نے موضوعات کبیر مین لکھا ہی حدیث تقبیل الابہامین ووضع علی
العینین مسند دیلمی سے ثابت کیا ہی اور سخاوی نے کہا ہی کہ حدیث صحیح نہین اور مرفوع ہونا
فعل امیر المومنین سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ثابت کیا ہی اور کہا ہی کہ پس کافی
ہی ہمکو عمل کرنا بفعل جناب امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ سنت خلفاء الراشدین کی میری سنت ہی اور کہا عبد الکریم بن فصیح الدین
لاہوری نے شرح اربعین مین کہ حدیث کا مرفوع ہونا حلال اور حرام مین سند ہی اور فضائل اعمال مین
حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز اور افضل ہی اور یہ مسئلہ اکثر کتابون مین ہی تفصیل رد المختار طحطاوی
علی مراقی الفلاح کنز العباد جل الحدیث طوالع الانوار شرح در المختار مضمرات صلوۃ مسعودی
فتاوی غرائب جامع میر سید شریف خالصۃ الحقائق مفتاح الجنان خزانۃ الروایات جامع
الرموز تفسیر روح البیان مسند فردوس ارشاد الطالبین مفتاح السعادۃ غریب البدایۃ
شرح مختصر میر سید علی ہمدانی: جامع المتفرقات: شرح وقایہ: شرح اربعین صحیح الترمذی
رسالۃ الضیر فتاوی علامہ دمیاطی صحیح بخاری موضوعات کبیر سنن ابوداؤد شرح حصن حصین:

الجواب تحقیق این مسئلہ ہمین است کہ مؤذن اذان میگوید واشہد ان محمدا رسول اللہ گفت پس سامع بگوید
صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و بوسہ کند ہر دو ابہام یعنی انگشت نر خود را و بر چشم نہد اکثر فقہا این فعل را
مستحب نوشتہ و بعضی سنت گفتہ اند و مولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری در موضوعات کبیر آوردہ است
کہ حدیث تقبیل ابہامین و وضع علی العینین بسند دیلمی مرفوع گفتہ است و سخاوی لا یصح گفتہ است از لفظ
لا یصح موضوع بودن اثبات نمیکند البتہ ضعف پیدا میکند لکن تحریر کردہ است کہ فعل امیر المؤمنین سیدنا ابی بکر
الصدیق رضی اللہ عنہ مرفوع است یعنی ثابت است پس کافی است ما یان را عمل کردن بقول امیر المؤمنین
سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است بر شمایان سنت من و بعد از ان
سنت خلفاء الراشدین انہم سنت من است یعنی قول و فعل خلفاء الراشدین ہم سنت است و مرفوع
بودن حدیث در انجاست کہ احکام حلال و حرام باشد و در فضایل اعمال بر حدیث ضعیف ہم صحیح است فقط
عبارات کتب این است ؛ ویستحب[1] ان یقول عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ تعالی علیک
یا رسول اللہ و عند سماع الثانیۃ قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری
الابہامین علی العینین کما فی شرح القہستانی کذا فی التفسیر روح البیان من جلد الخامس فی سورہ حم السجدۃ
قال[2] النبی علیہ السلام من وضع ابہامیہ علی عینیہ حین قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ انا قائدہ الی الجنۃ
فقیل یا رسول اللہ کیف اضع علی عین فقال اضع ظفریک علی عینیک ولا تمد ہا کذا فی مسند الفردوس ؛ و
اعلم[3] انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و عند سماع الثانیۃ
منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقال اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ
صلی اللہ علیہ وسلم قائدا الی الجنۃ کذا فی کنز العباد انتہی کذا فی جامع الرموز ؛ فی[4] المنہاجیۃ وصلوۃ النخشبی فی
الحدیث من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ
فی مقدمۃ الصلوۃ ؛ چون نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر بشنود وابہام بوسد بر دو دیدہ نہد فی قصص الانبیاء
ومونس الاسرار ان آدم اشتاق لقاء محمد علیہ الصلوۃ والسلام حین کان فی الجنۃ فاوحی اللہ تعالی الیہ من صلبک
فظہر فی آخر الزمان فسال اللہ تعالی لقائہ فاظہرہ اللہ تعالی وجہ محمد علیہ السلام فی صفاء ظفری آدم علیہ السلام

مثل المرآۃ فاذا نظر فی صفاء ظفری ابہامیہ ورآی وجہ محمد علیہ السلام فقبل ظفریہ ومسح علی عینیہ فصار اصل الذریۃ
فاذا اخبر علیہ السلام بہذہ القصۃ فقال النبی علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان فقبل ظفری ابہامیہ علی عینیہ لم تعم
ابدا انتہی کذا فی خزانۃ الروایات ؛ فی[5] کتاب السعادۃ فی معرفۃ العباد چون اشہد ان محمدا رسول اللہ بشنود
بگوید صلی اللہ علیک یا رسول اللہ چون دوم بار بشنود بگوید قرۃ عینی بک یا رسول اللہ و دو نر انگشت
را بر چشم ماند واین دعا بگوید اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر فی صلوۃ النخشبی چون مؤذن اول بار بگوید اشہدان
محمدا رسول اللہ تو بگو صلی اللہ علیک و چون بار دوم بگوید تو بگو قرۃ عینی بک یا رسول اللہ بعدہ ناخن
ہر دو ابہام بر چشم نہ بر طریق وضع نہ بر سبیل مد واین دعا بخوان اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ و
قائدہ الی الجنۃ انتہی کذا فی کنز العباد ؛ وچون[6] اشہد ان محمدا رسول اللہ گوید سامع ہر دو انگشت ابہام را بر ہر دو
چشم بنہد یعنی ناخن ایشان را بر دیدہ برو ارد و بدان ناخن نظر کند حق تعالی چہار ہزار کبیرہ او را عفو کند و در قرآن
خوانی مسطور است کہ این انگشت نہادن سنت است ترک نمیتوان کرد و ہر کہ بجای آرد در عرصہ عرصات حضرت
رسالت پناہ او را چنان طلب کند کہ کسی گم شدہ خود را بطلبد و بگوید قرۃ عینی بک سیدی و مولائی ویا این
گوید صدق یا رسول اللہ و بعضی گفتہ اند کہ سنت بابا آدم علیہ السلام است کہ روزی آرزوی کرد کہ اگر جمال
محمد صلعم میدیدمی چہ خوش بودی فرمان حضرت عزت شد کہ بر ہر دو ناخن خود نظر کن چون نظر نمود جمال جہان
آرای حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دران دید ناخن ہا را بر چشم نہاد و گفت صدق یا رسول اللہ قرۃ عینی بک سیدی
و مولائی انتہی کذا فی ارشاد الطالبین ؛ واذا[7] قال المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ اولا یقول السامع صلی
اللہ علیک یا رسول اللہ واذا قالہ ثانیا یقول السامع قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ویضع ابہامیہ علی عینیہ
ویقول اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر وفی الحدیث من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی
صفوف القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ کذا فی فتاوی غرائب ؛ قال[8] وضع الابہامین علی العینین فی الاذان عند
قول اشہد ان محمدا رسول اللہ سنۃ ؛ قال النبی علیہ السلام من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علی عینیہ
فانا طالبہ فی صفوف القیامۃ وقائدہ الی الجنۃ انتہی کذا فی صلوۃ مسعودی جلد دوم عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم انه قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة وقائده الی الجنة
انتہی کذا فی صلوة مسعودی جلد دویم ؛ نقل از مشایخ کبار ہرکہ در بانگ نماز چون مؤذن بگوید اشہد ان محمدا
رسول اللہ او این کلمات بگوید مرحبا بحبیبی قرة عینی بک یا رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
وبر دو ناخن نر انگشت بر ہر دو چشم بنہد او را ہمہ عمر چشم درد نیاید وچون مؤذن اول بگوید اشہد ان محمدا رسول اللہ
توبگوی صلی اللہ علیک یا رسول اللہ چون دویم بار بگوید بگو قرة عینی بک یا رسول اللہ بعده ناخن ہر دو ابہام
بر چشم نہد بر طریق وضع ذبر سبیل مد واین دعا بخواند اللہم متعنی بالسمع وبالبصر حضرت رسالت علیه السلام میفرمایند
من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیه علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة وقائده الی الجنة یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم می فرماید ہرکہ بشنود نام من در بانگ نماز وبنہد ہر دو ناخن نر انگشت بر ہر دو چشم پس من
در طلب او باشم در صفہای قیامت وروان کنم سوی بہشت ہر دو ناخن نر انگشت بر ہر دو چشم نہد و
لکن نکند و بوسد انتہی کذا فی خالصة الحقائق ؛ ذکر القہستانی عن کنز العباد انه یستحب ان یقول عند سماع
الاولی من الشہادة للنبی صلی اللہ علیه وسلم صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیة قرت عینی بک
یا رسول اللہ اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ابہامیه علی عینیه فانه صلی اللہ علیه وسلم یکون قائدا له فی الجنة
وذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه مرفوعا من مسح العینین بباطن انملة السبابتین
بعد تقبیلہما عند قول المؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ وقال اشہد ان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ وبالاسلام
دینا وبمحمد صلی اللہ علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی وکذا روی عن الخضر علیه السلام وبمثله یعمل فی الفضائل انتہی کذا
فی الطحطاوی علی مراقی الفلاح ؛ حدیث مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن
اشہد ان محمدا رسول اللہ مع قوله اشہد ان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد علیه السلام
نبیا ذکره الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من فعل ذلک فقد
حلت علیه شفاعتی قال السخاوی لا یصح واورده الشیخ احمد الرداد فی کتابه موجبات الرحمة بسند فیه مجاہیل
مع انقطاعه عن الخضر علیه السلام وکل ما یروی فی ہذا فلا یصح رفعه البتة قلت واذا ثبت رفعه علی الصدیق
فیکفی العمل به لقوله علیه السلام علیکم بسنتی وسنة خلفاء الراشدین وقیل لا یفعل ولا ینہی وغرابته لا تخفی

علی ذوی النہی انتہی کذا فی موضوعات کبیر لمولانا علی القاری ؛ وفیما اجتمع علیه الجمہور لا یعتبر خلاف البعض ش
ذکر فی اصول الفقه ان العلماء اختلفوا فی ان الاجماع ہل ینعقد باتفاق اکثر المجتہدین اولا بد من اتفاق الکل فنفی
الہدایة اختیار ان اتفاق الاکثر کاف نفی مقابلة اتفاق الاکثر لا یعتبر خلاف الاقل ففی کتب الاصول الفقه یجوز
ذلک المذہب انتہی کذا فی شرح الوقایة ؛ واتفق العلماء علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال قال
العلماء من المحدثین والفقہاء وغیرہم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترہیب بالحدیث الضعیف
واما الاحکام کالحلال والحرام والبیع والطلاق وغیر ذلک فلا یعمل بہا الا بالحدیث الصحیح او الحسن الا ان یکون
فی احتیاط شیء من ذلک کما انه ورد حدیث ضعیف بکراہة بعض البیوع او الانکحة فانه المستحب ان یتنزه عنه
ولکن لا یجب اعتقاد کراہته کذا ذکره المصنف انتہی کذا فی الشرح اربعین لفصیح الدین بن عبد الکریم اللاہوری
حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشہری عفی عنه ؛

نقل مواہیر

۱ — قد اصاب المجیب وله فی الجزاء نصیب کتبه خادم الشرع الشریف قاضی شریف عبد اللطیف قاضی عشتہر بمبی عفی اللہ تعالی عنه وعن سائر المسلمین ؛

(مہر) الف اللطیف خادم الشرع قاضی شریف عبد شہر جزیرہ بمبی

۲ — الجواب صحیح ومعتمد کتبه خادم الشرع القاضی اسمعیل الجلمانی الشافعی عفا اللہ تعالی عنه وعن والدیه وعن استاذیه وعن جمیع المؤمنین آمین یا رب العالمین

(مہر) بفضل اللہ الجلیل خادم الشرع قاضی اسمعیل لمنتہسک ۱۲۹۴

۳ — الجواب صحیح کتبه خادم الطلبه القاضی اسمعیل المہری غفا اللہ عنه

۴ — الجواب صحیح والمجیب نجیح جزاه اللہ عنی وعن سائر المسلمین المقتصر الی ربه القدیر محمد نذیر المعروف نذیر احمد خان

(مہر) محمد نذیر احمد ... ۱۲۹۴

باثمرہ بجانز جمع بحار الانوار ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک اذان ... مرحبا بحبیبی قرة عینی محمد بن عبد اللہ صلعم پڑھکر انگوٹھونکا ناخن چومکر آنکھوں پر رکھنے سے آنکھونکو درد اور نابینائی سے حفاظت رہتی ہے مشائخ نے اسکا تجربہ کیا ہے فقیر بھی ایسا کرتا ہے ...

قال فی المسائل الملفوظة حدثنا الفقیه صدیق الصدوق الصالح الازکی
الاوفی المجتهد المجاور بالمسجد الحرام المتجرد الارضی صدر الدین سعید ثنا
الصالح بهاؤ الدین عثمان بن علی الفارسی قال لقیت الشیخ المفنن المفسر المحدث
المشهور الفضائل نور الدین الخراسانی بمدینة شیراز وکنت عنده وقت الاذان
فلما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل الشیخ
نور الدین رح ابهامی یدیه الیمنی والیسریٰ والمسح بالظفرین اجفان عینیه
عند کل تشهد مرة بدء بالموق من ناحیة الانف وختم باللحاظ من ناحیة الصدغ
فقال سالته من ذلك فقال انی کنت افعله من غیر روایة حدیث ثم ترکته
فمرضت عینائی فرایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام فقال لم
ترکت مسح عینیك عند ذکری فی الاذان ان اردت ان تبرء عیناك فعد
الی المسح او کما قال فاستیقظت ومسحت وبرئت عینائی ولم یعاودنی مرضهما
الی الآن انتهی مختصرا من شرح مختصر خلیل العلامة الخطاب رحمة الله
وصلی الله تعالی علی خیر خلقه سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی آله وصحبه اجمعین
نمقه العبد المفتقر الی الله الشکور عبد الغفور صانه الله عن الآفات والشرور

نقل مکتوب مرغوب محبوب بمع استفتائی چند مسائل از جناب فیضمآب جامع المعقول والمنقول
حاوی الفروع والاصول مقتدائی زمان وحید الاوان مجیب النواد در مولانا مولوی غلام قادر
صاحب والا مراتب زاد مجده ومرتبته که برای من احقر نالائق تحریر کرده است این نوازشات
ایشان الله تعالی مقبول بارگاه خود گرداناد که از لسان فیض ترجمان خاصان خوش صادر
گردیده است این است اصل مکتوب واستفتاد   نقل اصل مکتوب بمع استفتاء چند مسائل

بخدمت فاضل اجل وعارف کامل سند آرای اتقاد الشرع مولوی محمد محی الدین
صاحب سلمکم الله تعالی   بعد از هدیه سلام مسنون وداد مشحون کاشف المضمون که

مکتوب سامی اولا در بهره رفته از انجا بذریعه حاجی احمد الدین صاحب در لاهور آمده سرور
الوقت فرمود رساله های جناب در بهره رسیده باشند مرا معلوم نیست بعد چند روز
در بهره خواهم رفت حسب الارقام سامی استفتای نوشته شده چونکه حواله های کتب معتبره
موجود اند حاجت تکثیر دستخطهای نیست خود جناب را روشن است که بهوای زمانه متغیر
شده اعتبار ملایان نمانده وفهم وادراک اوشان مخبوط شده رای فقیر همین است که
هرگاه مسئله بحواله کتب تحریر شد باز احتیاج تصدیق نماند ملایان جاهلان تکبر میشوند که
فتوی بدون دستخط ما جاری نمیشود خواه مخواه تعویق وتسویف درمیان آرند وافتخار بیهوده نمایند

زیاده والسلام   ماقولکم معشر الحنفیة سلمکم الله تعالی

در تقبیل الابهامین وقت استماع واشهد ان محمدا رسول الله در اذان مستحب است یا سنت
ودر ندای انبیاء واولیاء بلفظ یا واستمداد از انبیاء واولیاء واستماع مزامیر مع التطریب والجلاجل
وترک شوارب ووضع الیدین تحت السرة در نماز احکام جمله سوالات مفصل بدلیل شرعی بیان
شوند جزاکم الله تعالی   الجواب بعون الملک الوهاب   (از ترجمه شامی صفحه ۲۹۰ ما)
تقبیل الابهامین بر وقت شنیدن اشهد ان محمدا رسول الله از مؤذن ونهادن بر دو چشم مستحب
وعند استماع الشهادة الاولی صلی الله علیك یا رسول الله گفتن ودر دوم اللهم متعنی بالسمع
والبصر گفتن هر کس که چنین کند صلی الله علیه وسلم اورا در جنت داخل خواهد فرمود در کتاب
کنز العباد وقهستانی ودر کتاب فردوس است که هر کس که چنین کند حضرت صلی الله علیه وسلم
اورا داخل در صفوف جنت خواهد فرمود ودر حواشی بحر که از رملی است بحواله مقاصد حسنه تمام
وکمال تقریر فرموده اند جراحی ضعف این حدیث می گوید باکی ندارد چرا که تصحیح چندین
متقدمین مبنی بر علم اوشان است وجرح جراحی بر بیعلمی خود   ندای هم ازین جواب
معلوم شد که جائز است   ودر کتاب بهجة الاسرار مسطور است که حضرت غوث الاعظم قدس الله
سره العزیز فرموده   من استغاث بی فی کربة کشفت عنه   ومن نادانی باسمی فی شدة

فُرِجَتْ عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قُضِیَتْ لہ یعنی ہر کہ استغاثہ از من کند
در سختی ازو دور شود وہر کہ نام مرا بآواز بلند گوید درحالت شدۃ آن شدت کشادہ شود
وہر کہ مرا وسیلہ گرداند بوی خداوند عزوجل درحاجتی آن حاجت او روا شود ودر در المختار
صـ ٥٣٠ وفی البزازیۃ استماع صوت الملاہی کضرب قصبب ونحوہ حرام لقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر ای بالنعمۃ یعنی شنیدن مزامیر
حرام ست ولذت گرفتن کفران نعمت پروردگار ست وشوارب بریدن سنت وگذاشتن
آن تشبہ بکفار ست درمشکوٰۃ صـ ٣٦٢ حدیث از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروی ست
و در نماز وضع یدین تحت السرۃ سنت ست امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ در جامع الاصول
از رزین ناقل ست کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمودہ من السنۃ وضعہما تحت السرۃ واین حدیث
را ترمذی ہم آوردہ ونوشتہ کہ امر درین واسع ست ودر شامی صـ ٣٤٤ ج ١ نیز این حدیث
مذکور ست ودر تفسیر کبیر بذیل آیۃ کریمہ فصل لربک وانحر نیز از حضرت علی رضی اللہ عنہ
مروی ست این حدیث را موضوع گفتن ہذیان ست حررہ فقیر غلام قادر عفی عنہ

از لاہور مسجد بیگم شاہی مستی دروازہ

جواب مسئلہ چہارم جواب مسئلہ چوتھے کا جو قراءت کرنا یعنی پڑھنا

مولود شریف کا سنت ہی اور احادیث صحاح سے ثابت ہی اور بآواز بلند پڑھنا بھی صحیح ہے
چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ جو اشعار متضمن توحید
الٰہی ونعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہین صحیح ہے اور عبارت فتح العزیز کی یہہ ہے
احکام مسجد کے بیان مین ششم آنکہ در مسجد حتی المقدور خرید وفروخت ودیگر معاملات دنیا
مثل اجارہ واستصناع نکند ومردم را باید کہ در مسجد قبل از نماز جمعہ حلقہ حلقہ نشستہ بسخنان دنیا
وہزلیات بیفائدہ وذکر اخبار امرا وسلاطین نشوند بلکہ ہمہ بر شکل نماز متوجہ بقبلہ نشستہ مشغول
بذکر باشند وچیزی گم شدہ را در مسجد بآواز بلند نجویند بلکہ آواز خود را بلا موجب در مسجد بلند نکنند

واطفال بیہوش را ومجنونان را در مسجد درآمدن ندہند وسلاح در مسجد نیارد ودر ازدحام مصافحہ
نذارد ومصادمہ نکنند وخانہ جنگی ننمایند وفقیران را در مسجد سوال کردن ودادن فقیران را اگر در
مسجد سوال کنند مکروہ ست تا باین فعل خوگر نشوند وخواندن اشعار در مسجد ممنوع ست مگر شعری
کہ متضمن توحید باریتعالی است ونعت پیغمبر علیہ السلام یا مشتمل بر وعظ ونصایح باشد الخ انتہیٰ
کذا فی التفسیر فتح العزیز فی سورۃ البقر اور اس بیان مولود شریف مین دس وصل مرتب ہوئے
وصل اول دربیان مولود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل دوم دربیان قصہ
آبا واجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل سوم بیان خیر القرون کا جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے لسان حق ترجمان معجز بیان سے فرمایا ہی احادیث صحاح سے ثابت ہی وصل
چہارم دربیان اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل اپنا منبر پر کھڑا ہوکر کیا ہی وصل
پنجم دربیان صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توریت اور انجیل مین ہی وصل ششم دربیان منع
حکم تکفیر بر والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بر جمیع آبای وی صلی اللہ علیہ وسلم تا آدم علیہ
السلام بلکہ زندہ ہونا اور ایمان لانا والدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعض محققین محدثین کے
نزدیک ثابت ہی اور فقہا سے بھی ثابت ہی وصل ہفتم دربیان احیای انبیاء علیہم السلام وسماع موتی
مسلمین ثابت ہی احادیث سے وصل ہشتم دربیان آنکہ مولود شریف بدعت حسنہ ہی یا سیئہ
وصل نہم دربیان قیام کرنا عند ذکر مولدہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم کے وصل دہم دربیان
استفتاء علماء حرمین شریفین کا جو فاضل اتم عالم اجل مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہ آبادی
نے کتاب الدرر المنظم فی حکم مولد النبی المعظم مین لکھا ہی **وصل اول** دربیان

وصل اول

مولود شریف یعنی ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو احادیث صحیح سنن جامع الترمذی سے
ثابت ہی باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا محمد بن بشار العبدی اخبرنا وہب بن
جریر اخبرنا ابی قال سمعت محمد بن اسحاق یحدث عن المطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ
عن ابیہ عن جدہ قال ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل وسئل عثمان بن عفان

قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد قال ورایت خذق الطیر اخضر محیلا ہذا حدیث
حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن اسحٰق انتہی کذا فی سنن جامع الترمذی ترجمہ حدیث
شریف کا یہہ ہی کہ فرمایا قیس بن مخرمہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
ذکر بیان فرمایا ہی اس طرح پر کہ ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوا ہین اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال قصہ اصحاب فیل کا واقع ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ قباث بن اشیم صحابی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکبر منی وانا اقدم منہ یعنی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھہ سے بڑے ہین لیکن پیدائش مین مین
مقدم ہون انتہی معنی حدیث سنن جامع الترمذی این ست دربیان ولادت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کہ گفت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالی عنہ باینطریق کہ پیدا شدم من ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم درسالیکہ قصہ اصحاب فیل واقع بود وگفت وسوال کرد حضرت عثمان رضی اللہ تعالی
عنہ از قباث بن اشیم کہ تو کلان ہستی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس گفت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم از من کلان ست ومن در پیدائش از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش بودم انتہی

وصل دوم دربیان آبا واجداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ مین صلب پاک اور رحم کرم سے ہون چنانچہ احادیث سے ثابت ہی چنانچہ شفاء
قاضی عیاض جلد الاول مین ہی وعن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش
بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم قال الترمذی وہذا حدیث صحیح وفی حدیث ابن عمر رواہ الطبری
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی اختار خلقہ فاختار منہم بنی آدم ثم اختار بنی آدم فاختار
منہم العرب ثم اختار العرب فاختار منہم قریشا ثم اختار قریشا فاختار منہم بنی ہاشم ثم اختار بنی ہاشم

فاختارنی فلم ازل خیارا الا من احب العرب فبحبی احبہم ومن ابغض العرب فببغضی ابغضہم
وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ تعالی قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح
ذلک النور وتسبیح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی صلبہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاہبطنی اللہ تعالی الی الارض فی صلب آدم وجعلنی فی صلب نوح وقذف بی فی
صلب ابراہیم ثم لم یزل اللہ تعالی ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ والارحام الطاہرۃ حتی اخرجنی من
بین ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط ویشہد بصحۃ ہذا الخبر شعر العباس المشہور فی مدح النبی صلی اللہ
علیہ وسلم انتہی کذا فی الشفاء قاضی عیاض جلد الاول حدثنا خلاد بن اسلم البغدادی اخبرنا محمد بن
مصعب فا الاوزاعی عن ابی عمار عن واثلہ ابن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل بنی کنانۃ واصطفی من بنی کنانۃ قریشا واصطفی من قریش
بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم ہذا حدیث صحیح انتہی کذا فی السنن جامع الترمذی من فضل النبی
واثلہ بکسر مثلثہ بن الاسقع وسین مہملہ وقاف صحابی مشہور ست قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل بدرستی خدا تعالی برگزید کنانہ را کہ پنج کس از
اسمعیل بچند واسطہ ست بعد از اسمعیل وپیش از قریش ست بدو واسطہ واصطفی قریشا من کنانہ
وبرگزیدہ قریش را کہ اولاد نضر بن کنانہ ست مشہور در تسمیہ قریش آنست کہ آن نام دابہ بحریہ ست
کہ در غایت قوت وزور ست ودر صحاح از ابن عباس رضی اللہ عنہما آوردہ کہ گفت قریش را از آن
جہت قریش نام کردند کہ در دریا ماہی ست کہ آنرا قریش میگویند بخورد او ماہیانرا ونمی خورد او را ہیچ
ماہی وغالب وبلند نمی گردد بروی ہیچ یکی از انہا ووجوہ دیگر نیز در قاموس مذکور ست واصطفی من قریش بنی
ہاشم وبرگزید از اولاد قریش ہاشم وپسران او را واصطفانی من بنی ہاشم وبرگزیدہ مرا از پسران ہاشم پس وی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدگان وخلاصہ خلاصہا باشد رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی
ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ ودر روایت ترمذی
اینقدر زیادہ کردہ کہ خدا تعالی برگزید از اولاد ابراہیم اسمعیل را بعد از ان از اولاد اسمعیل کنانہ را

الخ انتہی کذا فی الشیخ عبد الحق الدہلوی فی الشرح المشکوۃ جلد الرابع **وصل سوم** در بیان خیر قرون
جو احادیث صحاح سے ثابت ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون
بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری انتہی کذا فی المشکوۃ عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا گفت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم برانگیختہ شدہ وفرستادہ شدہ ام من از بہترین طبقات فرزندان آدم قرنی بعد از قرنی یعنی
در ہر قرن در صلبہای پدران می گشتم وقرن طبقہ مردم در یک زمان کہ قریب یکدیگر باشند چنانکہ
صحابہ وتابعین وتبع تابعین امثال آن ومراد خیر قرون بنی آدم ہر طبقہ ایست کہ پدران آنحضرت در آن
[illegible] بودند وآنحضرت در اصلاب آنہا بود چنانکہ بعد از اسمعیل علیہ السلام کنانہ بود وقریش بود وعبد
[illegible] از وی ہاشم بود [illegible] حتی کنت من القرن الذی کنت منہ تا آنکہ شدم از قرنی کہ شدم از وی ومعنی خیریت
محمول است بر خصایل حمیدہ وفضایل [illegible] کہ در متعارف عقلاء اہل کرم را مدح کنند نہ باعتبار
دین وایمان کذا قالوا واین در قرون ست اما آبای کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس ہمہ
ایشان از آدم تا عبد اللہ طاہر ومطہر اند از دنس کفر ورجس شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہ ام از
اصلاب طاہرہ بارحام طاہرہ ودلایل دیگر کہ متاخرین علمای حدیث آنرا تقریر وتحریر نمودہ اند
وہمہ این علمی ست کہ حق تعالی سبحانہ مخصوص گردانیدہ ست باین متاخران یعنی علم آبا واجداد
شریف آنحضرت ہمہ بر دین توحید واسلام بودہ اند واز کلام متقدمین لائح میگردد کلام برخلاف آن
وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ویختص بہ من یشاء وخدا تعالی جزای خیر دہد شیخ
جلال الدین سیوطی را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ اند وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر
وباہر گردانیدہ ست وماشاء اللہ کہ این نور پاک را در حالی ظلمانی پلید نہ نہند ودر عرصات آخرت
بہ تعذیب وتحقیر آبا او را مخزی ومخذول گرداند رواہ البخاری انتہی کذا فی الشیخ شرح مشکوۃ۔
جلد الرابع **وصل چہارم** دربیان اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل اپنا
منبر پر کھڑا ہو کر بیان فرمایا ہی جو احادیث صحاح سے ثابت ہی حدیث ترمذی شریف کی یہہ ہی

حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا ابو احمد سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد اللہ بن الحارث
عن المطلب بن ابی وداعۃ قال جاء العباس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وکانہ سمع شیئا
علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام قال انا محمد بن عبد اللہ بن
عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم ثم جعلہم قبائل
فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا وخیرہم نفسا ہذا حدیث حسن و
قد روی عن سفیان الثوری عن یزید بن ابی زیاد نحو حدیث اسمعیل بن ابی خالد عن
عبد اللہ بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب انتہی کذا فی سنن الترمذی عن العباس انہ جاء
الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وروایت ست از عباس رضی اللہ عنہ کہ آمد بسوی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خشمگین فکانہ سمع شیئا پس گویا کہ عباس شنیدہ بود
چیزی را از طعن کافران در شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ومیگفتند چہ بودی اگر برای عرب
مستحق تر بودند بہ نبوت از وی صلی اللہ علیہ وسلم پس آنحضرت خواست کہ شان
خود را بایشان بنماید تا بدانند کہ چہ عظیم ست شان وی وافضل است نسب وی
صلی اللہ علیہ وآلہ ووی اولی واحق ست از غیر خود فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر
فقال پس بایستاد آنحضرت بر سر منبر پس گفت من انا بگوئید کہ من چہ کسم فقالوا
انت رسول اللہ پس گفتند صحابہ تو رسول خدائی قال گفت برای اظہار شرف
نسب وکرامت خود انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب وعبد المطلب بغایت عظیم وشریف
ومشہور بود در عرب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرہم بدرستیکہ خدا تعالی
پیدا کرد خلق را یعنی جن وانس را واحتمال دارد کہ ملائکہ نیز داخل باشند واین احتمال
ظاہر تر است از جہت عموم خلق پس گردانید مرا در بہترین خلق کہ نوع انسان است
وبہتر وفاضل تر از غیر خود ثم جعلہم فرقتین پس گردانید آدمیان را دو گروہ عرب
وعجم فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ پس گردانید در بہترین ایشان است کہ عرب اند ثم جعلہم قبائل

پستر گردانید عرب را قبیله قبیله پس گردانید مرا در بهترین قبائل عرب که قریش اند
ثم جعلهم بیوتا پستر گردانید ایشان را خانه خانه فجعلنی فی خیرهم بیوتا پس گردانید
مرا در بهترین خانهای ایشان که خانه هاشم است فانا خیرهم نفسا پس من بهترین
عرب ام یا بهترین آدمیان ام از روی ذات وخیرهم بیتا و بهترین ایشانم از روی
خانه پس مستحق تر باشم از همه به نبوت و کتاب و اینجا معلوم میشود که پیغمبر صلی الله علیه وسلم
صاحب نسب عظیم میباشد چنانکه از حدیث هرقل معلوم میگردد و این تقسیم ایشان والزام
ایشانست بر گمان ایشان که چرا قرآن نازل نشد و نبوت قرار نیافت بر مرد
دیگر از عظمای عرب والا نبوت فضل خدا است بسبب و نسب متعلق نیست چنانکه
در قرآن مجید میفرماید الله اعلم حیث یجعل رسالته و میفرماید والله یختص برحمته
من یشاء والله ذو الفضل العظیم وکان فضل الله علیک عظیما رواه الترمذی
وعن ابی هریرة قال قالوا گفت ابی هریره گفتند صحابه یا رسول الله متی وجبت لک النبوة
کی ثابت شد ترا نبوت و در کدام وقت نامزد گشتی قال وآدم بین الروح والجسد گفت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم ثابت شد مرا نبوت وحال آنکه آدم میان روح وجسد بود
یعنی خلقت آدم تمام نشده بود و روح او بجسد متعلق نشده بود کنایت از سبق وتقدم
است رواه الترمذی وعن العرباض بکسر عین وسکون را وضاد معجمه در آخر بن ساریه
بسین مهمله وکسر رای و به تحتانیه صحابی ست از اهل صفه واز جمله بکائین است که نازل
شده در شان ایشان کریمه ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم الآیه عن رسول الله
میکند از پیغمبر خدا صلی الله علیه وآله وسلم انه قال انی عند الله مکتوب گفت آنحضرت
صلی الله علیه وسلم بدرستی که من نزد خدای تعالی نوشته شده ام خاتم النبیین
ختم کنند پیغمبران که بعد از من پیغمبری نباشد وان آدم لمنجدل فی طینته وبدرستی
آدم هر آئینه افتاده بود بر زمین در گل خود و سرشت خود وطینت پاره از گل و

بمعنی خلقت وجبلت نیز آید وحاصل این معنی آنچه مشهور است بر زبانها بلفظ نبیا آدم
بین الماء والطین ور روایت کنت نبیا از کتابت یعنی نوشته شده ام من پیغمبر وحال
آنکه آدم میان آب وگل بود یعنی مخلوق نشده بود اینجا میگویند که از سبق نبوت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم چه مراد است اگر علم وتقدیر الهی است نبوت همه انبیا ازلی
است واگر بالفعل است آن خود در دنیا خواهد بود جوابش آنست که مراد اظهار نبوت
او است صلی الله علیه وآله وسلم پیش از وجود عنصری وی در ملائکه وارواح چنانکه وارد شده
است اسم شریف او بر عرش وآسمانها وقصور بهشت وغرفهای آن وبر سینه های حور العین
وبر گهای درختان جنت ودرخت طوبی وبر ابروها وچشم های فرشتگان و بعضے از
عرفا گفته اند که روح شریف وی صلی الله علیه وآله وسلم نبی بود در عالم ارواح که تربیت
ارواح میکرد چنانکه در ینعالم بجسد شریف مربی اجساد بود وبه تحقیق ثابت شده است
خلق ارواح قبل اجساد والله اعلم وساخبرکم باول امری وسر انجام است که خبر دهم
شما را به نخست کار خود دعوة ابراهیم اول امر من دعای ابراهیم است علیه السلام که برسالت من
کرده بود چنانکه کریمه ربنا وابعث فیهم رسولا منهم الآیه بران دلالت دارد وبشارة عیسی نیز
اول کار من خبر خوش دادن عیسی علیه السلام چنانکه در قرآن میفرماید ومبشرا برسول یاتی من بعد
اسمه احمد ؛ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی ونیز در اول کار من خواب دیدن مادر من است
که دیده هنگامی که زائید مرا وقد خرج لها نور اضاء لها قصور الشام وتحقیق برون آمد برای
مادر من روشنائی که روشن شد مر او را از ان کوشکهای شام چنانکه در اخبار آمده است که در
وقت زائیدن آنحضرت نوری از آمنه ظاهر شد که خانهای ولایت شام نمایان گشت وگفته
اند که این در بیداری بود پس مراد برؤیا رویای عین است نه خواب دیدن آمنه پیش از ولادت
بود که فرشته در خواب آمد وگفت که میدانی که تو حامل شده به بهترین امت پیغمبر خدا رواه
شرح السنة ورواه احمد عن ابی امامة من قوله ساخبرکم الی آخره وروایت کرده است این حدیث را

امام احمد از ابی امامہ از قول وہی سا جز بکم تا آخر حدیث را کہ در شرح السنۃ از عرباض بن ساریہ
روایت کردہ است نکردہ انتہی کذا فی الشیخ شرح المشکوۃ جلد الرابع ترجمہ تخریج کی ترمذی نے
مطلب ابن ابی وداعہ سے کہ حضرت عباس کچھہ خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کفار سے سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے سو حضرت منبر پر
چڑھے اور فرمایا کہ مین کون ہون لوگون نے عرض کیا کہ آپ رسول اللہ علیک السلام ہین
آپ نے فرمایا کہ مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہون تحقیق اللہ تعالی نے خلقت کو پیدا
فرمایا اور بہترین خلق سے مجھہ کو بنایا پھر دو گروہ کئے سو مجھکو بہترین گروہ مین رکھا
پھر قبائل بنائے اور مجھہ کو افضل قبیلہ مین پیدا فرمایا پھر گھرانے گھرانے جدے کئے
سو مجھکو اللہ تعالی نے باعتبار گھرانے کے افضل کیا ہے اور ذاتی شرافت بھی عطا
فرمائی ہے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور تخریج کی ترمذی ہی نے عباس بن
عبد المطلب سے کہا عبد المطلب نے کہا مین نے یا رسول اللہ کہ قریش بیٹھے ہوئی آپسمین
اپنے حسب و نسب کا ذکر کر رہے تھے سو آپ کی ایسی مثال انھون نے بیان کی
کہ جیسے ایک درخت کھجور کا گھر کے کوڑہ جمع کئے ہوئے پر نکل آئے پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا گروہین
چھانٹین مجھہ کو اعلی گروہ مین رکھا پھر کنبے چھانٹے اور مجھکو افضل کنبہ مین رکھا پھر
گھرانے چھانٹے اور مجھہ کو برگزیدہ گھرانے مین پیدا کیا سو مین بہتر ہون سب سے
باعتبار اپنی ذات کے بھی اور گھرانے بھی - کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے اور
تخریج کی دلائل مین بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ مین محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
بن قصی بن کلاب مرہ بن کعب بن لوی بن غالب فہر بن مالک بن النضیر بن کنانہ
بن خزیمۃ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار اور جس جگہ آدمی فرقے ہوئے ہین اللہ تعالی

نے مجھہ کو افضل فرقہ مین رکھا سو پیدا ہوا مین باپ اپنے سے اور مجھہ کو جاہلیت کی بے
احتیاطی نے ذرا بھی نہین چھوا اور زمانہ آدم سے میرے ماں باپ تک میری پیدایش
نکاح سے ہے نہ زنا سے سو مین بہتر ہون اپنی ذات سے بھی اور باعتبار نسب بھی
اللہ پاک برتر زیادہ جاننے والا ہے اور دیکہا علم کا حال ہے اور روایت ہے میسرہ
جہنی و ابو ہریرہ سے کہ مین دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی ہوئے
فرمایا جب کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی آدم کے روح کو جسد سے علاقہ
نتھا یہہ الفاظ احمد کی روایت کے ہین اور بخاری نے اپنی تاریخ کبیر مین اس کی روایت
کی اور ابو نعیم بھی اس کو اپنے تاریخ مین لائے اور حاکم نے اس کے تصحیح کے اور
اصابہ مین یہہ کہا کہ اس کی سند قوی ہے اور علامہ حافظ بن رجب حنبلی نے لطائف
مین کہا کہ بعضون نے میسرہ کے حدیث مین لفظ کنت کی جگہہ کتبت نبیا کا روایت
کیا ہے یعنی کب حاصل اور ثابت ہوئے نبوت اور یہہ کتب کتابت سے ہے کونے
ہنین انتہی - مین کہتا ہون ایسے ہی کم کو ابو عمرو اسمعیل بن نجید کے حدیث کے نکڑہ
مین روایت ملی ہے اور اسکی سند میسرہ تک ہے کہ کب آپ نبی فرمایا کہ لکھا گیا
مین اسحال مین کہ آدم روح اور جسد مین تھے اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آپکو
نبوت کب واجب ہوئی یعنی کب نبوت حاصل ہوئی فرمایا جب کہ آدم درمیان
روح اور جسد کے تھے روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے - اور
روایت ہے سے جو عامر بن شراحیل کوفی تابعی ہے کہ جنکی کنیت ابو عمرو ہے
کہا کہ حضرت کی خدمت مین ایک شخص آیا ارشاد کہ عمر رضی اللہ عنہ تھے اور اگر
پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی ہوئے مین آپ نے فرمایا کہ
جب آدم درمیان روح اور بدن کے تہا اور وہی وقت مجھہ سے میثاق لیا گیا
اور ابو نعیم جو صنابحی سے روایت رکھتا ہے اور مین یہہ ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ

نے اگر یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کب بنے گئے کہا جبکہ آدم روح اور جسکے
ادہر مین تھے۔ روایت کیا ہے اس کو ابو عبد اللہ محمد بن سعد نے بروایت جابر جعفی
کے اور وہ ضعیف اور شیعی ہے اور حفاظ نے اوسکو ترک کر رکھا ہے لیکن شعبہ نے
اوسکی توثیق کی ہے سو شاذ کے درجہ مین ہو گیا اور ابوداؤد نے کہا کہ میری کتاب
مین سوائے حدیث سہو کے اور کوئی جابر جعفی سے نہین چنانچہ ابن رجب نے اس
روایت کو ذکر کیا ہے سو یہ یعنی حدیث مرسل شعبی کی باوجود ضعف کے حدیث عمر
رضی اللہ عنہ سے قوت پاکر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ آدم کا پتلا بنایا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس پتلہ سے نکال کر نبی بنایا او میثاق لیا گیا پھر آدم کی پشت
ہی مین لوٹا ئے گئے پھر اپنے وقت پر پیدا ہوے کہ جو اللہ تعالی نے وقت
معین فرما رکھا تھا سو حضرت اس معنی کر پیدائش مین بھی سب سے اول ہین
یہ مضمون مواہب لدنیہ اور اوسکی شرح سے مختصر طور پر خلاصہ کرکے لکھا گیا **وصل پنجم**
دربیان کہ صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توریت مین ہے
اور احادیث صحاح سے ثابت ہے حدیث صحیح بخاری شریف کے وسنن الدارمی
کے مشکوٰۃ شریف وشرح مشکوٰۃ مین وعن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ ابن عمرو
بن العاص قلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التورٰیۃ قال اجل واللہ
انہ لموصوف فی التورٰیۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا
ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم
بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا
رواہ البخاری وکذا الدارمی المراد یکفر عن عطاء عن اسلام نحوہ وذکر حدیث ابی ہریرہ
نحن الآخرون فی باب الجمعۃ انتہی کذا فی المشکوٰۃ فی باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

الکتب قبل مبعثہ اخبرنا الحسن بن الربیع حدثنا ابو الاحوص عن الاعمش عن ابی صالح قال
قال کعب نجدہ مکتوبا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب
بالاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر وامتہ الحمادون یکبرون اللہ
عز وجل علی کل نجد ویحمدونہ فی کل منزلۃ ویتازرون علی انصافہم ویتوضؤن علی اطرافہم
منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلوۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی
النحل ومولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام حدثنا عبد اللہ بن صالح حدثنی خالد ہو
بن ابی ہلال عن ہلال بن اسامۃ عن عطاء بن یسار عن ابن سلام انہ کان یقول
انا نجد صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا و
حرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتہ المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب بالاسواق ولا یجزی بالسیئۃ مثلہا ولکن یعفو ویتجاوز ولن اقبضہ
حتی نقیم الملۃ المتعوجہ بان تشہد ان لا الہ الا اللہ یفتح بہ اعینا عمیا وآذ
انا صما وقلوبا غلفا قال عطاء بن یسار اخبرنی ابو واقد اللیثی انہ سمع کعبا یقول
ما قال ابن سلام انتہی کذا فی سنن النسائی عن عطاء بن یسار بفتح تحتانیہ وتخفیف
سین مہملہ از مشاہیر تابعین وکبار علمای الشان است مولی میمونہ رضی اللہ عنہما
قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص گفت ملاقات کردم عبد اللہ بن عمرو بن العاص
قلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التورٰیۃ گفتم خبر دہ مرا از بعضی صفات
پیغمبر خدا کہ در توریت مذکور است ظاہرا عبد اللہ بن عمرو توریت خواندہ بود یا از
آنحضرت شنیدہ باشد یا از بعضی اہل کتاب کہ ایمان آوردہ بودند و بود وی رضی اللہ
عنہ از اہل علم وکتابت وعالم بکتب سابقہ وخواندہ بود آنہا و اومی نوشت احادیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وی کثیر الاحادیث است مثل ابوہریرہ و ابوہریرہ میگفت
کہ فرق میان من و عبد اللہ بن عمرو ہمین است کہ وی می نوشید احادیث را ومن

نوشتن کمی دانم پس او را حفظ عطا کرد چنانکه در حدیث دیگر آمده است قال گفت عبدالله
بن عمرو اجل بفتح همزه وجیم از حروف تصدیق است بمعنی نعم یعنی آری خبر میدهیم آگاه بصفت
آنحضرت صلی الله علیه وسلم که در توریت است والله انه لموصوف فی التوریة ببعض صفته
آنحضرت وصف کرده شده است در توریت ببعض صفة فی القرآن به بعضی صفات
وی که مذکور اند در قرآن درین آیت یا ایها النبی انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ای
گرامی پیغمبر بدرستی ما فرستاده ایم ترا شاهد بر احوال امت ومبشر و خبر خوش دهنده مطیعان
را ونذیرا و ترساننده از عذاب مر عاصیان را وحرزا للامیین وپناه مر عرب را حرز بکسر
حا وسکون را ای مهاتین جای استوار که پناه دهد مراد بامیین عرب اند زیرا که در غالب خواندن
ونوشتن ندانند ویا اگر منسوب لقری اند که نام مکه است وتخصیص بعرب به جهت آنست
که مبعوث در ایشان ودر قوم ایشان است وبه جهت تحفظ ایشان از سطوت عجم واگر
حذر از غوائل شیطانی وآفات نفس مراد دارند وجود شریف وی صلی الله علیه وسلم پشت
وپناه عالمیان است وبعضی گفته اند که مراد حفظ قوم او است از استیصال ونزول عذاب
بر ایشان مادامی که وی در ایشان است چنانکه در قرآن مجید میفرماید وما کان الله
لیعذبهم وانت فیهم وانت عبدی تو ای محمد بندهٔ خاص منی که در حقیقت بندگی
خاص هیچکس با تو شریک نیست ورسولی وتو رسول منی وفرستادهٔ منی بخلق
سمیتك المتوکل نام کرده ام من ترا متوکل که همه کارهای خود را بمن سپرده وقطعا
بر حول وقوت نایستاده لیس بفظ ایچنین متوکل که نیست درشت لا غلیظ ونه درشت
سخن ولا سخاب به تشدید خاء معجمه ونه فریاد کننده فی الاسواق تخصیص ببازارها
عرف وعادت است که در آنجا شور وغوغا بسیار می باشد وصخاب بصاد نیز آمده
است ولا یدفع بالسیئة السیئة ودور نمیکند بدی را به بدی یعنی هر که بوی بدی کند به
بدی جزای وی نمیدهد ولکن یعفو ویغفر ولیکن در میگذرد ومی پوشد بلکه احسان

میکند ولن یقبضه الله حتی یقیم به الملة العوجاء وقبض نمیکند روح او را خدای تعالی
تا آنکه راست میگرداند وهدایت میکند بوجود وی قوم کج وگمراه را بان یقولوا راست
گردانیدن ملت کج باین است که بگویند ایشان لا اله الا الله ومتصف شوند بتوحید
ویفتح بها اعینا عمیا ومیکشاید خدای تعالی باین کلمه چشمهای کور را وآذانا صما ومیکشاید گوشهای
کر را وقلوبا غلفا ودلهای را که نمی فهمند ویاد ندارند چیزی را گویا در غلاف ودر پرده اند
رواه البخاری وکذا رواه الدارمی عن عطاء عن ابن سلام نحوه وهمچنین روایت کرده است
این حدیث را دارمی از عطا ابن یسار از عبدالله بن سلام مانند این حدیث که روایت کرده است
بخاری از عطاء از عبدالله بن عمرو وذکر حدیث ابی هریرة نحن الآخرون فی باب الجمعة وذکر
کرده شد حدیث ابی هریره که در فضائل آنحضرت است ودر اول او لفظ نحن الآخرون است
در باب جمعه انتهی کذا فی الشیخ شرح المشکوة جلد الرابع وصل ششم در بیان منع حکم تکفیر بر
والدین آنحضرت صلی الله علیه وسلم بلکه بر جمیع آبای وی صلی الله علیه وسلم تا آدم علیه السلام و
زنده شدن والدین آنحضرت صلی الله علیه وسلم وایمان آوردن ایشان بوی صلی الله علیه وسلم
نزد بعضی محققین ومحدثین ثابت است واز فقها رحمهم الله نیز ثابت است چنانچه عمدة المحدثین
شیخ عبدالحق دهلوی سمرقندی رحمة الله علیه در کتاب خود شرح سفر السعادت آورده است
ودر سبل السلام نیز آورده است وفرمود آنحضرت صلی الله علیه وسلم زیارت کنید قبور را که مذکر
موت است وگفته اند که حضرت حق سبحانه وتعالی زنده گردانید مادر وپدر آنحضرت صلی الله علیه
وسلم را پس ایمان آوردند بوی صلی الله علیه وسلم پس از آن بمیرانید وبعضی این حدیث را تصحیح نموده اند
وگفته اند که قصهٔ زیارت ومنع از استغفار پیش ازین بود ودرین باب منع کرده اند از اطلاق کفر
بر والدین آنحضرت صلی الله علیه وسلم بلکه بر جمیع آبای وی صلی الله علیه وسلم تا آدم علیه السلام و
در مشکوة از بیهقی مرسلا آورده که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرمود هر که زیارت والدین خود کند
یا یکی از آن دو را هر روز جمعه آمرزیده شود مر او را ونوشته شود او را بار واستغفار وتصدق برای

ایشان نیز ہمین حکم دارد و فرمود صلی اللہ علیہ وسلم چون گورستان بہ بینید بگوئید السلام علیکم اہل
الدیار من المومنین والمسلمین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ وترمذی از
ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت می آرد کہ گذشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقبوری کہ در مدینہ
بودند پس روی مبارک بجانب آنہا آورد و گفت السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا
ونحن بالاثر ومسلم از عائشہ رضی اللہ عنہا آوردہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در آخر شب النصف
شعبان بہ بقیع بیرون آمد و گفت السلام علیکم دار قوم مومنین وایاکم ما توعدون غدا موجلون و
انا انشاء اللہ بکم لاحقون ونیز آمدہ السلام علی اہل الدیار من المومنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین
منا والمستاخرین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون ودر خواندن آیۃ الکرسی وسورۃ الاخلاص یازدہ
بار ومعوذتین وفاتحہ ویٰسین وتبارک الذی نیز اخبار وآثار آمدہ است انتہی کذا فی شرح سفر السعادت
قولہ قالت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا فی یوم الجمعۃ وقت العصر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سرورا
فدخل فی حجرتی سألت ما سرورک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیہ السلام اذا امرت بقبر
امی فیقول جبرئیل علیہ السلام قال اللہ تعالی اتریدیا حبیبی متی شئت حتی احیی لک فقلت بلی فقال
ونظرت الی قبر امی فخرجت من قبرہا فقالت یا ولدی انت رسول اللہ وانا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ثم ماتت انتہی کذا فی فروزشاہی الباب الاول فی بیان
انہ یحرم التکلم فی احد من اصول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالالیق - اخرج ابو علی ابن شاذان
فیما رواہ المحب الطبری والبزار فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال دخل ناس من قریش علی صفیۃ
بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاہلیۃ فقالت صفیۃ منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا تنبت النخلۃ او الشجرۃ فی الارض الکبا بکسر الکاف والقصر الکناسۃ فذکرت ذلک صفیۃ لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فغضب امر بلالا فنادی فی الناس فقام علی المنبر فقال ایہا الناس من انا قالوا
انت رسول اللہ قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال فما بال اقوام ینزلون اصلی فواللہ
انی لافضلہم اصلا وخیرہم موضعا رواہ الحافظ السیوطی فی مسالک الحنفا رحمہ اللہ تعالی (وفیہ واخرج الحاکم

عن ربیعۃ بن الحارث قال بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قوما نالوا منہ فقالوا انما مثل محمد کمثل نخلۃ
نبتت فی کناسۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ خلق خلقہ فجعلہم فرقتین
فجعلنی فی خیر الفرقتین ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا ثم
قال انا خیرکم قبیلۃ وخیرکم بیتا (وفیہ واخرج ابن حبیب فی تاریخہ عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما قال کان عدنان ومعد وربیعۃ ومضر وخزیمۃ واسد علی ملۃ ابراہیم فلا تذکروہم الا بخیر (واخرج
ابن سعد فی الطبقات من مرسل عبد اللہ بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا مضر
فانہ کان قد اسلم (ورواہ السہیلی مسندا (واخرج ابوبکر محمد بن خلف المعروف بوکیع قال اسحاق بن
بن داود بن عیسی المروزی بسندہ عن سعد بن ابی وقاص عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ
عنہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسبوا ربیعۃ ولا مضر فانہما کانا مسلمین (وقال العلامۃ
الطحطاوی الذی ینبغی اعتقادہ حفظ الوالدین الکریمین من الکفر وان اللہ تعالی احیاہما حتی آمنا بہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ولا ینبغی ذکر ہذہ المسئلۃ الا مع مزید الادب انتہی (ونحوہ فی رد المحتار
(قلت واستعمال الا ابتغا فی الوجوب وعدمہ فی الحرمۃ شائع (وسئل القاضی ابوبکر بن العربی احد
الائمۃ المالکیۃ عن رجل قال ان آبا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النار فاجاب من قال ذلک ملعون لقولہ تعالی
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ قال ولا اذی اعظم من
ان یقال عن ابیہ انہ فی النار ولا یخفی علی کل لغوی ان لفظ الاب یطلق علی جمیع الاصول قال اللہ
تعالی ملۃ ابیکم ابراہیم الی غیر ذلک (وفی شرح الموطا للباجی رحمہ اللہ تعالی انہ یحرم ایذاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ولو بفعل مباح مستدلا بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اراد علی کرم اللہ وجہہ ان
یتزوج ابنۃ ابی جہل انما فاطمۃ بضعۃ منی وانی لا احرم ما احل اللہ ولکن واللہ لا تجتمع ابنۃ رسول اللہ
وابنۃ عدو اللہ عند رجل ابدا فجعل حکمہا فی ذلک حکمہ انہ لا یجوز ان تؤذی بمباح (قال جل ذکرہ فاعتبروا
یا اولی الابصار (واخرج ابن عساکر فی تاریخہ من طریق یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیۃ حدثنا نوفل ابن الفرات
وکان عاملا لعمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ قال کان رجل من کتاب الشام مامونا عندہم استعمل رجلا

علی کورۃ الشام وکان ابوہ یزن بالمنانیۃ فبلغ ذلک عمر بن عبد العزیز فقال ماحملک علی ان تستعمل علی
کورۃ من کور المسلمین من کان ابوہ یزن بالمنانیۃ فقال اصلح اللہ امیر المومنین وما علی من کان ابوہ
کان ابو النبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکا فقال عمر الخ ثم سکت ثم رفع راسہ فقال ا اقطع لسانہ ا اقطع یدہ
ورجلہ ا اضرب عنقہ ثم قال لاتلی شیئا مابقیت وسئل الامام شرف الدین المناوی نفعنا اللہ بہ عن والدی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فزجر السائل زجرۃ شدیدۃ قالہ فی مسالک الحنفاء ؎ وقال شیخ الاسلام نجم الدین
الغیطی فی مولدہ الشریف وعلی کل حال فالتحذر الحذر من ذکر الوالدین الکریمین بما فیہ نقص فان ذلک
یوذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لاتوذوا الاحیاء بسبب الاموات ولاریب
ان اذاہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر یقتل فاعلہ ان لم یتب منہ انتہی ؎ وقال الامام موفق الدین بن قدامۃ
الحنبلی فی المقنع من قذف ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل مسلما کان او کافرا ؎ وفی حدیث مسلم لاتسبوا الاحیاء
بسبب الاموات فیحرم جزما ان یقال ان ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النار ؎ وقال السہیلی رحمہ اللہ
تعالی فی الروض بعد ایراد حدیث مسلم ولیس لنا ان نقول ذلک فی ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ لاتوذوا
الاحیاء بسبب الاموات ؎ وقال اللہ تعالی ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ الآیۃ ؎ و
فی الجوہرۃ الثمینۃ للشیخ حسنین المالکی رحمہ اللہ تعالی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی شعرۃ منی فقد
اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالی ؎ وحینئذ فمن سب احدا من ابویہ الکریمین فقد آذاہ صلی اللہ علیہ وسلم
بلا مین ومن اذاہ کان ملعونا کما نطق بہ القرآن العظیم انتہی ؎ وقال البیہقی فی شعب الایمان اخبرنا ابو الحسن
بن بشر حدثنا ابو جعفر الرزاز حدثنا یحیی بن جعفر حدثنا زید بن الحباب حدثنا یس بن معاذ حدثنا عبد اللہ
بن قرید عن طلق بن علی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لو ادرکت والدی
او احدہما وانا فی صلاۃ العشاء وقد قرأت فیہا بفاتحۃ الکتاب تنادی یا محمد لاجبتہا لبیک ہکذا وجدتہ
فی مسالک الحنفاء بالنسخۃ التی بیدی فیحتمل انہ تحریف من الناسخ وان الاصل ینادی لاجبتہ بالتحیۃ و
ضمیر المفرد المذکر عائد الی الاحد ویحتمل انہ صلی اللہ علیہ وسلم خص الام بالذکر اظہارا لمزیتہا علی الاب
لقولہ تعالی ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا ثم بین مزیۃ الام علی الاب بقولہ حملتہ امہ وہنا

الآیۃ

الآیۃ فانظر الی عظیم برہ صلی اللہ علیہ وسلم بوالدیہ ؎ وفیہ اشارۃ الی ایمانہما اذ لو کانا علی الامر المکروہ لما
قال علیہ الصلوۃ والسلام ذلک ؎ ویؤیدہ قول سیدی عبد الوہاب الشعرانی معزیا لسیدی الشیخ
محی الدین قدس سرہما اعلم انہ ینبغی لکل مومن بر اجدادہ وآبائہ المسلمین من آدم الی ابیہ الاقرب قال
ولقد اعتمرت مرۃ عن ابینا آدم علیہ الصلوۃ والسلام وامرت اصحابی بذلک فوجدنا ابواب سماء الدنیا
التی فیہا آدم علیہ السلام قد فتحت تلک اللیلۃ وعرجت ملائکۃ لایحصی عددہم الا اللہ تعالی ونزلت الملئکۃ
کذلک وتلقونا بالترحیب والتسہیل الی ان بہتنا منہم وفہلنا من کثرتہم لاجل صلۃ ابینا آدم علیہ السلام
تلک اللیلۃ وذلک لان رحم آدم علیہ السلام مقطوعۃ عند اکثر الناس قال ولقد الہمنی اللہ صلتہما وجعلت
وصلت بسببی ایضا وکان ذلک عن توفیق الہی لم ار لاحد فی ذلک قدما مشی علیہ ؎ وما قال الحق تعالی فی
غیر موضع من القرآن یابنی آدم یابنی آدم الا لیذکرنا تعالی بابینا علیہ الصلوۃ والسلام لنفضلہ
ومع ہذا فلم یتنبہ لہذہ الابوۃ ولا للوفاء بحقہا وما اشبہ ہذہ الذکری من اللہ تعالی بقولہ لمریم علیہا السلام
یااخت ہارون وابن زمن ہارون من مریم انتہی ؎ اقول لایخفی ان ہذا الامر لیس بکثیر علی ذلک العالم
باللہ تعالی الکبیر فانہ قد یمن اللہ تعالی بذلک علی من ہو ادنی منہ علما وعرفانا ذلک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء کیف وقد اثنی علیہ اعیان علماء الشریعۃ واہل اللغۃ کالامام الفیروزآبادی رحمہ اللہ تعالی
؎ فیاایہا الناصح لنفسہ ایاک والخوض فی ہذا المقام فان مسالکہ مزال الاقدام فان ابت نفسک ما سیلی
علیک من النصوص القاطعۃ الساطعۃ الناصعۃ اللامعۃ الجامعۃ فالزم مانع سلامۃ القلب جادۃ
الصمت فان العلماء رحمہم اللہ تعالی عدوہ من حسن الادب والہدی والسمت والحذر الحذر من الکلام
بما فیہ نقص فانہ یوذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعرف جار بانہ اذا ذکر ابو الشخص بما ینقصہ ولو کان
وصفا قائما بہ تاذی ولدہ بذکر ذلک کیف وقد روی ابن مندہ وغیرہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
جاءت سبیعۃ بنت ابی لہب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ ان الناس یقولون
انت بنت حطب النار فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو مغضب فقال ما بال اقوام یوذوننی
فی قرابتی ومن آذانی فقد اذی اللہ انتہی ؎ فلاریب ان انتقاصہ علیہ الصلوۃ والسلام کفر یقتل فاعلہ

كفرا وحدا على اختلاف المذاهب (وبالجملة فلا ينبغي ذكر هذه المسئلة الا مع حسن الاعتقاد ومزيد الادب
وليست من المسائل التي يضر جهلها او يسأل عنها في القبر او في الموقف (واما ان ذكرت مع سوء ادب
او فساد اعتقاد فلا شبهة في حصول الضرر حفظنا الله تعالى بمنه وفضله (وفي الحديث الشريف
خصلتان ليس فوقهما من الخير شيء حسن الظن بالله وحسن الظن بعباد الله وخصلتان ليس فوقهما من الشر
شيء سوء الظن بالله وسوء الظن بعباد الله وقال الله تعالى فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره و
من يعمل مثقال ذرة شرا يره (فان قلت حسن الظن او ضده وصف قلبي لا دخل له في العمل
(قلت بل له دخل عظيم في العمل بل عمل القلب اقوى الاعمال لان الايمان الذي هو اساس كل عمل محله
القلب لا يدخله الرياء والسمعة ولان اعمال الجوارح صور لاعمال القلوب فلولا ان له وجودا نفسيا
معتدا به لما قال الله تعالى وان تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله ولما قال الشاعر
ان الكلام لفي الفؤاد وانما جعل اللسان على الفؤاد دليلا (فظهر ان اعمال الجوارح منوطة و
مرتبة على اعمال القلوب (وبينهما تلازم كلي من جهة انه لا يتأتى في الوجود الخارجي عمل الاختياري الا
ليسبق عمل نفسي والله اعلم **الباب الثاني** في بيان الاجوبة عما ورد في حقهما (قد تقرر انه يحرم
قطعا ان يقال ان الابوين الشريفين في النار (وتحرر ان هذا القول يفضي الى الطرد عن رحمة الله
تعالى (فما ورد من الاحاديث في ذلك وهي حديث انه صلى الله عليه وسلم قال ليت شعري ما فعل ابواي
فنزلت ولا تسئل عن اصحاب الجحيم وحديث انه استغفر لامه فضرب جبريل في صدره وقال لا تستغفر
لمن مات مشركا وحديث انه نزل فيهما ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين وحديث انه
قال لابني مليكة امكما في النار فشق عليهما فدعاهما فقال ان امي مع امكما وحديث انه استاذن في
الاستغفار لامه فلم يؤذن له وحديث ابي وابوك في النار (فللعلماء في ترك اعتماده مجال كبير فذهب
جماعة الى انها كلها منسوخة كما اجابوا بذلك عن الاحاديث الواردة في اطفال المشركين انهم في
النار (وقالوا الناسخ لاحاديث اطفال المشركين قوله تعالى ولا تزر وازرة وزر اخرى
(ولاحاديث الابوين قوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا (افاده في مسالك الحنفا

(وقد اشار الى رجحانه الامام الفخر الرازي رحمه الله تعالى كما ستعرفه (وجزم به الحافظ السيوطي شكر
الله سعيه في المقامة السندسية حيث قال قد وقفت عليها باسرها وبالغت في جمعها وحصرها
فالفيتها ما بين ضعيف ومعلول والصحيح منها منسوخ بما ورد من النقول (وقال في الرسالتين
المذكورتين فانظر الى هذه الاسرار المودعة في نظم القرآن والمناسبات المبتدعة في ترتيب
الفرقان من كون الجملتين في الفريقين مقترنتين في آية واحدة متعاطفتين متناسقتين في النظم
البليغ (قال ولم يصح في ام النبي صلى الله عليه وسلم سوى حديث انه استاذن في الاستغفار لها
فلم يؤذن له ولم يصح في ابيه الا حديث مسلم خاصة على ما سيأتي فيه انتهى (قوله والصحيح منها
منسوخ النسخ في اللغة الازالة وفي الشرع بيان انتهاء الحكم السابق فهو مختص بالاحكام الشرعية
المكلف بها (وحينئذ لا يظهر هذا الكلام (وقد يقال ان النص يكون لافادة العمل والاعتقاد
والاعتقاد ارجح في المقصود من النص فمن ترك الصلوة لا يكفر ومن جحدها يكفر (وقد فرضت
الصلوة ليلا وابتداؤها من الظهر فالاعتقاد سبق العمل (هذا كله في علم الاصول ولكن القول
بمثله ههنا بعيد وكذلك الحمل على النسخ اللغوي خفي فالاولى ان يقال ان ما علا من هذه الاخبار
في حيز الضعف والضعيف كله انما يجوز العمل به بشروط ذكرت في الدر المختار وحواشيه
في آداب الوضوء وما ظن صحته من هذه الاخبار فالآية الكريمة وامثالها تكفي في ضعفه (وتقرير
آخر اذا تعارض نصان واحدهما اقوى فالاخذ بالاقوى منهما (وبالجملة فاحاديث هذا الباب الموردة
فيهما لا يليق ساقطة الاعتبار (كما حققه شيخنا السيد يوسف الغزي حفظه الله تعالى (فان قلت
الاستدلال على النسخ بالآية المذكورة ونحوها انما يأتي على مذهب الاشاعرة لا على مذهب الماتريدية
(قلت ستعرف الجواب عنه في الباب الثالث ان شاء الله تعالى (ومما يقوي ما اوردناه كما ستقف
عليه ما في مسالك الحنفا من رواية الحاكم وصححه عن ابن مسعود رضي الله عنه حين سئل صلى الله عليه
وسلم عن ابويه فقال ما سألتهما ربي فيعطيني فيهما واني لقائم يومئذ المقام المحمود (فهذا الحديث
ذكره جمع من الحفاظ واقروه بل استدلوا به على نجاة الابوين الكريمين كالامام السهيلي والامام

السيوطی والامام الشعرانی رحمہم اللہ تعالیٰ (و قد تقرر فی علم المصطلح ان الحدیث الصحیح اذا عارضہ دلیل آخر ہو ارجح منہ وجب تقدیم ذلک الدلیل کما افادہ استاذنا العلامۃ المحقق السید یوسف الغزی فی حاشیتہ رسالتہ فی علم المصطلح حفظہ اللہ تعالیٰ بان العلم بتأخر احدہما من المرجحات ویسمی المتاخر الناسخ وہو المعمول بہ ویسمی المقدم بالمنسوخ فان لم یدر عین المتقدم من عین المتاخر فالعمل علی ارجحہما متنا وسندا بکثرۃ الرواۃ او قوۃ صفاتہم التی لہا دخل فی الرجحان فان لم یوجد مرجح وجب التوقف حتی یظہر مرجح انتہیٰ (و دلیل المتاخر ہنا اظہر من الشمس فی رابعۃ النہار کیف والحدیث صحیح فی انہ صلی اللہ علیہ وسلم لیعطیہ ربہ ما سألہ فی والدیہ عند قیامہ المقام المحمود یوم ینجز لہ الرب الجلیل ما وعدہ بہ ویخاطبہ بقل یسمع لک وسل تعطہ واشفع تشفع انتہیٰ کذا فی سبل السلام فی حکم آباء سید الانام (و اما حدیث لیت شعری ما فعل ابوای فنزلت الآیۃ وہی ولا تسأل عن اصحاب الجحیم فہو مردود من اربعۃ اوجہ (احدہا من جہۃ السند فانہ لم یخرج فی شیٔ من کتب الحدیث المعتمدۃ وانما ذکر فی بعض التفاسیر بسند منقطع لا یحتج بہ ولا یعول علیہ وقد تقرر فی علم الحدیث ان سبب النزول حکمہ حکم الحدیث المرفوع لا یقبل منہ الا الصحیح المتصل الاسناد لا ضعیف ولا مقطوع (و ہذا السبب لا یعرف لہ فی الدنیا اسناد صحیح انتہیٰ لقلیل زیادۃ قلت وشرط الحدیث الصحیح ہو ما اشار الیہ شیخنا علامۃ الوجود السید یوسف الغزی حفظہ اللہ تعالیٰ فی منظومتہ فی علم المصطلح بقولہ منہا الصحیح وہو ما قد اتصل سندہ ولم یشذ او یعل ٭ یرویہ عدل ضابط عن مثلہ ٭ معتمد فی ضبطہ وعدلہ ٭ انتہیٰ (الوجہ الثانی قد صح فی ابی طالب انہ اہون اہل النار عذابا لقرابتہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم وبرہ بہ مع استداد عمرہ وامتناعہ عن طاعتہ وامرہ فلو کان والدہ کما زعم لکان اولی بہذہ المزیۃ من ابی طالب لان اکرامہ تعالیٰ فی والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اسر لہ واقر لعینیہ لکونہما اشد من ابی طالب قربا واکد حبا واقوی برا واقصر عمرا فمعاذ اللہ ان یظن بہما انہما فی اعظم ہذا الالیمہ من لہ ادنی ذوق سلیم (الوجہ الثالث من جہۃ البلاغۃ واسرار البیان کما افادہ فی المسالک وذلک ان الآیات من قبل ہذہ الآیۃ ومن بعدہا کلہا فی الیہود من قولہ تعالیٰ یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی

التی انعمت علیکم الآیتین فتبین ان المراد باصحاب الجحیم کفار اہل الکتاب وقد ورد ذلک مصرحا بہ فی الاثر اخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر فی تفاسیرہم عن مجاہد قال من اول البقرۃ اربع آیات فی نعت المؤمنین وآیتان فی نعت الکافرین وثلاث عشرۃ آیۃ فی نعت المنافقین ومن اربعین آیۃ الی عشرین ومائۃ فی بنی اسرائیل قال السیوطی اسنادہ صحیح (و مما یؤید ذلک ان السورۃ مدنیۃ واکثر ما خوطب فیہا الیہود انتہیٰ (و لذا استبعد حملہ علی الابوین فی التفسیر الکبیر ولم یصدر بہ فی انوار التنزیل (و قال العلامۃ ابو السعود رحمہ اللہ تعالیٰ وحملہ علی نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن السؤال عن حال ابویہ مما لا یساعدہ النظم الکریم انتہیٰ (الوجہ الرابع مخالفۃ لاصول الاشاعرۃ والماتریدیۃ الآتی ذکرہا (و یرشح ما قلناہ من حیث المناسبۃ ما ذکرہ فی المسالک والمقامۃ السندسیۃ ان الجحیم اسم لما عظم من النار کما ہو مقتضی اللغۃ والآثار فقد اخرج ابن ابی حاتم عن ابی مالک احد التابعین فی قولہ تعالیٰ ولا تسأل عن اصحاب الجحیم قال الجحیم ما عظم من النار (و اخرج ابن جریر وابن المنذر فی قولہ تعالیٰ لہا سبعۃ ابواب قال اولہا جہنم ثم لظی ثم الحطمۃ ثم السعیر ثم سقر ثم الجحیم ثم الہاویۃ قال والجحیم فیہا ابو جہل انتہیٰ فیا ایہا الزاجر لنفسہ المستعد للجواب عند حلولہ فی رمسہ اما کان لک مما تلوناہ سبیل ناجح اما سمعت کلام الائمۃ الذین کل منہم لو وزن بالجبال فہو علیہا راجح کلا واللہ ان الجحیم لا تلیق الا بمن عظم کفرہ وعاند عن علم ویقین او اشتد ایذاؤہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم او کذبہ فیما جاء بہ من الآیات والکتاب المبین ٭ بیت جوابا بہ تنجو اعتمد فو ربنا ٭ لعن عمل اسلفت لا غیر تسأل ٭ انتہیٰ کذا فی سبل السلام (فان قلت لقیت عقدۃ واحدۃ وہی ما نسب الی الفقہ الاکبر من قولہ ووالدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماتا علی الکفر وابو طالب عمہ مات کافرا فاحلل لنا ہذہ العقدۃ قلت مستعینا باللہ تعالیٰ ہذہ العبارۃ مشتملۃ علی جملتین ولکل منہما حکم مستقل عقلا ونقلا بلا مین غیر انا نقتصر علی شرح العبارۃ الاولی لخفائہا دون العبارۃ الثانیۃ لظہور معناہا (فنقول قولہ ماتا علی الکفر الخ قال شیخ مشایخنا العلامۃ الطحطاوی معزیا للعلامۃ ابن حجر المکی نور اللہ مضجعہما معناہ انہما ماتا فی زمن الکفر ولیس معناہ اتصافہما بالکفر

انتهى (قلت فهو على حد قوله تعالى واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان اى فى زمن ملكه
(وهذا شائع ذائع فى كلام العرب والبلغاء فافاد ان فى الكلام حذفا وتقديرا او استعارة تبعية فى الحرف
ولكن ينبغى ان يكون هناك مضاف آخر محذوف مستفاد من وجه الشبه والتقدير ماتا فى زمن تمكن
الكفر من الناس لتأخر ذلك الزمن جدا وبعده عن زمن عيسى عليه الصلوٰة والسلام بستمائة سنة (رواه
العلامة الشهاب محشى البيضاوى رحمه الله تعالى عن سلمان الفارسى رضى الله عنه (قال وفى رواية
بخمسمائة وخمسين وانما عبر بالكفر ليفيد ما قلناه وان الكفر فى ذلك الزمن قد ملأ الارض مشارقها
ومغاربها وليس على وجه الارض اذ ذاك من يوحد الخالق سبحانه الا نفر متفرقون فى الارض وقليل ما هم
فغاية ما دلت عليه العبارة ان الوالدين الكريمين لم يدركا بعثة النبى صلى الله عليه وسلم وانهما من اهل
الفترة فصريح النص لم يدل على حكم غير هذا ولم يفد نجاة ولا غيرها الا ان جانب النجاة يترجح ليكون موافقا
لما اجمع عليه الماتريدية والاشاعرة من ان الوالدين الكريمين من قسم اهل الفترة الناجين بيقين كما
ستقف عليه بل الذى ينبغى ان يترجح جانب التوحيد ليكون موافقا للاصل المروى عن الامام وهو
لا عذر لعاقل فى الجهل بخالقه فقد نص على ان الوالدين الكريمين لم يجهلا خالقهما كما ستعرفه فى الباب
الذى بعده ان شاء الله تعالى فحينئذ يحصل التطابق بين الكلامين (وهذا هو الاليق بجلالة امام الائمة
وقدوة اعيان الامة تغمده الله برحمته واسكنه بحبوحة جنته (وهذا القدر يكفينا فى هذا المبحث (ثم بدا
الى مسلك آخر مبنى على ما ذكره صاحب القاموس رحمه الله تعالى من ان الكفر بفتح الكاف تعظيم
الفارسى ملكه فلم لا يجوز ان يستعمل فى التعظيم المطلق عن القيد المذكور ثم يقيد بتعظيم الخالق تعالى مجازا
مرسلا بمرتبتين وعليه فالمعنى ووالدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ماتا على تعظيم الله تعالى فان
لفظ ال ينوب عن المضاف اليه وبه ايضا يقع التطابق ويحصل التوفيق بين كلامى الامام من غير
افتقار الى مرجحات خارجية وبالله التوفيق (لا يقال هذه الاحتمالات لبعيدة عما يفيده جوهر اللفظ
لانا نقول احتمال ان المراد من قول الامام الامر المكروه البعد ونسبته اليه ابعد (فان قلت ربما قامت
الادلة الصريحة فى ذلك ان الامام قلت سبحان الله من هذا الكلام اترى ان غير الامام ابى حنيفة

من المحدثين والفقهاء علموا ضعف تلك الاحاديث وعللها وناسخها ومنسوخها كما شرحه ابا حنيفة
جهل ذلك هذا غلط كبير بل شرط الامام فى الحديث ابلغ من شرط الشيخين البخارى ومسلم فرواة الحديث
عنه اعز وصحة الحديث عنده اعز لانه يشترط ما شرطه غيره من المحدثين ويزيد عليهم التذكر وعدم
النسيان كما نص عليه شيخنا فى حاشيته علم المصطلح وتشهد له كتب المذهب فافهم والله اعلم (ويدل لذلك
على ما قلناه تغيير العبارة اذ لو كان مراده انهما كافران لجمع الكل وقال ماتوا كافرين فتأمل فى الفرق
بين العبارتين واراد ان يبين الفرق فى الحكم بين ابى وبين الوالدين الشريفين على وجه فيه دقة
لان دقائق الامام الاعظم ونكات ابى حنيفة النعمان المقدم ادق من ذلك لا يفهمها الا ذو ذوق
سليم وطبع مستقيم فلا يجوز ان تؤخذ اقوال ذلك الامام الكبير بالجزاف ويخبط فيها خبط عشواء بالعناد
واعتساف (ثم بعد سعى للجواب تطلعت عسى ان اظفر بمدد من الملك الوهاب بنقل من تأليف
اولى الالباب فبعد ايام عثرت بحمد الله تعالى على نقل صريح وجواب مريح فى رسالة السرور والفرح
للعلامة الساجقلى الحنفى رحمه الله تعالى وشكر سعيه حيث قال فما معنى قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى
فى الفقه الاكبر ووالدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ماتا على الكفر وابو طالب عمه مات كافرا قلت ليس
معناه ان والديه ماتا على الكفر حقيقة بل على الكفر مجازا وهو لا يضرهما لانهما آمنا بالخالق ولم يوجب
ابو حنيفة رحمه الله تعالى على اهل الفترة الا الايمان بالخالق لان ما لا يستقل به العقل وهو ما عدا
معرفة الخالق من الشرعية لا يضر الجهل به زمن الفترة واما معرفة الخالق فتجب (وهذا هو المراد بقول
الامام لا عذر لاحد فى الجهل بخالقه كما صرح به صاحب التلويح العلامة الثانى المولى التفتازانى و
يجب عند الامام الثواب على ايمان اهل الفترة بالخالق وابو طالب مات كافرا حقيقة لانه امتنع من
قبول دعوته عليه الصلوٰة والسلام فغير ابو حنيفة رحمه الله تعالى اسلوب العبارة اشارة الى هذا
فلو كان المراد من كفر والديه الكفر حقيقة لقال ووالدا رسول الله وابو طالب عمه ماتوا كافرين
فاعرف (وقال وانما صرح بقوله ماتا على الكفر لدفع توهم ان دعوة الرسول وصلت اليهما فامتنعا عن
الشرك فى العبادات فالمعنى انهما ماتا على الشرك فى العبادات وهو لا يضرهما وليس ذلك كفرا حقيقة لهما

فوجب لهما الجنة عند ابی حنیفة رحمه الله وغیره (و قال ان قلت کیف یقال انهما ماتا علی الکفر و انهما
فی الجنة و ذلک امر عجیب قلت ذلک کعکس ما یقال ان فرعون مات علی الایمان و انه من اهل النار
لحدوث ایمانه حال البأس قال الله تعالی فلم یک ینفعهم ایمانهم لما رأوا بأسنا (و قال
فالعجب من علی القاری صنع رسالة فی الام المکروه و صدره بالمنقول عن الفقه الاکبر و لم یدر ان المراد
بالکفر فیه الکفر مجازا و هو لا یضرهما کما عرفت و اتی باخبار آحاد فی الامر المکروه مع انها قابلة للتاویل
علی ان العمل باصول الفقه اولی من العمل باخبار الاحاد فلعل البرودة اثرت فی راسه فاختل عقله
انتهی کلام الساجقلی (اقول قوله بل علی الکفر مجازا فسره هو فی غیر هذا الموضع من الرسالة المذکورة بانه
یسمی ذلک کفرا مجازا تشبیها له بالکفر الذی لا یتحقق الا بعد دعوة الرسول (قلت و یوضحه ما یاتی
عن ابن الهمام ان اطلاق الطاعة و المعصیة قبل ورود امر و نهی مجاز من اطلاق الشئ علی ما یؤول الیه
انتهی و قوله لانهما آمنا بالخالق سیتضح لک فی الباب الذی بعده ان شاء الله تعالی و اما قوله انهما ماتا علی
الشرک فی العبادة ففیه نظر لانه لم یرد فیهما نقل بذلک فمن این لنا انهما کانا یعبدان الاصنام
کغیرهما بل ذکر العلامة الزرقانی فی شرح المواهب معزیا للعلامة المحقق السنوسی و التلمسانی محشی
الشفا انه لم یسبق لوالدیه شرک و کانا مسلمین کسائر اصوله صلی الله علیه و سلم لانه علیه الصلوة والسلام
انتقل من الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة و لا یکون ذلک الا مع الایمان بالله تعالی و ما قاله
المورخون قلت حیاء و ادب انتهی (اقول و هذا کله علی تقدیر ثبوت تلک العبارة فی الفقه الاکبر
عن الامام الاعظم (و قد جنح الافاضل من العلماء الکبار الی ان هذه العبارة مدسوسة علی الامام
(قال العلامة المحقق السید الطحطاوی رحمه الله تعالی فی حاشیة الدر المختار و ما فی الفقه الاکبر من
ان والدیه صلی الله علیه و سلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام و یدل علیه ان النسخ المعتمدة منه
لیس فیها شئ من ذلک (قال الفهامة المدقق ابن الحجر المکی فی فتاواه و الموجود فیها ذلک لابی حنیفة
محمد بن یوسف البخاری لا لابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی و علی تسلیم ان الامام قال ذلک فمعناه
انهما ماتا فی زمن الکفر کما مر و هذا لا یقتضی اتصافهما به کیف و الله تعالی یقول و تقلبک فی الساجدین

والمراد بالساجدین ما یعم الساجدات ای انتقالک من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات
انتهی (و هذا یرد علی ابی حیان من جهة حصره تفسیر الآیة المذکورة بما ذکر فی الرافضة (و قد بالغ
فی الرد علیه ابن حجر المذکور بکلام یطول شرحه هنا و شنع علی من نقله عنه و اقره علیه فراجعه
ان شئت فی شرح المواهب (و کذا فسر الآیة بما ذکره الطحطاوی و ابن حجر جمع من ائمة اهل السنة
کالامام الفخر الرازی و حافظ السنة السیوطی رحمهما الله تعالی و یاتی بقیة الکلام علی هذا المبحث فی الباب
الخامس ان شاء الله تعالی فقد استبان لک بما ذکر عن العلامتین ان تلک العبارة لا اصل لها عن
الامام الاعظم و ناهیک بهما امامة و جلالة و شاهدی عدل اما احدهما فابو حنیفة زمانه و الآخر شافعی
فی عصره و اوانه (و قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا و کافی من مسئلة
دست علی الائمة الکبار کالشیخ الاکبر قدس سره الاعطر و الشیخ الشعرانی و حماد المحدث کما مر و یؤیده من
جهة العقل انه لا غرض للامام فی ذکر هذه المسئلة علی الوجه الذی ظن انه یتعلق بها اصل من اصول
الدین الذی یخشی من السکوت عنه ضیاع او زلل ام عبادة فیحصل بالصمت عنه فساد او خلل
(فائدة مناسبة لما نحن فیه ذکر صاحب القاموس ما نصه ابو حنیفة کنیة عشرین من الفقهاء اشهرهم
امام الفقهاء النعمان انتهی فتنبه (فان قلت اخبرنا عما علقه الشیخ ابو المنتهی علی هذه العبارة فی شرحه
الفقه الاکبر حیث قال هذا رد علی من قال ماتوا علی الایمان و هم الروافض انتهی کذا فی سبل السلام

وصل ہفتم در بیان حیات انبیاء علیہم السلام

از جملہ احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوات اللہ علیہم بعد از عموم نصوص قرآنی در حیات زمرہ شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ این
حدیث است کہ ابو یعلی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرد قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون و از آنچہ بخصوص اثبات حیات سید کائنات کند علیہ
افضل الصلوات و اکمل التحیات و التسلیمات این حدیث است کہ مشہور و معروف است ما من احد
یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام و لیکن علماء اختلاف کردہ اند کہ این فضیلت عظمی
عام است مر ہر کسی را کہ بشرف تسلیم بر سید کائنات علیہ افضل التسلیمات مشرف است خواہ

زایر قبر شریف بود یا غایب از آنحضرت کبری در هر مکان که باشد یا آنکه مخصوص است بزوار قبر
شریف و حضار آن مکان منیف بعضی علما بران رفته اند که این فضیلت مخصوص زایران و نصیب
حاضران است بقرینه قیدیکه در روایت احمد بن حنبل رحمة الله علیه آمده است ما من احد یسلم علی
عند قبری و تحقیق کلام بر وجهیکه بعضی فضلای متاخرین نموده اند آنست که فرستادن سلام بر سید
انام صلی الله علیه وسلم بر دو نوع است یکی آنکه قصد بوی دعا و سوال از جناب ذو الجلال عز اسمه است
بنزول سلام و ورود رحمت بر حضرت رسالت خواه بلفظ خطاب یا بصیغه غیب خواه قایل آن
حاضر آن درگاه بود یا غایب آگاه چنانکه گویند السلام علی محمد یا گویند السلام علیک یا رسول الله
واین نوعی است که بعضی علما آنرا مخصوص جناب رسالت داشته اند و منع اطلاق آن کرده بر غیر الا
بطفیل و تبعیت و نوع دیگر آنکه مقصود از وی تحیت و اکرام است که زایر بعد از وصول بقبر شریف
گوید همچنانکه داخل مجلس بر اهل مجلس سلام گوید و این کیفیت خصوصیت با آنحضرت عظمی ندارد بلکه
سلام بحکم شریعت مستدعی و مستوجب جواب و رد سلام است بر مسلم بیواسطه مشافهه گوید یا بواسطه
رسول و نایب فرستد و شارع علیه الصلوٰة والسلام احق و اولی است برعایت ادای این واجب
واگر این حکم یعنی رد سلام در نوع اول نیز ثابت شود دور نیست و امتیاز نوع ثانی به ثبوت شرف
قرب و تشریف خطاب بود و اما آنچه در حدیث دیگر آمده که حق سبحانه تعالی بحبیب خود صلی الله علیه
وسلم فرمود هر که از امت تو یکبار بر تو سلام فرستد من ده بار بر وی سلام فرستم ظاهر آنست که آن
مخصوص بنوع اول باشد کذا قالوا و نسائی باسناد صحیح از ابن مسعود رضی الله عنه می آرد که آنحضرت
فرمود صلی الله علیه وسلم حق سبحانه فرشتگان را خلق فرمود که سیاح اند در زمین و سلام امت مرا
بمن میرسانند و این در حق غایب است و اما آنکه حاضر است در وی دو حدیث آمده یکی دلالت
دارد که آنحضرت سماع سلام وی میکند و بنفس نفیس خود متکفل رد سلام وی میشود چنانچه مدلول
حدیث سابق است و نیز از ابن عمر آمده من صلی علی فی قبری رددت علیه ومن صلی علی فی مکان آخر
بلغونیه و حدیث دیگر آنکه دال است که درینجا نیز ملکی موکل است که ابلاغ سلام بر آنسرور میکند

و متکفل رد وی میشود روایت است از ابو هریره رضی الله عنه ما من عبد یسلم علی عند قبری الا وکل
بها ملکا یبلغنی وکفی اجر آخرته ودنیاه وکنت له شهیدا او شفیعا یوم القیمة و وجه توفیق آن
تواند بود که چون بیان سنت الهی عز اسمه بر آن بود که ملکی در حضرت رسالت وکیل شده باشد که تبلیغ
تسلیمات بندگان کند چنانچه در بارگاه ملوک و سلاطین معهود است و با وجود آن بعضی بندگان مخلص
و خاصگان مقرب بلکه تمامه شکسته دلان از نفس نفیس خود نیز رد سلام و جواب کلام تشریف
دایم میفرموده باشند فیا حبذا سعادت من فاز بذلک فضل الله یوتیه من یشاء مصرعه
همه خواهند ترا تا تو کرا میخواهی ۰ و عبد الحق که از اکابر ائمه حدیث است در احکام صغری باسناد
صحیح از ابن عباس رضی الله عنهما می آرد که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده هیچ احدی بقبر برادر
مومن خود که او را در دنیا میشناخت نگذرد و بر وی سلام نکند مگر آنکه آن برادر وی او را
بشناسد و رد سلام وی بکند و ابن عبد البر این حدیث را روایت کرده و صحیح نموده چنانچه
ابن تیمیه آنرا نقل کرده است با اندک تفاوتی در لفظ و نیز امام عبد الحق در کتاب عاقبت از حدیث
عایشه رضی الله عنها روایت میکند ما من رجل یزور قبر اخیه فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم
و ابن ابی الدنیا راز ابو هریره روایت آورده که اگر بقبر آشنائی بگذرد بشناسد و اگر سلام کند رد
سلام کند البته سمهودی گوید که احادیث درین معنی بسیار است و میگوید که هرگاه این معنی در
آحاد امت و عموم مومنین متحقق باشد فکیف لسید المرسلین و صفوة المتقین صلی الله علیه و آله وسلم
اجمعین بارزی در توثیق عری الایمان از سلیمان بن سحیم می آرد که گفت آنحضرت را صلی الله علیه و
آله وسلم در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول الله اینها که بزیارت تو می آیند و بر تو سلام میکنند سلام
ایشان می شنوی فرمود نعم و ارد علیهم گفت آری میشنوم و جواب ایشان نیز میگویم و ابن نجار از
ابراهیم بن بشار روایت میکند که گفته است در سالی از سالها حج کردم و بزیارت سید المرسلین بمدینه
آمدم چون بقبر شریف رسیدم و سلام کردم از داخل آواز شنیدم که میگویند و علیک السلام و امثال
آن از اولیاء الله و صلحای امت بسیار منقول است و باتفاق علما در حیات آنحضرت بعد از وفات

شبهه نیست وهمچنین سائر انبیا علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام در قبور زنده اند بحیاتی کامل تر وتحقیقت تر از حیات شهدا که در کلام مجید از وی خبر داده است وکیف لا وآنحضرت سید الشهدا است واعمال شهدا در میزان او است فرموده است صلی الله علیه وسلم علمی بعد وفاتی کعلمی فی حیاتی رواه الحافظ المنذری وابن عدی فی الکامل وابو یعلی بنقل ثقات از انس بن مالک می آرد قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون وبیهقی از روایت انس می آرد وتصحیح میکند که الانبیاء لا یترکون فی قبورهم بعد اربعین لیلة ولکنهم یصلون بین یدی الله حتی ینفخ فی الصور بیهقی گوید که اگر بصحت رسد که لفظ حدیث همین است مراد آن بود که حیات ایشان در قبر دائم ومستمر است ولیکن در مدت اربعین محال نماز وعبادت ظاهر نبود ونیز بیهقی گوید که شواهد بر حیات انبیاء علیهم السلام از احادیث صحیحه بسیار است بعد از آن ذکر کرده حدیث مرور آن بموسی علیه وعلی نبینا الصلوٰة والسلام ووی نماز میگذارد در قبر خود واحادیث دیگر که در ملاقات آنحضرت با انبیا ونماز گذاردن او با ایشان ورد یافته سلام الله علیهم اجمعین ونیز بیهقی میگوید که مبنای جمیع این احادیث بر آنست که حق سبحانه وتعالی بر انبیا علیهم السلام بعد از موت ایشان رد ارواح میکند وایشان پیش خدا زنده اند مثل شهدا انتهی کذا فی جذب القلوب الی دیار المحبوب بدانکه سماع موتی سلام وکلام احیا را ثابت است باحادیث از جمله همان احادیث حدیث قلیب است که مذکور است در صحیحین که پس از جنگ بدر صحابه کرام رضی الله عنهم کشته های قریش را در قلیب یعنی چاهی که سنگ کاری نشده بود انداختند وآنحضرت صلی الله علیه وسلم آمد وبر لب آن چاه ایستاده شد واز هر کدام را از کشتها ندا وخطاب مینمود ومیفرمود صحابه کرام را که نیستید شما شنواتر قول مرا از ایشان ودیگر حدیث قرع نعال است که مذکور است در صحیحین یعنی بخاری ومسلم که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده که بدرستی میت میشنود صدای نعال زندها را وقتیکه بر میگروند از دفن وی ودیگر از آنحضرت صلی الله علیه وسلم که مذکور است در صحاح که آنحضرت تشریف می آوردند برای زیارت اهل البقیع ومیفرمود السلام علیکم دار قوم مومنین

یعنی ندا کرده خطاب می نمود پس معلوم شد که می شنیدند ومی فهمیدند والا خطاب وندا نامعقول وعبث میشوند واین خطاب ندا سنت مستمره است الی یومنا هذا لکن این احادیث چونکه در ظاهر مخالف بودند از این آیه کریمه که انک لا تسمع الموتی واز این آیه کریمه وما انت بمسمع من فی القبور محققین علما توفیق نموده اند بسه وجه وجه اول این است که مراد این دو آیه کریمه زندهای کفار اند نه میت اموات ومراد بعدم سماع ایشان عدم اجابت ایشان است در حق راه وجه ثانی این است که مراد بموتی دلهای مرده اشقیا اند ومراد بقبور اجساد ایشانند ومبنای تاویلین بر این است که هر دو آیه کریمه نازل شده اند در حق کفار نه در حق اموات ووجه ثالث این است که مراد بسماع درین دو آیه کریمه سماع بگوش است ومراد بسماع مثبت در احادیث علم روح است وسلام الاحیا او کلامه وقد روی انه قام النبی صلی الله علیه وسلم علی حافة قلیب فیها قتلی قریش ویناد یهم باسمائهم واسماء ابائهم یا فلان بن فلان یا فلان بن فلان الیسر کم انکم اطعتم الله ورسوله انا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر رضی الله عنه یا رسول الله ما تکلم من اجساد لا ارواح لها فقال النبی صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم متفق علیه باب المیت یسمع خفق النعال حدثنا عیاش قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا سعید ح قال وقال لی خلیفة حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا سعید عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال العبد اذا وضع فی قبره وتولی وذهب اصحابه حتی انه یسمع قرع نعالهم اتاه ملکان فاقعداه فیقولان له ما کنت تقول فی هذا الرجل محمد صلی الله علیه وسلم فیقول اشهد انه عبد الله ورسوله فیقال انظر الی مقعدک من النار ابدلک الله به مقعدا من الجنة قال النبی صلی الله علیه وسلم فیراهما جمیعا واما الکافر والمنافق فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لا دریت ولا تلیت ثم یضرب بمطرقة من حدید ضربة بین اذنیه فیصیح صیحة یسمعها من یلیه الا الثقلین انتهی کذا فی صحیح البخاری وامام عبد الحق که از اکابر ائمه حدیث است در احکام صغری باسناد صحیح از ابن عباس رضی الله عنهما می آرد که

ازالة الفلان صفحه ۱۷۸ مطبع بمبئی

آنحضرت علیه السلام فرمود هیچ احدی بقبر برادر مومن خود که او را در دنیا می شناخت نگذارد
بروی سلام بکند مگر آنکه آن برادر آنرا بشناسد و رد سلام کند حدیث درین باب متعدد آمده است
انتهی کذا فی مدارج النبوة جلد الثانی قسم چهارم باب سیوم وصل پنجم صفحه ۵۷۵ مطبوعه کشوری
وقد صح عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعا ما من احد یمر بقبر اخیه المومن وفی روایة بقبر الرجل
کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام ولابن ابی الدنیا اذا مر الرجل بقبر یعرفه
فسلم علیه رد علیه السلام واذا مر بقبر لا یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام انتهی کذا فی خلاصة الوفا فی
بیان اخبار دار المصطفی فی الاحیاء قال ابو سعید الخدری سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
ان المیت یعرف من یغسله ومن یحمله ومن یدلیه فی قبره انتهی کذا فی کنز العباد المیت یعرف من یغسله
ویحمله ویدلیه فی حفرته رواه حم کنوز الحقائق وردان الاموات ان یتعارفون ویتزاورون فی
فی قبورهم فی اکفانهم ولهذا ندب تحسین الکفن ویعرفون من زارهم ویستانسون به ویردون علی
من سلم علیهم انتهی کذا فی غنیة المسترشدین فی مذهب امام الشافعی رحمه الله باب حدثنا
محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن خازم قال حدثنا الاعمش عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس
قال مر النبی صلی الله علیه وسلم بقبرین فقال انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما
فکان لا یستتر من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمة ثم اخذ جریدة رطبة فشقها نصفین فغرز فی
کل قبر واحدة قالوا یا رسول الله لم فعلت هذا قال لعله یخفف عنهما ما لم ییبسا قال ابن المثنی و
حدثنا وکیع قال حدثنا الاعمش سمعت مجاهدا مثله انتهی کذا فی الصحیح البخاری باب عذاب القبر
من الغیبة والبول بیان عذاب قبر از غیبت و آلودگی بول غیبت بکسر معجمه وسکون تحتانیه
وفتح موحده یاد کردن کسی را به بدی اگرچه در وی آن بدی باشد حدثنا قتیبة قال حدثنا
جریر عن الاعمش عن مجاهد عن طاوس عن ابن عباس قال مر النبی صلی الله علیه وسلم علی قبرین
فقال انهما لیعذبان گفت ابن عباس گذشت پیغمبر خدا بر دو قبر پس فرمود بتحقیق هر دو
مرده درین دو قبر عذاب کرده می شوند وما یعذبان فی کبیر و عذاب کرده نمی شوند در گناهی بزرگ

در نظر مردم مبتلا ثم قال بلی یستر دفع دیگر فرمود بلی در گناهی بزرگ در واقع عذاب کرده میشوند
اما احدهما فکان یسعی بالنمیمة اما یکی ازین دو پس بود که سعی میکرد در سخن چینی که حرام است
و در واقع موجب برانگیختن فتنها است و اما احدهما فکان لا یستتر من بوله اما دیگری پس بود
که پرده نمیگرفت از بول خود و آلوده می شد بآن قال ثم اخذ عودا رطبا فکسره باثنین یستر
گرفت آنحضرت چوبی تر پس پاره کرد آنرا بدو پاره ثم غرز کل واحد منهما علی قبر یستر خلانید هر یکی
ازان دو پاره بر قبری ثم قال لعله یخفف عنهما ما لم ییبسا یستر فرمود شاید که تخفیف کرده شود
ازین هر دو عذاب مادامی که خشک نشوند انتهی کذا فی تیسیر القاری شرح البخاری بدانکه نهادن گل و هر سبزه و برگ
نیکوست زیرا که مادام که آنچیز تر است تسبیح میگوید مر میت را انس باشد و در کبیری گفته بر کندن کاه و
سبزه از گور نهی است و چون خشک باشد کندن آن مکروه نباشد انتهی کذا فی سند الاسلام
وضع الورود والریاحین علی القبور حسن لانه مادام رطبا یسبح ویکون للمیت بتسبیحه انس ولهذا
کان النبی صلی الله علیه وسلم غرس غصنان فی قبر انسان و قال رفع الله عن صاحبه العذاب
مادام هذا الغصن رطبا و کان النبی صلی الله علیه وسلم مر بقبرین فقال صلی الله علیه وسلم عذاب
یسیر فاخذه بجریدة ای غصن من نخل وشقها بنصفین وغرز فی کل واحد منهما فقال یخفف عنهما العذاب
ما لم یجفا هکذا فی المضمون الغزالی رحمه الله فی فتاوی الکبری شوکة او حشیش نبت علی القبور
فان کان رطبا یکره قلعه وان کان یابسا لا لانه مادام رطبا یسبح ویکون للمیت انس بتسبیحه انتهی
کذا فی کنز العباد وفی ایضا وضع الورد والریاحین علی القبور حسن مادام رطبا یسبح ویکون
المیت بتسبیحه انس ولهذا کان النبی علیه السلام غرس غصنا فی قبر انسان وقال رفع الله عن
صاحبه العذاب ما دام هذا الغصن رطبا یسبح ویکون المیت بتسبیحه انس و لهذا کان النبی علیه
السلام مر بقبرین فقال فیهما عذاب لیس فاخذ بجریدة ای غصن من نخل وشقها بنصفین وغرز فی کل واحد
منهما فقال یخفف الله عنهما العذاب ما یجفاه وعن الکبری شوکة او حشیش نبت علی القبور فان
کان رطبا یکره قطعه وان یابسا لا لانه مادام رطبا یسبح ویکون للمیت انس بتسبیحه وان تصدق

بقمتہ الورد اولا انتہی کذا فی فتاوی معصومیہ اہل بخارا وقال الضحاک رحمہ اللہ من زار قبراً
یوم السبت قبل طلوع الشمس علم المیت بزیارتہ قیل وکیف ذلک قال لمکان یوم الجمعۃ وکذلک
فی اللیالی المتبرکۃ لاسیما لیلۃ البراۃ لما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان احیی لیلۃ البراۃ فی البقیع
وکذلک فی الازمنۃ المتبرکۃ کعشر ذی الحجۃ والعیدین وعاشورا وسائر المواسم فاذا اراد زیارۃ
القبور یستحب ان یصلی فی بیتہ رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ الفاتحۃ وآیۃ الکرسی مرۃ والاخلاص
ثلاث مرات ویجعل ثوابہ للمیت یبعث اللہ تعالی الی المیت فی قبرہ نورا ویکتب للمصلی ثوابا
کثیرا ثم لا یشتغل بما لا یعنیہ فی الطریق فاذا بلغ الی المقبرۃ یخلع نعلیہ لان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخلعہما ثم یقف مستدبر
القبلۃ مستقبلا لوجہ المیت ویقول السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم لنا
سلف ونحن بالاثر انتہی کذا فی کنز العباد وقال الضحاک من زار قبرا یوم السبت قبل طلوع
الشمس علم المیت بزیارتہ قیل کیف ذلک قال لمکان یوم الجمعۃ فکذلک فی لیالی المتبرکۃ
لاسیما لیلۃ البرات لما ان النبی علیہ السلام کان احیی لیلۃ البراۃ فی البقیع وکذلک للازمنۃ
المتبرکۃ کعشر ذی الحجۃ والعیدین وعاشورا وسائر المواسم واذا اراد زیارۃ القبور یستحب
لہ ان یصلی فی بیتہ رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ الفاتحۃ وآیۃ الکرسی مرۃ والاخلاص ثلاث مرات
ویجعل ثوابہا للمیت یبعث اللہ تعالی من المیت فی قبرہ نورا ویکتب للمصلی ثوابا کثیراً انتہی الخ کذا
فی فتاوی معصومیہ اہل بخارا یکرہ ایضا قطع النبات الرطب والحشیش من المقبرۃ دون الیابس
کما فی البحر والدار وشرح المنیۃ وعللہ فی الامداد بانہ مادام رطبا یسبح اللہ تعالی فیؤنس المیت
وتنزل بذکرہ الرحمۃ ونحوہ فی الخانیۃ اقول ودلیلہ ما ورد فی الحدیث من وضعہ علیہ الصلوۃ
والسلام الجریدۃ الخضرا بعد شقہا نصفین علی القبرین الذین یعذبان وتعلیلہ بالتخفیف عنہما ما لم
ییبسا ای یخفف عنہما ببرکۃ تسبیحہما اذ ہو اکمل من تسبیح الیابس لما فی الاخضر من نوع حیاۃ وعلیہ
فکراہۃ قطع ذلک وان نبت بنفسہ ولم یملک لان فیہ تفویت حق المیت ویؤخذ من ذلک ومن الحدیث

ورق ۸۲ ہ قلمی

ورق ۱۶۵ قلمی

ورق ۸۲ ہ قلمی

ندب وضع ذلک للاتباع ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس ونحوہ وصرح بذلک
ایضا جماعۃ من الشافعیۃ وہذا اولی مما قالہ بعض المالکیۃ من ان التخفیف عن القبرین انما حصل
ببرکۃ یدہ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلم او دعائہ لہما فلا یقاس علیہ غیرہ وقد ذکر البخاری فی صحیحہ
ان بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ عنہ اوصی بان یجعل فی قبرہ جریدتان انتہی کذا فی رد المحتار

وصل ہشتم در بیان حکم سرور میلاد سرور انام علیہ افضل الصلوۃ والسلام بدانکہ سرور
مولد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بدعت حسنہ است وعمل مولد معمول علما وعرفا عالم شیخ ابن حجر
مکی ہیتمی رحمہ اللہ در رسالہ النعمۃ الکبری علی العالم بمولد سید ولد آدم میفرماید اعلم انہ ای ان عمل
المولد بدعۃ لانہ لم ینقل عن احد من السلف من القرون الثلثۃ التی شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بخیریتہا لکنہا بدعۃ حسنۃ لما اشتملت علیہ من الاحسان الکثیر للفقراء ومن قراءۃ القرآن واکثار الذکر
والصلوۃ والسلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار السرور والفرح بہ صلی اللہ علیہ وسلم
والمحبۃ واغاظۃ اہل الزیغ والعناد من الزنادقۃ والملحدین والکفرۃ والمشرکین ولاجل ذلک لما
ظہرت بعد ذلک القرون الثلثۃ لم تزل اہل الاقطار فی سائر المدن والامصار یحتفلون بعمل المولد
فی شہر فی ولائم مشتملۃ علی کثیرۃ المطاعم والاحسان والصدقات والمبرات مع الاکثار من قراءۃ القرآن
والذکر وقراءۃ مولدہ وما اشتمل علیہ من کراماتہ وکثیر من معجزاتہ واظہار السرور والفرح بہ وایضاً
قال فیہا قال ابن الجزری ولو لم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان وسرور اہل الایمان لکفی وقال
اذا کان اہل الصلیب اتخذ والیلۃ مولد نبیہم عیدا اکبر فاہل الاسلام اولی واجدر وایضاً قال فیہا
سئل الامام المحقق الولی ابو زرعہ بن العراقی عن فعل المولد مستحب ہو ام مکروہ وہل ورد فیہ شیء او نقل
فعلہ وعمن یقتدی بہ فاجاب بقولہ الولیمۃ واطعام الطعام مستحب فی کل وقت فکیف اذا انضم الی
ذلک السرور بظہور نور النبوۃ فی ہذا الشہر الشریف ولا نعلم ذلک عن السلف ولا یلزم من کونہ بدعۃ
کونہ مکروہا فکم من بدعۃ مستحسنۃ بل واجبۃ یعنی اذا لم ینضم لذلک مفسدۃ واللہ موفق انتہی وایضاً
قال فیہا روی ابو لہب عمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم فقیل ما حالک قال فی النار الا انہ خفف

صفحہ ۴۴ ہ

عتق کل لیلة اثنین وامص من بین اصبعی ہاتین ماروان ذلک عند اعتاقی لثویبة عند ما بشرتنی بولادة
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن الجزری واذا کان ابولہب الکافر الذی نزل القرآن بذمہ الذی
لاذم فوقہ جوزی فی النار بفرحہ لیلة مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم فما حال المسلم الموحد من امتہ یسر
بمولدہ ویبذل ما یقدر علیہ فی محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم لعمری انما یکون جزاؤہ من اللہ الکریم ان
یدخلہ بفضلہ العمیم فی جنات النعیم انتہت عبارة الہیتمی بلفظہا مجدد قرن نہم حافظ احادیث نبوی شیخ
جلال الدین سیوطی در رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد می نگارد ان عمل المولد الذی ہو اجتماع الناس
وقراءة ما تیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی مبدا امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما وقع من
مولدہ من الآیات ثم یمد لہم سماطا یاکلونہ وینصرفون من غیر زیادة علی ذلک من البدع الحسنة التی
یثاب علیہا صاحبہا لما فیہ من تعظیم قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم واظہار الفرح والاستبشار بمولدہ صلی اللہ
علیہ وسلم واول من احدث ابن الملک المظفر ابوسعید کوکری بن زین الدین علی بن بکتکین احد الملوک
الامجاد والکبراء الاجواد وکانت لہ آثار حسنة وہو الذی عمر الجامع المظفر بسفح ساقون قال ابن کثیر
فی تاریخہ کان یعمل المولد الشریف فی ربیع الاول ویحتفل بہ احتفالا ہائلا وکان شہما شجاعا عاقلا عالما
عادلا رحمہ اللہ تعالی واکرم مثواہ وایضا روی می طرازد قال سبط ابن الجوزی فی مرآة الزمان
حکی ان بعض من حضر سماط المظفری فی بعض الموالید انہ عد فی ذلک السماط خمسة آلاف غنم وعشرة آلاف
راس دجاجة ومائة فرس ومائة جمل ومائة الف زبدیة وثلثین الف صحن حلوی قال وکان یحضر عندہ
فی الموالد اعیان العلماء والصوفیة فیخلع علیہم ویطلبہم انتہی وشیخ الہند در جلد اول میفرماید توبیہ
آن است کہ چون آن حضرت متولد شد بشارت رسانید بابولہب کہ در خانۂ عبد اللہ برادر تو
پسری متولد شدہ وابولہب اورا بمژدگانی آزاد کرد وامر کرد کہ اورا شیر دہد حق تعالی
باین شادی وسرور کہ ابولہب بولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرد در عذاب وی تخفیف
کرد روز دوشنبہ از وی عذاب برداشت چنانکہ در احادیث آمدہ است ودرینجا سند است
اہل موالید را کہ در شب میلاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرور کنند وبذل اموال نمایند یعنی

ابولہب کہ کافر بود وقرآن بمذمت وی نازل شدہ چون بسرور وی بمیلاد آنحضرت وبذل
شیر جاریۂ وی بجہت آنحضرت جزا دادہ شد تا حال مسلمانان کہ مملو است بمحبت وسرور
وبذل مال در طریق وی چہ باشد ولیکن باید از بدعتہا کہ عوام احداث کردہ اند از تغنی وآلات
محرمہ ومنکرات خالی باشد تا موجب حرمان از طریقۂ اتباع نگردد انتہی ازین اسناد ہویدا
است سرور میلاد سرور انام علیہ الصلوٰة والسلام بدعت حسنہ است اما شیخ تاج الدین فاکہانی
کہ از متاخرین مالکیہ است عمل مولد را در کتاب خود مسمی بالمورد فی عمل المولد بدعت مذمومہ
گفتہ است وشیخ سیوطی در رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد رد شبہات وی نمودہ وحجاب
شکوک از چشم محجوبان برآوردہ است حل شبہات از انجا باید طلبید پس ازان باید دانست
کہ بعضی از علما قیام را نزد ذکر مولد سرور انام علیہ الصلوٰة والسلام نیز مستحسن گفتہ اند قال علی
بن برہان الدین فی سیرة الحلبی جرت عادت کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یقوموا تعظیما لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذا القیام بدعة حسنة وقال الیفاعی وقد
وجد القیام عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم الامة ومقتدی الائمة دینا وورعا الامام
تقی الدین السبکی وتابعہ علی ذلک مشایخ الاسلام فی عصرہ انتہی کذا فی فصل الخطاب وصل انہم

دربیان قیام یعنی ایستادہ شدن در نزد ذکر ولادت باکرامت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم مستحب است قال سید جعفر البرزنجی المدنی رحمہ اللہ فی رسالہ المولد وقد
استحسن القیام عند ذکر مولدہ الشریف ائمة ذوو روایة ورویة فطوبی لمن کان تعظیمہ صلی اللہ
علیہ وسلم غایة مرامہ ومرماہ انتہی وفی ہذا المقام قال یوسف بن محمد الاہدل رحمہ اللہ وعلی
ذلک کافة اہل الحرمین علماؤہم وعوامہم وفیہ من التعظیم للجانب الکریم ما لا یخفی انتہی ازین اسناد
ہویدا است کہ در سرور میلاد سرور انام وقیام عند ذکر اسمہ ومولدہ علیہ الصلوٰة والسلام مطاعنان
طرفین چہ بر مولوی صفوی ومولوی محمد سعید اسلمی وغیرہما وچہ بر سند العلماء سید
واعظ وغیرہما اصلی ندارند انتہی کذا فی فصل الخطاب پوشیدہ نماند کہ بعد از اثبات حیات

حقیقی حسی دنیاوی اگر بعد ازان گویند که حق تعالی جسد شریف را حالتی و قدری بخشیده است
که در هر مکانی که خواهد تشریف بخشد خواه بعینه یا بامثال خواه بر آسمان یا بر زمین و خواه
در قبر شریف یا غیروی صورتی دارد یا وجود ثبوت بنسبت خاص بقبر در همه حال مروی است
انتهی کذا فی مدارج النبوت جلد ثانی از شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ وفی کتاب انسان
العیون فی سیرة الامین المامون جرت عادة کثیر من الناس اذا سمعوا بذکر وضعه صلی اللہ
علیه وسلم ان یقوموا تعظیما له صلی اللہ علیه وسلم وہذا القیام بدعة لا اصل لہا ای لکن ہی بدعة
حسنة لانه لیس کل بدعة مذمومة وقد قال سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنه فی اجتماع الناس
لصلوة التراویح نعمة البدعة وقد قال العز بن عبد السلام رحمہ اللہ ان البدعة تعتریہا الاحکام
الخمسة وذکروا من امثلة کل ما یطول ذکرہ ولا ینافی ذلک قوله صلی اللہ علیه وسلم ایاکم ومحدثات
الامور فان کل بدعة ضلالة وقوله صلی اللہ علیه وسلم من احدث فی امرنا ای شرعنا ما لیس منه
فہو رد لان ہذا عام ارید به الخاص فقد قال امامنا الشافعی قدس سرہ ما احدث وخالف
کتابا او سنة او اجماعا او اثرا فہو من البدعة الضلالة وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من
ذلک فہو من البدعة المحمودة وقد وجد القیام عند ذکر اسمه صلی اللہ علیه وسلم من عالم الامة
ومقتدی الائمة دینا وورعا الامام تقی الدین السبکی وتابعه علی ذلک مشایخ الاسلام فی عصرہ
فقد حکی بعضہم ان الامام السبکی اجتمع عندہ جمع کثیر من علماء عصرہ فانشد منشد قول الصرصری رحمہ اللہ
فی مدحه صلی اللہ علیه وسلم وشرف وعظم ؎ قلیل لمدح المصطفی الخط بالذہب ٭ علی ورق
من خط احسن من کتب ٭ وان تنہض الاشراف عند سماعه ٭ قیاما صفوفا وجثیا علی الرکب ٭ فعند
ذلک قام الامام السبکی رحمہ اللہ وجمیع من بالمجلس فحصل انس کبیر بذلک المجلس ویکفی ذلک فی
الاقتداء حروفه وفی کتاب السیرة المحمدیة والطریقة الاحمدیة لمولانا العلامة المولوی محمد کرامت العلی
الدہلوی رحمة اللہ علیه جرت عادة کثیر من الناس انه اذا سمعوا بذکر وضعه علیه السلام ان یقوموا
تعظیما له علیه السلام وقد وجد القیام عند ذکر اسمه الشریف من الامام تقی الدین السبکی وتابعه علی ذلک

مشایخ الاسلام فی عصرہ اہ بحروفه وفی السیرة الشامیة جرت عادة کثیر من المحبین اذا
سمعوا بذکر وضعه صلی اللہ علیه وسلم ان یقوموا تعظیما له صلی اللہ علیه وسلم وہذا القیام بدعة لا اصل
لہا وقال ذو المحبة الصادقة حسان زمانه ابو زکریا یحیی بن یوسف الصرصری رحمة اللہ علیه
فی قصیدة من دیوانه ؎ قلیل المدح المصطفی الخط بالذہب ٭ علی فضة من خط احسن من
کتب ٭ وان تنہض الاشراف عند سماعه ٭ قیاما صفوفا وجثیا علی الرکب ٭ اما اللہ تعظیما کتب
اسمه ٭ علی عرشه یا رتبة سمت الرتب ٭ واتفق ان منشدا انشد ہذہ القصیدة فی ختم درس شیخ
الاسلام الحافظ تقی الدین ابی الحسن السبکی و القضاة والاعیان بین یدیه فلما وصل المنشد الی
قوله وان تنہض الاشراف عند سماعه الی آخر البیت قام الشیخ للحال قائما علی قدمیه امتثالا لما ذکرہ
الصرصری وحصل للناس ساعة طیبة ذکر ذلک ولدہ شیخ الاسلام ابو نصر عبد الوہاب فی ترجمته من
الطبقات الکبری انتہت و مراد ازین قول وہذا القیام بدعة لا اصل لہا بدعت حسنه است چنانچه صاحب
سیرة حلبی بتصریح آن پرداخت و معنی لا اصل لہا لا نظیر لہا ای فی القرون الثلثة باشد و در بعضی
از اطلاقات علما لا اصل لہا بمعنی لا وجود لہا نیز واقعست کذا افادہ مولانا العلامة محمد سلامت
اللہ علیه الرحمة وایضا افاد رحمة اللہ علیه اما عمل مولد پس اگرچه حدوث این عمل شریف باین ہیئت
کذائی متعارف نیز بعد انقضائی قرون ثلثه است ولہذا اطلاق بدعت حسنه بر آن نمودہ اند
چنانچه از قول امام سخاوی و دیگری از ائمهٔ دین تصریحش رفت لیکن برای این عمل چون اصلی
بلکه احوال ثلثه استخراج کردہ اند و ورای این اصول ثلثه اصل اصلی در قرون اول از تخریج ابن
وحیه که بیانش گذشت نیز مفید است اطلاق لا اصل لہا برین بدعت حسنه باین اعتبار نمیتوان
کرد بخلاف قیام که ہر چند این ہم از بدعت حسنه است لیکن چون برای آن اصلی بمعنی متعارف
مستخرج نشد اطلاق لا اصل لہا برین بدعت حسنه نمودند ہمین است تفاوتی در عمل مولد و قیام
اگرچه ہر دو از بدعات حسنه و امور مستحبه موافق تحقیق و تدقیق اکابر دین است انتہی کذا فی

علماء حرمین شریفین کا جو فاضل اتم عالم اجل مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہ
آبادی نے کتاب الدر المنظم فی حکم مولد النبی المعظم مین لکھا ہے بعینہ ہی وافاد العلامۃ
مولانا وشیخ شیخنا عبد اللہ سراج الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ رحمۃ اللہ علیہما اما القیام اذا جاء ذکر
ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم عند قراءۃ المولد الشریف توارثہ الائمۃ الاعلام واقرہ الائمۃ والحکام
من غیر نکیر منکر ولا رد راد ولہذا کان مستحسنا ومن یستحق التعظیم غیرہ ویکفی اثر عبد اللہ بن مسعود
ما راٰہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن واللہ ولی التوفیق والہادی الی سواء الطریق حررہ
خادم الشریعۃ والمنہاج عبد اللہ بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفسر المحدث بالمسجد الحرام
وسئل مولانا العلامۃ الشیخ جمال مفتی مکۃ المکرمۃ عن القیام عند ذکر ولادتہ ہل ہو ادب لا باس
ام بدعۃ مذمومۃ بینوا لنا الجواب فاجاب بقولہ القیام عند ذکر مولدہ الاعطر جمع من السلف
استحسنہ فہو بدعۃ حسنۃ الخ وسئل مولانا العلامۃ الشیخ عبد الرحمن سراج عن القیام عند ذکر ولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم اہو بدعۃ سیئۃ ام امر مستحب او غیر ذلک بینوا توجروا فاجاب بقولہ
القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم جائز ومستحسن کما ہو مختار علماء الحرمین والروم
ومصر والشام من مقلد الائمۃ الاربعۃ المجتہدین وان کان علی سبیل المحبۃ ولم یکن علی سبیل الا
لتزام واللہ سبحانہ اعلم امر برقمہ خادم الشریعۃ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج
الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہما حامداً ومصلیاً مسلماً [مہر: عبد الرحمن سراج] وکتب بعد ذلک مولانا
مولوی رحمۃ اللہ سلمہ اللہ اصاب من اجاب [مہر: محمد ...] وکتب بعد ذلک مفتی المالکیۃ بمکۃ ابو ح
جمی بسیونی الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی من لا نبی بعدہ رب زدنی علماً اما بعد فقط اطلعت علی
ہذا السوال وما حررہ مفتی الاحناف بمکۃ المشرفۃ فی الحال ہو عین الصواب والموافق
للحق بلا شک ولا ارتیاب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وکتب وکیل مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیۃ
مولانا محمد سعید بن محمد بابصیل بعد ذلک ان القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم
قیل انہ مندوب وقیل انہ بدعۃ حسنۃ لان البدعۃ تنقسم الی واجبۃ والی مستحبۃ والی البقیۃ

الاحکام الخمسۃ کل بینہ العلماء فی محلہ الخ وکتب بعد ذلک مفتی الحنابلۃ اما القیام عند ولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقد سنہ العلماء واہل الفضل تعظیماً لقدرہ صلی اللہ علیہ وسلم والقیام مسنون
للوالدین واہل العلم وسید القوم لامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابہ حین اتاہم سعد بن معاذ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی بنی قریظۃ فقال لہم صلی اللہ علیہ وسلم قوموا لسیدکم واللہ سبحانہ
تعالیٰ اعلم امر برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ حامداً مصلیاً
مسلماً وکتب ایضاً فی جواب سوال آخر ما نصہ اما القیام عند ذکر مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم
فہو ادب حسن ولا یخالف مشروعاً ومن ترکہ مع قیام الناس علی اختلاف طبقاتہم فقد سلک
مسلک الجفاۃ وربما یحصل علیہ من الذم والتوبیخ ما لا خیر فیہ ولا یہولنک الشنع والتعمق والتشویہ
فی انکارہ فانہ ہو سعی واستخفاف بالجناب الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم فہذہ اقاویل العلماء
کما تراہ فی ادنیٰ منہ فقد ذکر فقہائنا رحمہم اللہ تعالیٰ انہ مندوب فی حق الوالدین والعالم
وسید القوم ففی شرح الغایۃ والفروع والمبدع یوخذ من فعل الامام احمد الجواز وذلک انہ ذکر عنہ
ابراہیم بن طہمان کان متکئاً فاستوی جالساً وقال لا ینبغی ان یذکر الصالحون فنتکی قال ابن
عقیل فاخذت من ہذہ حسن الادب فیما یفعلہ الناس عند ذکر امام العصر من النہوض لسماع
توقیعاتہ قال فی الفروع ومعلوم ان مسالتنا اولی وذکر ابن الجوزی ان ترک القیام کان
فی الاول ثم صار ترک القیام کالہوان بالشخص فاستحب لمن یصلح لہ القیام واللہ سبحانہ
وتعالیٰ اعلم امر برقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ وکتب شیخنا مولانا
محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ ان المولد النبوی فصل من السیرۃ النبویۃ
ومعلوم استحباب قراءۃ السیرۃ الشریفۃ کلاً او بعضاً واما القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فہو مقتضی الادب ولا ینافی مشروعاً وقد ذکر ابراہیم بن طہمان عند الامام احمد رضی اللہ
تعالیٰ عنہ وکان متکئاً فاستوی جالساً وقال لا ینبغی ان یذکر الصالحون ونتکی ومسالتنا اولی
خصوصاً اذا اعتاد الناس القیام واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم کتبہ الحقیر محمد بن عبد اللہ بن

حميد مفتي الحنابلة بمكة المشرفة لطف الله به حامدا مصليا مسلما وكتب مولانا محمد بن يحيى مفتي الحنابلة
في مكة المشرفة نعم يجب القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم لما استحسنه العلماء الاعلام وهداة
الدين والاسلام فذكروا ان عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم يحضر روحانيته صلى الله عليه
وسلم فعند ذلك فيجب التعظيم والقيام والله سبحانه تعالى اعلم كتبه الفقير الى الله محمد بن
يحيى مفتي الحنابلة في مكة المشرفة اه فائده عظيمه في شرح الشفاء للعلامة على القاري
عليه رحمة الله الباري في المجلد الثاني في فصل في المواطن التي يستحب فيها الصلوة والسلام
على النبي صلى الله عليه وسلم قال اي ابن دينار وهو من كبار التابعين المكيين وفقهائهم ان لم
يكن في البيت احد فقل السلام على النبي ورحمة الله وبركاته اي لان روحه عليه السلام حاضر
في بيوت اهل الاسلام السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اي من الانبياء والمرسلين
والملائكة المقربين السلام على اهل البيت لعله اراد مومني الجن ورحمة الله وبركاته انتهى
بحروفه وكتب مولانا حسين بن ابراهيم مفتي المالكية بمكة المحمية القيام عند ذكر ولادة سيد
الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم استحسنه كثير من العلماء والله اعلم كتبه حسين بن ابراهيم
مفتي المالكية بمكة المحمية وكتب مولانا محمد عمر بن ابي بكر الريس مفتي الشافعية بمكة المكرمة نعم القيام
عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم استحسنه العلماء وهو حسن لما يجب علينا من تعظيمه صلى الله
عليه وسلم كتبه فقير ربه محمد عمر بن ابي بكر الريس مفتي الشافعية بمكة المكرمة وكتب مولانا عثمان
حسن الدمياطي الشافعي القيام عند ذكر ولادة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم في قراءة المولد
الشريف تعظيما له صلى الله عليه وسلم امر لا شك في استحسانه وطلبه واستحبابه وندبه ويحصل
لفاعله من الثواب الحظ الاوفر والخير الاكبر لانه تعظيم اي تعظيم للنبي الكريم ذي الخلق العظيم
الذي اخرجنا الله به من ظلمات الكفر الى نور الايمان وخلصنا به من نار الجهل الى جنات المعارف
والايقان فتعظيمه صلى الله عليه وسلم فيه مسارعة الى رضاء رب العالمين واظهار لاقوى شرائع
الدين ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب ومن يعظم حرمات الله فهو خير له عند ربه

وذكر

وذكر القاضي عياض في الشفاء والعلامة القسطلاني في المواهب علامات كثيرة لمحبة النبي صلى الله
عليه وسلم فمن اعظمها الاقتداء به والرضاء بما شرعه وكثرة ذكره وتعظيمه عند ذكره واظهار الخشوع
والخضوع والانكسار مع سماع اسمه فكل من احب شيئا خضع له كما كان كثير من الصحابة بعده اذا
ذكروه خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا وكذلك كان كثير من التابعين فمن بعدهم يفعلون ذلك
محبة وتوقيرا وقال العلامة ابن حجر في الجوهر المنظم تعظيم النبي صلى الله عليه وسلم بجميع انواع
التعظيم التي ليس فيها مشاركة الله في الالوهية امر مستحسن عند من نور الله ابصارهم ورحم الله
البوصيري اي حيث قال ؎ دع ما ادعته النصارى في نبيهم + واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم
انتهى وثبت في السنة الطلب القيام لغيره صلى الله عليه وسلم فلان الطلب له من باب اولى
روى البخاري ومسلم عن ابي سعيد الخدري ان ناسا نزلوا على حكم سعد بن معاذ رضي الله عنه
فارسل اليه فجاء على حمار فلما بلغ قريبا من المسجد قال النبي صلى الله عليه وسلم قوموا الى خيركم
او سيدكم قال النووي قال البغوي والخطابي ان قيام المرؤس للرئيس الفاضل والوالي
العادل وقيام المتعلم للعالم مستحب غير مكروه عملا بهذا الحديث ثم قال الدمياطي بعد نقل
الاحاديث المثبتة للقيام فاستفيد من مجموع ما ذكرنا استحباب القيام له عند ذكر ولادته
لما في ذلك من كمال التعظيم له صلى الله عليه وسلم لا يقال القيام عند ذكر ولادته بدعة
لانا نقول ليس كل بدعة مذمومة كما اجاب ذلك الامام المحقق الولي ابو زرعة العراقي
حين سئل عن فعل المولد مستحبا او مكروه وهل ورد فيه شيء او هل فعله من يقتدى به فاجاب
بقوله الوليمة واطعام الطعام مستحب كل وقت فكيف اذا انضم السرور بظهور نور النبوة في
هذا الشهر الشريف ولا نعلم ذلك عن السلف ولا يلزم من كونه بدعة كونه مكروها فكم من بدعة
مستحبة بل واجبة اذا لم ينضم لذلك مفسدة والله الموافق انتهى نقله عنه العلامة ابن حجر
في مولده الكبير فيقال نظير ذلك في القيام عند ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم وايضا فقد
اجتمعت الامة المحمدية من اهل السنة والجماعة على استحسان القيام المذكور وقد قال

صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی ضلالۃ قال العلامۃ المدائنی جرات العادۃ بقیام الناس اذا
انتہی المداح الی ذکر مولدہ وہی بدعۃ مستحبۃ لما فیہ من اظہار الفرح والسرور والتعظیم وفی
ہذا القدر کفایۃ لمن وفقہ اللہ وہداہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً
کثیراً قال بفمہ وامر برقمہ الفقیر الی احسان ربہ فی الدنیا والآخرۃ عثمان الدمیاطی الشافعی
خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام حالا وبالجامع الازہر سابقا غفر اللہ لہ جمیع ذنوبہ وستر فی الدارین
جمیع عیوبہ واحبابہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین اھ باختصار پس اگر کسی از حضار مجلس منیف
مولد شریف تخلف ازین قیام سازد و باتباع حاضرین مجلس در قیام نہ پردازد البتہ مورد ملام
و ہدف سہام سرزنش و عتاب ہر خاص و عام باشد کہ تخلف و انحراف بلا ارتیاب بظاہر شرع
کہ مامور بامتثال آنیم دلیل اعراض و اغماض از تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم است
و با وجود این محظور شرعی چنین تخلف منافی اداب صحبت و حسن معاشرت کہ قطع نظر از امر مندوب
مستحسن موافقت با قوم در امر مباح ہم از مستحسنات عادی و عرفی است و مخالفت در ان
قبیح و مذموم کہ مستلزم نفرت و وحشت جماعت است پس این تخلف و انحراف از موافقت
با جماعت ہرگز وجہی از جواز ندارد کہ با وجود مخالفت بافعل جماعت مستلزم انحراف از تعظیم
کسی است کہ معظم و مکرم نزد خدا و جملہ انبیاء و سائر برایا است انتہی ما افادہ مولانا العلامۃ
الشیخ محمد سلامۃ اللہ علیہ الرحمہ باختصار و التقاط **و افاد مولانا** العلامۃ و استاذنا الحبر
الفہامہ ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو بتراب علی قدس سرہ فی جواب سوال چہ میفرمایند
علمائے دین و مفتیان شرع متین در مولد شریف و نمودن مجلس و اقامت کردن چنین ذکر مولد
شریف از کدام حدیث عمل میفرمایند خصوص بماہ ربیع الاول کہ از دریافت آن تقویت جواب
منکر گردد بینوا توجروا حامداً و مصلیاً در پردہ مباد کہ ذکر ولادت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم و ہمچنان ذکر معراج و غزوات و معجزات و مانند اینہا بروایات معتمدہ و معتبرہ در ہر
وقت و ہر مکان ظاہر بلا تقیید و تعیین تاریخ و ماہ معری از بدعات منفرداً او مجتمعاً بزبان

عربی باشد یا فارسی یا اردو و نثر باشد یا نظم بالاتفاق از مثوبات است و خیر محض و موجب
تقویت ایمان و اما تعیین آن در شہر ربیع الاول و در شب دوازدہم آن یا در روزی وی پس نزد
محدثین مانند امام نووی و حافظ ابو شامہ استاذ امام نووی و ابن جوزی و شیخ ابو موسی
زرہونی و علامہ ناصر الدین مبارک معروف بابن طباخ و جلال الدین سیوطی و علامہ
ظہیر الدین جعفر و محمد بن علی دمشقی مصنف سبل الہدی و امام برزنجی و شیخ عبد الحق محدث دہلوی
وغیرہم قدست اسرارہم پس از امور مستحسنہ است و از ادلہ قویہ دندان شکن مبرہن
و مثبت شدہ توضیحش آنکہ قال الحافظ ابن حجر قد ظہر لی تخریجہا علی اصل ثابت وہو ما ثبت
فی الصحیحین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم المدینۃ فوجد الیہود یصومون یوم
عاشوراء فسألہم فقالوا ہذا یوم اغرق اللہ فیہ فرعون ونجا موسی فنحن نصومہ شکراً للہ تعالی
علی ما من بہ فی یوم معین من ابداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذلک علی نظیر ذلک الیوم من کل
سنۃ والشکر للہ تعالی یحصل بانواع العبادات من الصیام والسجود والصدقۃ والتلاوۃ
وای نعمۃ اعظم من النعمۃ ببروز ہذا النبی الکریم نبی الرحمۃ فی ذلک الیوم وعلی ہذا فینبغی ان
یتحری الیوم بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی فی یوم عاشوراء و نیز در حدیث صحیح آمدہ کہ فرمود
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال را کہ ترک مکن روزہ دوشنبہ زیرا کہ من پیدا شدم
دران روز و شبہ نیست دران کہ این حدیث اصل است در جواز تعیین روز مولد و ایضاً ثبت
است آن دعوی را آنچہ خطیب قسطلانی در مواہب لدنیہ افادہ فرمودہ اذا کان یوم الجمعۃ
التی خلق فیہ آدم علیہ السلام خص بساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم یسأل اللہ فیہا خیرا الا اعطاہ
ایاہ فما بالک بالساعۃ التی ولد فیہا سید المرسلین انتہی و علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ
مبسوط در اثبات دعوی مذکورہ تصنیف کردہ و ادا انصاف دادہ من شاء الاطلاع علیہا
فلیرجع الیہا المرام برای اثبات مجلس میلاد شریف مطلقاً و مقیداً دلائل کثیرہ اند و برای استیعاب
آنہا کتابی ضخیم باید و فیما نقلناہ کفایۃ للمنصف فالمنصف و لا یتبع الہوی باقی ماند قیل و قال

درقیام ہنگام ذکر ولادت بابرکت سیدانام علیه الصلوة والسلام پس باید دانست که اصل
قیام برای تعظیم ثابت ومتحقق است در صحیحین بروایت ابوسعید خدری ثابت شده که هرگاه
سعد بن معاذ نزد رسول خدا صلی الله علیه وسلم حاضر شده فرمودند که قوموا الی سیدکم
یعنے استاده شوید بجهت سردار خود امام بغوی وخطابی تصریح فرمودند باینکه قیام رعایا برای
تعظیم وحاکم عادل وقیام شاگرد بجهت تعظیم استاد مستحب است نه مکروه بدلیل این حدیث
واحادیث دیگر درین باب نیز مروی است بخوف اطناب از ذکر آنها معذور ماندم المرام
چون اصل محکم برای جواز قیام تعظیمی هویدا شده پس قیام ممدوح به نیت تعظیم وتکریم آنحضرت
صلی الله علیه وسلم بدعت سیئه نباشد بلکه محدثین راسخین باستحسانش تصریح کردند قال عثمان
بن حسن الدمیاطی الشافعی قد اجتمعت الامة المحمدیة من اهل السنة والجماعة علی استحسان
القیام المذکور وقال صلی الله علیه وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة وقال عبد الله بن عبد الرحمن
السراج اما القیام اذا جاء ذکر ولادته عند قراءة المولد الشریف فتوارثه الائمة من غیر نکیر
ولهذا کان مستحسنا ویکفی فیه اثر عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه ما راه المسلمون حسنا
فهو عند الله حسن علاوه آنکه هرگاه از آیه کریمه وتعزروه وتوقروه وجوب تعظیم آنحضرت صلی الله
علیه وسلم ثبت شده پس قیام مذکور که از افراد تعظیم است نیز بپایهٔ ثبوت مستحکم باشد
ودر هدایه مذکور است که اعمال امصار نزد امام اعظم وابو یوسف ومحمد رحمهم الله ونزد همه فقهاء
معتبر است تا وقتیکه مانعی دران موجود نباشد وظاهر است که همه علماء حرمین شریفین واکثر
علماء هند باستحسان قیام ممدوح فتوی دادند پس عمل ایشان بطریق اولی قابل استناد باشد
بالجمله هرگاه توارث عامه مسلمین حجت قطعی باشد پس توارث علمای حرمین شریفین چرا حجت
قطعی نباشد فی الهدایة فی الاذان قبل الوقت نجوز للفجر من النصف الاخیر من اللیل لتوارث
اهل الحرمین انتهی وقاضی ناصر الدین عبد الله بیضاوی در تفسیر انوار التنزیل افاده فرموده
وقرا الباقون ملک وهو المختار لانه قراءة اهل الحرمین انتهی چون قرارت اهل حرمین برای

مذهب مختار مجتبی باشد پس فعل شان یعنی قیام تعظیمی نزد متبعان سنت نیز حجت باشد هرکه
فتوی داده که محفل مولود بدعت سیئه است در قرون ثلثه نبود از طریق مستقیم انحراف
ورزیده زیرا که دلیلش بطبق شکل اول چنان میشود که محفل مذکور در قرون ثلثه نبود و
انچه در قرون ثلثه نباشد آن بدعت سیئه باشد پس مفتی صاحب را باید که کبری مذکوره را
از دلیل محکم مدلل کنند ودونه خرط القتاد کما لا ینبغی لاهل السداد وتحقیق بدعت در رساله
عجاله نافعه وتفصیل تعیین در رساله هدایة النجدین واثبات محفل شریف وقیام منیف در
رساله اشباع الکلام مذکور است من شاء الاطلاع علیها فلیرجع الیها والله اعلم
وعلمه اتم حرره ابو البرکات رکن الدین محمد المدعو به تراب علی عفی عنه انتهی
بحروفه والله سبحانه وتعالی اعلم وعلمه اتم الحمد لله اولاً وآخراً وظاهراً وباطناً وصلی الله
تعالی علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کتبه العبد الضعیف الراجی
رحمة ربه الحق محمد عبد الحق عفی عنه انتهی کذا فی الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی
الاعظم صلی الله علیه وسلم

مسئله پانچواں یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً لله کہنا درست ہی یا نہین

الجواب ندا کرنا باسم حضرت محبوب سبحانی
عارف یزدانی قدس الله سره العزیز مثل یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً لله کہنا
جائز ہی اور صحیح ہے اور درست ہی اور حرف ندا کتاب الله یعنے قرآن شریف سے اور احادیث
صحاح سے ثابت ہی بلکہ ندا باسم اہل قبور سنت ہی اور کفر نہین اور کفر کہنے والا
خود کافر ہوتا ہے درمختار مین ہی کہ صحیح یہ ہی کہ کفر نہین اور نزدیک فقہا کے بھی
کفر نہین اسیطرح ردالمحتار شرح درالمختار اور طحطاوی محشی درمختار اور مولانا خیر الدین
الرملی حنفی اُستاد صاحب درمختار نے فتاوی خیریہ مین لکھا ہی کہ ندا کرنا باسم محبوب
سبحانی جائز ہے اور کفر نہین اور مطلق ندا کرنا باسم محبوب سبحانی رحمة الله علیه چند
کتابون سے ثابت ہی کہ محبوب سبحانی نے فرمایا ہی کہ جسکو حاجت ہو بعد مغرب کے

ورزق الامیر الجند فهذا غیره وعن اشتبه فی اللفظ اه ودر تفسیر عزیزی در معنی وایاک نستعین
مذکور است درین جا باید دانست که استعانت از غیر بوجهیکه اعتماد بر آن غیر باشد و
او را مظهر عون الٰهی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است واو را یکی
از مظاهر عون دانسته ونظر بکارخانه اسباب وحکمت او تعالی در ان نموده بغیر استعانت
ظاهری نماید دور از عرفان نخواهد بود ودر شرع نیز جائز وو ارد است وانبیاء واولیاء
این نوع استعانت بغیر کرده اند ودر حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکه استعانت
بحضرت حق است لاغیر اه واز ینجا ست که گفته اند ؎ هر بوی که از مشک وقرنفل شنوی
از طره آن جعد مسلسل شنوی + هر نکته ز بلبل که چه گل شنوی + گل گفته بود گرچه ز بلبل شنوی
واما استعانت واستمداد از اولیاء ذو الجلال بعد از انتقال ثابت ومتحقق است هم نزد
فقهاء وهم اولیاء وهم متکلمین وهم حکماء آری بعضی فقهاء انکار هم نموده اند مگر ثقات قول
اینان را باطل گفته رد فرموده اند کما ستعرفه انفًا انتهی کذا فی تحفه دستگیریه وهم ازینجا است
آنچه عرفاء وعلماء طریقه قادریه بعد اداء دوگانه صلواة الحاجت باسم یا شیخ عبد القادر
شیئًا لله نداء وتوسل میکنند چون بیان این دوگانه مع الاسناد طولی دارد بنا بران استقلالا
در فائده لاحقه خواهد آمد وهم ازینجا است آنچه بعضی از اصحاب طریقه قادریه ختم قادریه را
بعمل می آرند وورد وی شیئًا لله یا شیخ عبد القادر جیلانی میخوانند ومولانا شاه ولی الله
دهلوی نیز این ختم را در انتباه بقلم آورده وآنچه در وی بعض اصحاب طریقه قادریه برای
حصول مهمات شیئًا لله یا شیخ عبد القادر جیلانی یکصد ویازده بار میخوانند حکایت نموده
است وهم ازینجا است آنچه شیخ المحدث عبد الحق دهلوی در ترجمه کتاب منهج السالک الی اشرف
المسالک در آداب ذکر میفرماید چهارم مدد جستن بدل نزد شروع در ذکر بهمت شیخ که ذکر از و
دارد واگر بزبان نیز ندا کرد شیخ را وفریاد خواهد از وی نیز روا است اگر حاجت بدان افتد
وله هٰهنا کلام لا یحتمله المقام وهم ازینجا است آنچه مولوی نعیم الدین مجددی در رساله

معمولات مظهریه می نگارد طریق کیفیت تعویذ برای هر مرضی ووردی که باشد معمول حضرت
بود هر گاه میخواستند که کسی التعویذ دهند این کلمات را نوشته عنایت میفرمودند ومیگفتند که
در بازو یا در گلو بند د بسم الله الرحمٰن الرحیم اعوذ بکلمات الله التامات کلها من شر ما
خلق بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیٔ فی الارض ولا فی السماء وهو السمیع العلیم ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین یا حضرت
مجدد رضی الله تعالیٰ عنک صاحب این حرز را در ضمن تو سپردیم انتهی کذا فی فصل
الخطاب گویندگان این کلمه از اجله علماء واکابر اولیاء خارج اند حصر واحصاء اسامی گرامی
بعضی از ایشان مرقوم میشود در کتاب مستطاب حیواة الذاکرین وهم در نفحات
الانس مرسوم است که حضرت خواجه خواجگان خواجه بهاء الحق والدین نقشبند
قدس سره که بانی طریقه نقشبندیه اند وصیت فرموده بودند که در پیش جنازه ما این بخوانند
؎ مفلسانیم آمده در کوی تو + شیئًا لله از جمال روی تو + اه ودر تکمله مقامات مظهریه
از حضرت قیوم زمانی نقشبند ثانی جناب شاه غلام علی دهلوی قدس سره منقول است
وهذه عبارته میفرمودند که حضرت خواجه بهاؤ الدین نقشبند رحمة الله علیه فرمودند که فاتحه
خواندن پیش جنازه ما وکلمه طیبه وآیت شریفه بی ادبیست این دو بیت بخوانید ؎
مفلسانیم آمده در کوی تو + شیئًا لله از جمال روی تو + دست بکشا جانب زنبیل ما
آفرین بر دست وبر بازوی تو + من هم میگویم پیش جنازهٔ من همین اشعار بخوانید الخ
اه وهم درین کتاب در فصل مکاشفات حضرت ایشان مرقوم است روزی بر مزار حضرت
خواجه قطب الدین رفته گفتم شیئًا لله شیئًا لله دیدم یک حوض پر از آب که از کنارهٔ او
آب میریزد القا شد سفینهٔ تو از نسبت مجددیه پر است گنجائش دیگر ندارد اه وهم در مقامات
مظهریه در بیان حال حضرت شیخ محمد احسان که از کمل خلفای حضرت شهید اند مذکور است
روزی شخصی که درد پهلو داشت بخدمت ایشان عرض نمود لله بسلب این مرض کم

هرگز به نمیشود همت گما- بد همینکه اسم مبارک الله بگوش ایشان رسید نعره زدند و دفعة
زائل شداه و حضرت شیخ المشایخ جناب شهاب الدین سهروردی که مرشد حضرت شیخ سعدی
و بانی طریقه سهروردیه اند در عوارف المعارف نوشته اند قد کان الصلحون یسئلون الناس
عند الفاقة ونقل عن ابی سعید الخراز انه کان یمد یده عند الفاقة و یقول شیئا لله اه
و در مواهب لدنیه وغیره مذبور است که درویشی کهن جامه بر حضرت شیخ ابو الحسن قطب
شاذلی قدس سره بنا بر حسن لباس ایشان انکار نمود حضرت شیخ موصوف فرمودند یا هذا
هیاتی هذه تقول الحمد لله و هیاتک هذه تقول شیئا لله اه درینحالت ولے صد حیف بر کسیکه
بزبان دعوای ایمان کند و قائلین شیئا لله را التعزیز زند فی الواقع آدمیت از امثال
اینمردم دور و النسانیت ازینها در نفور ـــہ اینکه می بینی خلاف آدمند + نیستند آدم
غلاف آدمند + ونیز بدانند که مثل شیئا لله در قرآن و احادیث بسیار است چنانچه صاحب
فتاوی خیریه که استاد صاحب درمختار است مینویسد فان ذکره للتعظیم کما فی قوله تعالی
فان لله خمسه و مثله کثیر اه الحمد لله رب العالمین وهم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی
لله الآیة انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض الآیة ونیز لله ما فی السموات
والارض الآیة در قرآن است و در حدیث متفق علیه که در بیان قصه سه کس از بنی اسرائیل
است اخذته لله واقعست و در حدیث ابوداؤد وغیره آمده قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من احب لله وابغض لله واعطی لله ومنع لله فقد استکمل الایمان کله من المشکوة
شیخ محقق عبد الحق در ترجمه مینویسد کسیکه دوست دارد کسی را برای خدایتعالی و بد دهد برای خدایتعالی
و نه دهد برای خدایتعالی یعنی همه کار او برای خدایتعالی بود و هر چه کند بطلب رضای حقتعالی و اراده وجه
الله کند ـــہ وطن برای تو گیرم سفر برای تو جویم + خمش برای تو باشم سخن برای تو گویم
پس بتحقیق کامل گردانید ایمان خود را چه ایمان کامل در اخلاص است رزقنا الله تعالی
حالا از منکر عنید باید پرسید که اقامت تعزیر تا به کجا خواهد رسید و لنعم ما قیل ـــہ زبان برید

بگنجی

بگنجی نشسته صم و بکم + به از کسیکه نباشد زبانش اندر حکم + قوله ازین عبارت صریح معلوم شد
که تکلم بکلمه محتمله مختلفه هر وجه که باشد بروایت ضعیفه یا قویه از مذهب باشد یا غیر مذهب الی قوله
قائل ان عند القاضی معذور نباشد اه اذا لم التشتحی فاصنع ما شئت پوشیده مباد که این عبارت
با خسارت سراپا زور و موجب غرور است چه در عبارت منقوله مصاب که مشار الیه منکر است
چه جای تصریح کنایه از روایت ضعیف یا قوی از مذهب یا غیر مذهب هرگز نیست و چگونه باشد
زیرا که به اتفاق فقهای محققین خلاف این ثابت شده است یعنی در بحر الرائق و اشباه
و نظائر و فتاوی صغری و تنویر الابصار و درالمختار و ردالمحتار و طحطاوی وغیرها نوشته اند
که فتوی بکفر مومن نه باید داد در صورتیکه حمل کلامش بر محمل حسن ممکن باشد یا در کفر او اختلاف
اگرچه بروایت ضعیفه باشد و در ردالمحتار و فتاوی خیریه نوشته که اگرچه روایت اختلاف
که مثبت اسلام است از غیر مذهب باشد تاهم فتوی بکفر نباید داد به نقل عبارت درمختار و
ردالمحتار اکتفا میرود فی الدر واعلم انه لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره
خلاف ولو کان ذلک روایة ضعیفة کما حرره فی البحر وعزاه فی الاشباه الی الصغری اه و فی
الرد قوله ولو روایة ضعیفة قال الخیر الرملی اقول ولو کانت الروایة لغیر اهل مذهبنا و یدل
علی ذلک اشتراط اکون ما یوجب الکفر مجمعا علیه اه مقام حیرت است که این منکر باوصف
دعوی تقوی بر کذب عاشق است و شدید وعید کذب از آیات و احادیث آنچه وارد است
اهل علم را معلوم است مگر جناب مفتی صاحب در کریما هم نخوانده اند که ـــہ دروغ آدمی را
کند شرمسار + دروغ آدمی را کند بے وقار + لاکن درینجا بدانند که درین عبارت بیکوجه
راستی را هم مد نظر داشت چرا که در مقولا بر زبان قلمش نه رفت که ازین عبارت ثابت شد
که تاویل قائل مقبول نیست چنانچه بر صد عبارات گفته بود اینقدر هم غنیمت است
شاید رفته رفته توفیق صدق در هر حال و مقال رفیق گرداند علی کل شیء قدیر قوله
علامه ابن عابدین در ردالمحتار از معتبرات نقل نموده که آن مجرد ایهام ما لا یجوز یکفی فی

المنع اھ درحالتی کہ خود صاحب رد المحتار در خصوص شیئاً للہ بلا باس کہ عبارت از مندوبیت است حکم نمود چنانچہ از ماسبق واضح است آوردن این کلام بتائید منع شیئاً للہ سراسر نادانیست وسراپا سرگردانی قولہ علامہ قاری در شرح فقہ اکبر در تحت مسئلہ انا مومن انشاء اللہ تعالی نوشتہ قال فی التعدیل وان لم یثبت انہ کفر فلا اقل ان یکون حراما اھ پناہ بخدا ازین بی دیانتی وخیانتی ہمان علامہ قاری درہمین شرح قول تعدیل را تزئیف وتضعیف نمودہ است چنانچہ بعد ازین میگوید کہ ہیچ کفر وکذب درین کلمہ نیست بتحقیق کہ بعضی بوجوب آن قائل اند وبسیاری از سلف حتی کہ صحابہ وتابعین بجوازش رفتہ اند وہمین سمت محکی از امام شافعی واتباع وی باز میگوید کہ بسیاری بمنع این کلمہ ہم رفتہ وحضرت امام اعظمؒ واصحاب وی از مانعین اند اھ ترجمہ بہر حال کلمہ انا مومن انشاء اللہ تعالی را با شیئاً للہ چہ مناسبت ویر ظاہر است کہ از منع آن باثبات منع این پرداختن جنونیست وسودا یا رعونتی است اتباع ہوسے رشتۂ در گردنش افگندہ دوست + میکشد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ایہا المنصف العاقل قد تیقنت بما تلونا علیک عن المنقول من المنقول والمعقول ان قولہ پس چہ حال کسانیکہ این کلمہ را کہ مختلف فیہا است در کفر وخشیت آن وجواز آن ہرگز منقول نیست وردشبا روز خود میسازند الخ اھ باطل ومردود ونشاء عن نقصان فہمہ ودرایتہ وقصور عقلہ وغباوتہ فلا ینظر الیہ ولا یلتفت علیہ قولہ سیدنا عبد القادر جیلانی کہ از اجلہ کبائر اولیاء است رحمۃ اللہ علیہ ومحی سنت نبوی وممیت بدعت دنی وموحد کامل ومتوکل فاضل ومحی الشرع والدین اھ درینجا بزعم اثبات مطلب خود بہ تعریف حضرت غوثیت مآب کہ فی نفس الامر قابل زیادہ ازین توصیف اند پرداخت وبعد ازین بیک صفحہ در بارۂ کفریت ضرب الاقدام کہ معمورۂ ہمین جناب محبوبیت قباب است میگوید قول وفعل مشایخ کہ مخالف کتاب وسنت وقیاس مجتہد باشد بر کسی حجت نیست طریقی کہ مخالف ظاہر شریعت باشد زندقہ والحاد ہست چہ جائیکہ قابل حجت واسناد باشد اھ ملخصا ببینید

کہ ہمین جناب را محی سنت وممیت بدعت ومحی الشرع والدین گفتہ باز قول ہمین حضرت را مخالف کتاب وسنت وزندقہ والحاد گفت نعوذ باللہ من ہذہ الانتقالات والاختلافات المقالات ے گہ بت شکنی گاہ بہ مسجد زنی آتش + از مذہب تو گبر ومسلمان گلہ دارند بہ انتقام این سوء الادب ہا بجناب محبوب خدا حق جل وعلا بند است وکفی باللہ منتقما آیا نمی بینی کہ در تفسیر عزیزی نوشتہ اند علما گفتہ اند کہ ولید بر انحضرت علیہ السلام بیک طعن زبان کشادہ بود وحرف مجنون راندہ حق تعالی اورا بدہ طعن یاد فرمودہ وہمدرین تفسیر در بیان حال ولید پلید مفسر است از حضرت ابن عباس ودیگر صحابہ مرویست کہ روز جنگ بدر شمشیر یکی از انصاریان بہ بینی اور سیدہ وبینیش مجروح گشت چون در مکہ رسید بمعالجہ آن جراحت پرداخت بہ نشد واکلہ گشت تا آنکہ ہمین مرض مرد اھ فی النار والسقر از امہال وابتلا او سبحانہ تعالی عزہ نباید شد زیرا کہ ے دیر گیر وسخت گیرد مر ترا + الٰہی یا ارحم الراحمین لا تواخذنی بالغفلت قیلہ وقال وما ذلک الا ان ارید ابطالہ انتہی کذا فی تحفہ دستگیریہ وبعضی از خواص اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد واویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا مینمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات از انہا میطلبند ومییابند وزبان حال آنہا در آنوقت مترنم باین مقالات است مصرع من آیم بجان گر تو آئی بتن انتہی کذا فی فتح العزیز فی سورہ اذا السماء انشقت واما قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء واذا اضیف الیہ شیئ للہ فہو طلب شیئ اکراما للہ فما الموجب لحرمتہ ولا یجوز الاغترار بما فی قید الشرائد ونظم الفوائد ومن قال شیئ للہ بعض یکفر الخ اذ لا وجہ لذلک وکیف ذلک مع قولہم لا یخرج المومن من الایمان الا جحود ما دخل فیہ وقولہم الکفر شیئ عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو بروایۃ ضعیفۃ ومعاذ اللہ

ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحه وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر ووجہ التکفیر بان
طلب شئی للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شئی والکل محتاج الیہ وہذا الایختلج فی خاطر احد
فان ذکرہ تعالی للتعظیم کمافی قولہ تعالی فان للہ خمسہ ومثلہ کثیر انتہی کذا فی فتاوی
الخیریہ جلد الثانی وقد انشدنی شیخی الحبر الشامی والبحر الطامی واحد زمانہ وحسنۃ اوانہ
شیخ الاسلام الشیخ خیر الدین الرملی اطال اللہ بقاہ ابین الخ در المختار وفی شرح
الوہبانیۃ بدرویش درویشان کفر بعضہم وصحح ان لا کفر وہو المحرر کذا قول شئی قیل
بکفرہ انتہی کذا فی در المختار قولہ بکفرہ لعل وجہہ انہ طلب شیئا للہ تعالی واللہ تعالی
غنی عن کل شئی والکل مفتقر ومحتاج الیہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر فان یمکن اردت
اطلب شیئا اکراما للہ تعالی انتہی کذا فی رد المحتار فی باب المرتد قول شیئا للہ قیل
بکفرہ لعل وجہہ انہ طلب شیئا للہ تعالی واللہ تعالی غنی عن کل شئی والکل مفتقر ومحتاج الیہ
وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر لان لہا تاویلا فانہ یمکن ان یقول اردت ان اطلب شیئا
اکراما للہ تعالی انتہی کذا فی الطحطاوی علی در المختار وفی المرقات فی شرح حدیث
تبلغنی حیث کنتم قال القاضی ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق
البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لہا حجاب فتری الکل کالمشاہد بنفسہا
او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ وایضا فیہ للغیب مبادی ولواحق فمبا
دیہا لا یطلع علیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق فہو ما اظہر اللہ تعالی علی بعض
احبابہ لوحۃ علمہ وخرج بذلک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلک اذا تنور
الروح القدسیۃ وازداد نورانیتہا واشراقہا بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وتجلیۃ ذات
القلب عن صداء الطبعیۃ والمواظبۃ علی العلم والعمل وفیضان الانوار الالہیۃ حتی یقوی
النور وینبسط فی فضاء قلبہ فتنعکس فیہ النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات
ویتصرف فی اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفتہ التی ہی اشرف

العطایا فکیف بغیرہ انتہی وفی الشفاء قاضی عیاض وہذہ المعجزات یعنی اطلاعہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی الغیب من جملۃ معجزاتہ المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرہا علی التواتر
لکثرۃ رواتہا واتفاق معانیہا علی الاطلاع علی الغیب وفی شرح الشفا للعلامۃ الخفاجی
وہذا لا ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لا
ستکثرت من الخیر فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام اللہ فامر متحقق
لقولہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول قال ابن عطاء اللہ
فی لطائف المتین اطلاع العبد علی الغیب من غیوب اللہ بنور منہ بدلیل قولہ اتقوا فراسۃ
المومن فانہ ینظر بنور اللہ لا یستغرب وہو معنی قولہ کنت بصرہ الذی یبصر بہ فمن کان الحق
بصرہ اطلاعہ علی غیبہ غیر مستغرب وقال بعض العارفین الا من ارتضی من رسول
لا ینافی قول المرسی وفی تفسیرہ الا رسول او صدیق او ولی ولا زیادۃ فیہ علی النص فان
السلطان اذا قال لا یدخل علی الیوم الا الوزیر لا ینافی دخول اتباع الوزیر معہ فکذلک
الولی اذا اطلعہ علی غیبہ لم یرہ بنور نفسہ وانما رآہ بنور متبوعہ ولم یکلفنا اللہ الایمان بالغیب
الا وقد فتح لنا باب غیبہ والی ہذا اشار الغزالی فی امالیہ علی الاحیاء انتہی قال العلامۃ
التفتازانی فی شرح المقاصد بعد ذکر خلاف الفلاسفۃ بل الظاہر من قواعد الاسلام
انہ یکون للنفس بعد المفارقۃ ادراکات متجددۃ جزئیۃ واطلاع علی بعض جزئیات احوال
الاحیاء سیما الذین کان بینہم وبین المیت تعارف فی الدنیا ولہذا ینتفع بزیارۃ القبور والا
ستعانۃ بنفوس الاحیاء من الاموات فی انزال الخیرات واستدفاع الملمات فان
للنفس الناطقۃ تعلقا ما بالبدن وبالتربۃ التی دفنت فیہا فاذا زار الحی تلک التربۃ وتوجہت
تلقاء نفس المیت حصل بین النفسین ملاقات واضافات انتہی قولہ وفی البزازیۃ ومن
قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم تکفر اہ یکفر را بتاء فوقانیہ نوشتن نمایت غبا وتست
بدانکہ مراد ازینجا حضور وعلم استقلالی است وبنفسہ کہ آن خاصہ حق تعالی است وارواح

انبیا و اولیا را حاضر گفتن بمعنی حضور باذن و توفیق رب غفور جائز و وارد است قال الله تعالی
ویکون الرسول علیکم شهیدا و حدیث طبرانی از مواهب منقول شد که فرمود آنسرور علیه السلام
ان الله قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی
هذا اھ و در تفسیر عزیزی مفسر است که اکثر مسلمین در صلوات خمسه و جمعه و جماعات و محافل
ارواح مقدسه انبیا و اولیا و زیارت قبور صلحا و عرفا بتلاوت این سورها تشرف و استسعاد
مینمایند اھ و هم ازین تفسیر در ذیل ویکون الرسول علیکم شهیدا بر صدر مسطور شد زیرا که
او مطلع است بنور نبوت بر رتبه هر متدین بدین خود الخ و در شفا و شرح آن لمولانا القاری
مذکور است ان لم یکن فی البیت احد فقل السلام علی النبی و رحمة الله و برکاته لان روحه
علیه السلام حاضر فی بیوت اهل الاسلام اھ و در عامه کتب معتمده فقهیه مثل در مختار و مجتبی
و رد المحتار و امداد الفتاح و طحطاوی و فتاوی عالمگیری و زاهدی و بحر الرائق و عنایه
حاشیه هدایه وغیرها در مسئله تشهد تصریح رفته است بانکه مصلی را باید که در السلام علیک
ایها النبی از طرف خود بر آنسرور سلام دهد و حکایت از قصه معراج نکند و مولانا قاری در
حرز ثمین شرح حصن حصین درین مسئله در وجه خطاب بانجناب رسالتمآب چنین افاده نموده ان
هذا المنح والالطاف بواسطة نبی الرحمة و برکة متابعته فالتفتوا فاذا الحبیب فی حرم المحبوب
حاضر فاقبلوا علیه مسلمین بقولهم السلام علیک ایها النبی و رحمة الله و برکاته اھ و شیخ
محقق محمد عبد الحق در مدارج النبوة در همین مسئله تصریح مینماید در کلام بعضی عرفا واقع شد که
خطاب از مصلی بملاحظه شهود روح مقدس آنحضرت و سریان وی در ذراری موجودات
خصوصا در ارواح مصلین است بالجمله درین حالت از شهود وجود و حضور از آنحضرت
غافل و ذاهل نباید بود بامید ورود فیوض از روح پر فتوح وی صلی الله علیه وسلم اھ
و این معنی در وصل پنجم و ششم تکمله همین مدارج النبوة بخوب ترین وجوه مبین است و ای
بر منکرین که بنقل این چنین روایات بر تکفیر این قدر علماء ربانیین از فقها و محدثین اجترا

مینمایند و خوف از عذاب خدا جل و علی و عتاب مصطفی علیه التحیة والثنائی فرمایند و بحیا از تقریر
و تحریر ناسزا انگیز آرایند آری الحیاء من الایمان وارد است انتهی کذا فی تحفه دستگیر

صفحه ۱۲

مطلب در آنکه قول تکفیر متزوج بشهادت خدا و رسول ضعیف و خلاف صحیح است

قوله مرقوم است که بمجرد تزوج بشهادة الله و رسوله کافر میشود و همین تزوج را دال بر ین
اعتقاد قرار داده اند اھ ـ بنطق آدمی بهتر است از دواب + دواب از تو به گر نگوئی
صواب + لیت شعری بمجرد تزوج علم برین اعتقاد بکدام وجه حاصل شد آیا فقها نزد
منکر غیب دانند که افعال قلوب مطلع میشوند و اگر به دلالت مقالت می بود در بیان وجه
کفر و یدل قوله علی هذا الاعتقاد می گفتند بلکه در عبارت بحر الرائق که منقوله منکر است
لاعتقاد ان النبی صلی الله علیه وسلم یعلم الغیب واقع است و علم برین اعتقاد بمجرد احتمال
هرگز حاصل نمیشود خدا نخواسته باشد که فقها بنا بر احتمالات حکم تکفیر جاری و ساری
نمایند بلکه صاحب همین بحر الرائق بر خود لازم گرفته که در کلمه کفر متفق علیه فتوی تکفیر نمیدهم
چنانچه در در مختار مینویسد قال فی البحر و قد الزمت نفسی ان لا افتی بشئ منها اھ آمدیم
بر تحقیق مسئله باید دانست که بعضی بتکفیر متزوج بشهادة الله و رسوله قائل اند و در وجه
آن تصریح مینمایند که این متزوج معتقد علم غیب است مر رسول علیه السلام را و محققین فقها
میفرمایند که این قول تکفیر ضعیف و خلاف صحیح است چرا که احوال امت که مبحوث عنها
است بر سرور کاشف الغمة معروض میشود و بتعلیم الٰهی بعض غیب می داند بدلیل قوله تعالی
عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول و خود صاحب در مختار که
نامش منکر اول نوشته در شمار تضعیف و تزییف قول تکفیر پرداخته حیث قال تزوج بشهادة
الله و رسوله لم یجز بل قیل یکفر والله اعلم اھ ببینند که سند اول منکر را این حال است حالا
از حواشی در مختار و دیگر کتب فقه با اعتبار بشنوند در حاشیه طحطاوی مرقوم است قوله

یکفر لعل وجہ ان حلل ما حرم اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ لم یحل النکاح الا بشہود من الجنس
فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح الملتقی لانہ ادعی ان الرسول یعلم الغیب اھ
وقال شیخی زادہ نقلاً عن التتارخانیۃ لا یکفر لان بعض الاشیاء تعرض علی روح صلی اللہ
علیہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من
ارتضی من رسول اھ ما فی الطحطاوی علامہ ابن عابدین در رد المحتار علی الدر المختار میگوید
قولہ قیل یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب قال فی التتارخانیۃ
وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول اھ قلت بل ذکروا فی کتب العقائد ان من جملۃ کرامات الاولیاء الا
طلاع علی بعض المغیبات تا قول وی فقد بسطنا الکلام علی ہذہ المسئلۃ فی رسالتنا المسماۃ
سل الحسام الہندی لنصرۃ سیدنا خالد النقشبندی اھ ما فی الرد و در مجموعہ خانی جلد ثانی مرقوم
است در فتاوی حجۃ میگوید صحیح آن است کہ این مرد کافر نشود زیرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر
علیہ السلام عرض می کنند پس غیب نبا شد اھ مخدومی ومخدوم الانامی مرشدی وقبلتی
نائب سید المرسلین مقبول جناب محبوب رب العلمین مولانا میان صاحب غلام محی الدین
قصوری دائم الحضوری قدس سرہ بر حاشیہ مکتوبات حامدیہ بقلم ہدایت رقم خود نوشتہ
اند والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب ویعرض علیہم الاشیاء کذا
فی معدن الکنز پیغمبران علیہم الصلوۃ عرض اشیاء کردہ میشود پس بہ کشف غیب بدانند کذا
فی الخزانۃ اھ الحاصل از حاشیہ طحطاوی وفتاوی تاتارخانیہ ورد المحتار وفتاوی حجۃ
وملتقط ومجموعہ خانی ومعدن کنز وخزانہ بثبوت پیوستہ کہ روایت تکفیر خلاف درایت وغیر
صحیح است انتہی کذا فی تحفہ دستگیریہ صفحہ۔ استفتاء مع مواہیر علماء بمبئی وپشاور
وافغانستان وغیرہ زادکم اللہ تعالیٰ فضلاً واجراً سوال چہ

میفرمایند علمای دین متین شرع مبین درین مسئلہ کہ یا غوث الاعظم گفتن ویا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ در ختمات خواندن جائز ہست یا نہ وندا کردن یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئ
جائز ہست یا نہ وقدم گرفتن بجانب عراق ویازدہ اسم غوث الاعظم خواندن ہر قدم جائز ہست
یا نہ از روی شرع شریف بیان فرمایند تا کہ ثواب واجر یابند کہ درین زمان فساد بسیار است

کہ عوام — **بینوا توجروا رحمکم اللہ تعالیٰ** — نجات یابند

الجواب ہو الموفق بالصواب کہ ندا کردن باسم شریف حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ خواندن وگفتن صحیح است واز احادیث شریف ثابت
است کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتن صحیح است ویا عباد اللہ اعینونی اعینونی
اعینونی ثابت ست چنانچہ در شرح حصن حصین مولانا علی القاری رحمہ اللہ الباری تصریح
کردہ است ویا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ گفتن در وقتی سختی جائز است وصحیح نیست
کہ عدم کفر است وکفر شیئ عظیم است مسلم را اطلاق کفر نباید کرد چنانچہ در در المختار ورد المحتار
وشیخ محمد عابد سندی در طوالع الانوار محشی در المختار وعلامہ زمانہ وحبر فہامہ استاد صاحب در المختار
خیر الدین رملی در فتاوی خیریہ خود آوردہ ومحاسن خیر الدین رملی در در المختار ورد المحتار
بسیار است وشیخ عبد الحق محدث دہلوی در زبدۃ الاسرار وزبدۃ الاثار نیز آوردہ است وعالم علامہ
شیخ محمد یحیی التادفی حنبلی در قلائد الجواہر آوردہ است وشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف
بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی در کتاب بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار آوردہ است
وشیخ محمد صادق شہابی سعدی قادری در مناقب غوثیہ آوردہ است کہ جائز است و
عالم علامہ فاضل یگانہ مولانا محمد غوث المخاطب بشرف الملک در انہار المفاخر آوردہ است
وشیخ محمد صادق لطیفی القادری در خوارق صادقیہ من مواہب القادریہ آوردہ است وشیخ
عبد القادر اربلی در تفریج الخاطر آوردہ است صحیح ودرست است وعالم زمانہ سید محی الدین
شاہ سید عبد اللطیف قادری نقوی ویلوری در فصل الخطاب آوردہ است واین فتوی

بر چند قسم است و عبارات کتب بحسب مسطور الذیل است از روی نظر انصاف ملاحظه باید نمود
و استحقاق را از دست نباید داد که از کملاء اولیاء اللہ و از علما آمده است و اطلاق بیجا
نباید گفت و نباید کرد بتامل باید بود و یازده قدم گرفتن بجانب عراق صحیح است و کفر نیست و
ہر کہ کفر میگوید اغلط است زیرا کہ از فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثابت است کہ بزیارت
قبور در بقیع تشریف برده اند برای قرب موتی و آن از مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہزار
قدم کرده زیاده است عموم جائز شد و خاص یازده قدم از کجا کفر شد بنص قطعی ثابت کنند
القسم الاول قال المولینا علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح حصن حصین حرز الثمین
ط ص ی آ ای رواه الطبرانی و ابو یعلی و ابن السنی کلہم عن الحسین بن علی و اذا انفلتت دابته
یقال افلت الشیٔ او انفلت و تفلت بمعنی فر و فی النہایة الانفلات التخلص من الشیٔ فجاه
من غیر مکث فلینا د اعینوا ای اعینونی علی اخذہا و اعینونی فی ردنا یا عباد اللہ المراد بہم الملائکة
او المسلمون من الجن او رجال الغیب المسمون بالابدال ز ا ی رواه البزار عن ابن عباس
و روی ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما مرفوعا اذا انفلتت دابة احدکم بارض فلاة
فلینا د یا عباد اللہ احبسوا فان للہ تعالیٰ عبادا فی الارض تحبسہ قلت حکی لی بعض شیوخنا الکبار
فی العلم انفلتت دابة اظنہا بغلة و کان یعرف ہذا الحدیث فقالہ فحبسہا اللہ تعالیٰ علیہم فی الحال
و کنت انا مرة مع جماعة فانفلتت منا بہیمة و عجزوا عنہا فقلتہ فوقفت فی الحال بغیر سبب
سوی ہذا الکلام ذکره النووی فی الاذکار رحمکم اللہ مص ای رواه ابن ابی شیبة ہذه
الزیادة موقوف من قول ابن عباس و ان ارادو فی نسخة و اذا اراد عونا ای نصرا و اعانة
او معینا او مغیثا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی ای
مکررا ثلثا ط ای رواه الطبرانی عن زید بن علی عن عقبة ابن غزوان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال اذا ضل احدکم شیئا او اراد عونا و ہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی
یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا نراہم و قد جرب ذلک ارو ذلک

مجرب محقق انتہی کلام مولانا علی القاری رحمة اللہ تعالیٰ صفحہ ۲۲ قلمی قال الشیخ محمد عابد الانصاری
المدنی رجال اسناده کلہم ثقات و فی الصحیح مسلم حدثنا یحیی بن یحیی التمیمی و یحیی بن ایوب و قتیبة
بن سعید قال یحیی بن یحیی اخبرنا و قال الآخرون اخبرنا اسماعیل بن جعفر عن شریک و ہو ابن
ابی نمر عن عطا بن یسار عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من آخر اللیل الی البقیع
فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین و اتاکم ما توعدون غدا موجلون و انا ان شاء اللہ بکم
لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع الغرقد و لم یقل قتیبة قولہ و اتاکم انتہی و فی سنن جامع ترمذی
صفحہ ۱۲۲ حدثنا ابو کریب اخبرنا محمد بن الصلت عن ابی کدینة عن قابوس بن ابی ظبیان عن
ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینة فاقبل
علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اہل القبور یغفر اللہ لنا و لکم و انتم سلفنا و نحن بالاثر و فی الباب
عن بریدة و عائشة و حدیث ابن عباس حدیث غریب و ابو کدینة اسمہ یحیی المہلب و ابو ظبیان
اسمہ حصین بن جندب انتہی و فی الدر المختار فی شرح الوہبانیة بدرویش درویشان کفر بعضہم
و صحح ان لا کفر و ہو المحرر کذا قول شیٔ قیل بکفره انتہی و فی شرح الوقایة و فیما اجتمع علیہ
الجمہور لا یعتبر خلاف البعض ذکر فی اصول الفقہ ان العلماء اختلفوا فی ان الاجماع ہل
ینعقد باتفاق اکثر المجتہدین او لا بد من اتفاق الکل ففی الہدایة اختار ان اتفاق الاکثر
کاف ففی مقابلة اتفاق الاکثر لا یعتبر خلاف الاقل ففی کتب اصول الفقہ رجحوا ذلک المذہب انتہی
و فی رد المختار فی جزء الثالث فی آخر باب المرتد قولہ بکفره لعل وجہہ انہ طلب شیئا للہ
تعالیٰ و اللہ تعالیٰ غنی عن کل شیٔ و الکل مفتقر و محتاج الیہ و ینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر
فانہ یمکن ان یقول اردت اطلب شیئا اکراما للہ تعالیٰ انتہی و فی الطحطاوی علی در المختار
فی الجزء الثانی فی باب المرتد قول شیئا للہ قیل بکفره لعل وجہہ انہ طلب شیئا للہ تعالیٰ
و اللہ تعالیٰ غنی عن کل شیٔ و الکل مفتقر و محتاج الیہ و ینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر لان لہ

تاویلا فانہ یمکن ان یقول اردت ان اطلب شیئا اکراما للہ تعالی انتہی فی الفتاوی الخیریۃ
فی الجزء الثانی من کتاب الکراہۃ والاستحسان وآما قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء واذا
اضیف الیہ شیئ للہ فہو طلب شی اکراما للہ فما الموجب لحرمتہ ولا یجوز الاغترار بما فی قید الشرائد
ونظم الفوائد ومن قال شیئ للہ بعض یکفر الخ اذلا وجہ لذالک وکیف ذلک مع قولہم لا یخرج
المومن من الایمان الاجحود ما ادخلہ فیہ وقولہم الکفر شیئ عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو
بروایۃ ضعیفۃ ومعاذ اللہ ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحہ وینبغی ان یرجح فیہما عدم التکفیر
ووجہ التکفیر بانہ طلب شیئ للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شیئ والکل محتاج الیہ وہذا لا یختلج فی خاطر
احد فان ذکرہ تعالی للتعظیم کما فی قولہ تعالی فان للہ خمسہ ومثلہ کثیر انتہی وفی الدر المختار
وقد انشدنی شیخی الحبر السامی والبحر الطامی واحد زمانہ وحسنۃ اوانہ شیخ الاسلام الشیخ خیر الدین
الرملی اطال اللہ بقاہ انتہی فی رد المحتار قولہ وقد انشدنی انشد الشعر قراہ قاموس والمراد
اسمعنی الشعر قولہ الحبر بالکسر وبفتح العالم او الصالح قاموس قولہ السامی ای العالی القدر
قولہ الطامی ای الملآن قاموس قولہ واحد زمانہ ای المنفرد فی زمانہ بالصفات قولہ
وحسنۃ اوانہ ای الذی احسن اللہ تعالی بہ علی الخلق فی اوانہ فی زمانہ افادہ ط او الذی
بعد حسنۃ لزمانہ الکثیر الاساءۃ علی ابنائہ قولہ الشیخ خیر الدین ظاہر اسمہ العلمی اذ ترجمہ جماعۃ
ولم یذکروا غیرہ منہم الامیر المحبی قال خیر الدین بن احمد بن نور الدین علی بن زین الدین بن
عبد الوہاب الایوبی نسبۃ الی بعض اجدادہ العلیمی بالضم نسبۃ الی سیدی علی بن علیم الولی
المشہور الفاروقی نسبۃ الی الفاروق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہم الرملی الامام المفسر
المحدث الفقیہ اللغوی الصوفی النحوی البیانی العروضی المنطقی المعمر شیخ الحنفیۃ فی عصرہ
وصاحب الفتاوی السائرۃ وغیرہا من التالیف النافعۃ فی الفقہ منہا حواشیہ علی المنح
علی شرح الکنز للعینی وعلی الاشباہ والنظائر وعلی البحر الرائق وعلی الزیلعی وعلی جامع الفصولین
ورسائل ودیوان شعر مرتب علی حروف المعجم ولد سنۃ (٩٩٣) وتوفی ببلدۃ الرملۃ سنۃ (١٠٨١)

واطال فی ذکر مناقبہ واحوالہ وبیان مشایخہ وتلامذتہ فلیراجع قولہ اطال اللہ بقاءہ ای
وجودہ والمراد الدعا بالبرکۃ فی عمرہ لان الاجل محتوم وذکر ط عن الشرعۃ وشرحہا ما یفید کراہۃ
الدعاء بذلک اقول یرد علیہ انہ علیہ الصلاۃ والسلام دعا لخادمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ
بدعوات منہا واطل عمرہ ومذہب اہل السنۃ ان الدعاء ینفع وان کان کل شئی بقدر واستفید
من کلام الشارح انہ الف کتابہ ہذا فی حیاۃ شیخہ المذکور وہو کذلک فانہ سیذکر آخر الکتاب
انہ فرغ من تالیفہ سنۃ (١٠٧١) فیکون قد فرغ من تالیفہ قبل موت شیخہ المذکور بعشر سنین
انتہی صفحہ ٣٥ جلد الاول وقال السید بدر الدین الموسوی الرضوی فی الرسالۃ احقاق
الحق مسئلہ ندا بغیر خدا در ہر زمان ومکان بدون ارادہ کشف کروب ودفع صعوب مختلف فیہا
است الخ اقول لا یختلف احد من اہل المحاورۃ ولا من العلماء والفضلاء الذین یعرفون المحاورۃ
وکلام العرب ویعرفون ضوابطہ النحویۃ کما عرفت فی الدلائل المذکورۃ مرۃ غیر مرۃ لکن یختلف
الجہال الذین لا یعرفون شیئا منہا حتی لا یعرف شرح الجامی المنادی وہو مطلوب اقبالہ
ای توجہ الیک بوجہہ او بقلبہ حقیقۃ یا زیدا وحکما یا سماء ویا جبال فبہذا اعلم ان النداء
لا یختص بمکان دون مکان وزمان دون زمان وایضا وقع مثل ہذا الکلام فی الکلام المجید
والفرقان الحمید مثل یا ارض ابلعی وسماء اقلعی ویا جبال اوبی فان المندوب ایضا
کما قال بعضہم منادی مطلوب اقبالہ حکما علی وجہ التفجع فاذا قلت یا محمد فکانک تنادیہ تقول
لہ تعالی فانا مشتاق الیک ونقل عن سیبویہ ایضا انہ منادی حکما ولا اختلاف لاحد فی استعمال
النداء فی المنادی الحقیقی والحکمی سواء کان من الاحیاء والاموات او غیر ذوی العقول فثبت
جہلہ کان کحاطب اللیل یضیع القدح بلا تامل ولا تفکر وتدبر ولا یعرف حال الاتمام ولا یخاف
من امر الدین فانہ یقول ای شیئ شاء وایضا لا یعلم المستفتی الا بلفظ المختلف فیہ حتی یقال
ما اسمک یقول مختلف کما فی نفس الامر بل یقال ما اسم ابیک یقول مختلف فیہ ایضا وہذہ
مضحکۃ فی شانہ خاصۃ وبکارۃ فی مالہ لامۃ فلما ثبت حالہ ہکذا فکیف یصل ہذہ العبارۃ بترتیب

الثبوت عنده **قوله** سمیعؒ وبصیر درہر وقت وآن وہر زمان ومکان بجز او حق سبحانہ عز شانہ
کسی دیگر را دانستن شرک است وبارادۂ قضای حاجت وتصرف در امور وکفایت بلا شبہ
ممنوع ومقتضی بکفر است **اقول** ان السمع والبصر والحضور والنظور والمتصرفات فی
قضاء حوائجہم ثابتۃ للارواح الانبیاء والاولیاء بالدلائل المذکورۃ غیر مرۃ باقدار اللہ سبحانہ
عز شانہ وایضا لایخفی ما فیہ من عدم التمیز حقیقۃ الشرک والکفر علی من لہ عقل سلیم وایضا یلزم
الترجیح الاضعف علی الاقوی وہو ممنوع قطعا وذلک من جہلہ وسقامۃ قلبہ وایضا یلزمہ
عناد من الانبیاء والاولیاء لانہ اجراء علی التکفیر باطلاق اسمائہم والعجب من سوء حالہ کیف
یجترء علیہ مع انہ یدعی الایمان والاسلام **قولہ** وبعد تقدیر بحسب معنی الفاظ صریحۃ درست
نیست الخ **اقول** ہذا الکلام یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئا للہ معناہ صحیح وعبارتہ فصیحۃ
عند اہل المحاورۃ بوجوہ متعددۃ احدہا یا شیخ عبد القادر جیلانی امدونی شیئا مملوکا للہ الشئی
مفعول لامدونی واللام للتملیک وثانیہا یا شیخ عبد القادر جیلانی اطلب بتوسلک شیئا مملوکا
للہ الشئی مفعول للطلب واللام کذلک وثالثہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اغنی بتوسلک شیئا
خاصا للہ الشئی مفعول لاغنی واللام للتخصیص ورابعہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اطلب
حاجتی بتوسلک ہو شئی خالص لوجہ اللہ الشئی خبر مبتدا محذوف علی تقدیر الرفع واللام ایضا
للتخصیص بتقدیر المضاف وخامسہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اتوسل بک شیئا مملوکا
للہ فالشئی منصوب بنزع الخافض علی تقدیر الحذف والایصال واللام ایضا للتملیک
وسادسہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی ارید بتوسلک تحصیل شئی مملوک اللہ فالشئی
مجرور بتقدیر المضاف وان کان تقدیر المضاف وابقاء المضاف الیہ بحالہ نادرا قلیلا جدا
واللام ایضا للتملیک وسابعہا یا شیخ سید عبد القادر جیلانی اعطنی شیئا مملوکا للہ الشئی
مفعول لاعطنی واللام للتملیک فان قیل علی ہذا التوجیہ الآخر یلزم ان یکون العبد القادر
متصرفا فی مملوک اللہ والتصرف فی ملک الغیر لایجوز بدون اذنہ کما ہو ظاہر فکیف یطلب عدم

الجواز قلنا ان کل موجود مملوک للہ ومخلوق لنفع الغیر فلا ضرر فی جواز التصرف لان مالکیتہ تعالی
حقیقی ومالکیۃ غیرہ سبحانہ وتعالی مجازی بفیضان اللہ سبحانہ وتعالی وایضا لایلزم عدم الجواز
لان التصرفات فی مثل ہذا المقام لایکون باستقلالہ بل بفیضانہ واذنہ تعالی والتصرف فی المملوک
باذن المالک جائز بلا شبہۃ وایضا لما کان معنی الاعطاء الحقیقی ممتنعا فی ہذا المقام یوجب
ان یعتبر معنی مجازی یعنی امددنی بقرینۃ الاستمداد وجریان المجاز کثیر فی الاستعمال ولایخفی
علی من لہ عقل سلیم وطبع مستقیم ان توجیہات المستفتی لایصح بتمامہا لان المستفتی جعل اللام
للتعلیل کما یعرف بترجمتہا لانہ لایعلم معانی اللام حتی نسی العامل فکیف یعلم ضوابطہ النحویۃ
بفہم ہذہ التوجیہات الانیقۃ وجعل لفظ اللہ علۃ وواسطۃ فی تحصیل مقاصد المستمدین
بغیر سبحانہ وتعالی ممتنع کما لایخفی علی من طالع کتب الفقہیۃ ایضا لایخلو ہذہ التوجیہ الاخیر
فی الاستفتاء بتقدیر التوجہ عن ضعف آخر فی الطبع المستقیم کما لایخفی علی من لہ ذوق سلیم انتہی
وفی المرقات فی شرح حدیث تبلغنی حیث کنتم قال القاضی ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ
اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لہا حجاب
فتری الکل کالمشاہد بنفسہا او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ وایضا فیہ للغیب
مبادی ولواحق فمبادیہا لایطلع ملک مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق فہو ما اظہر اللہ تعالی
علی بعض احبابہ لوحۃ علمہ وخرج بذلک عن الغیب المطلق وصار غیبا اضافیا وذلک اذا تنور
الروح القدسیۃ وازداد نورانیتہا واشراقہا بالاعراض عن ظلمۃ عالم الحس وتجلیۃ ذات القلب
عن صداء الطبیعۃ والمواظبۃ علی العلم والعمل وفیضان الانوار الالہیۃ حتی یقوی النور وینبسط
فی فضاء قلبہ فتنعکس فیہ النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ ویطلع علی المغیبات ویتصرف فی
اجسام العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس بمعرفتہ التی ہی اشرف العطایا فکیف بغیرہا
انتہی وفی فصل الخطاب صفحہ ۱۲۷ للسید شاہ عبد اللطیف قادری نقوی ویلوری رحمہم
است آنچہ عرفا وعلماء طریقہ قادریہ بعد ادا دوگانہ صلوۃ الحاجت باسم یا شیخ سید عبد القادر

احدی عشرة خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی بفضل اللہ وکرمہ انتہی وقال
الشیخ نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہما
فی بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار صفحہ ۱۰۱ قال ابو المعالی فاتیت الشیخ ابا الحسن علیا الخباز
رحمہ اللہ تعالی وحدثتہ بہذہ الحکایۃ فقال سمعت الشیخ ابا القاسم عمر البزار یقول سمعت
سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ
ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت
لہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحہ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ثم
یصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطو الی جہۃ العراق
احدعشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالی انتہی وقال
الشیخ محمد بن یحی التادفی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فی قلائد الجواہر صفحہ ۱۴۵ وقال الشیخ علی
الخباز رضی اللہ عنہ سمعت الشیخ ابا القاسم عمر یقول سمعت سیدی الشیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادی باسمی فی شدت
فرجت عنہ ومن توسل الی اللہ بی فی حاجۃ قضیت حاجتہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل
رکعۃ بعد الفاتحہ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ ویصلی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعد السلام من التشہد احدی عشرۃ مرۃ یسلم علیہ ویذکرنی باسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی
انشاء اللہ تعالی وفی روایۃ ویخطو الی جہۃ الشرق نحو قبری احد عشر خطوۃ او قال سبع
خطوات ویذکرنی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی وفی روایۃ وینشد من کلامہ ایدرکنی ضیم انت
ذخیرتی واظلم فی الدنیا وانت نصیری وعار علی حامی الحمی وہو منجدی اذا ضل فی البید
اعقال بعیری وقد جرب ذلک مرارا فصح رضی اللہ عنہ وقال الشیخ عبد القادر ابن
محی الدین الاربلی فی تفریح الخاطر ذکر فی بہجۃ الاسرار وتکملۃ الیافعی قال رضی اللہ عنہ
من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فرجت عنہ ومن توسل بی فی

حاجۃ قضیت لہ ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحہ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ
مرۃ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ مرۃ ثم یخطو الی جہۃ العراق احدی عشر خطوۃ
ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی انتہی قال المولانا محمد غوث المخاطب بشرف الملک رحمہ
اللہ فی انہار المفاخر فی النہر التاسع فی الجدول الثالث صفحہ ۲۳۳ کہ شیخ ابو المعالی میگوید
آمدم نزد شیخ ابی الحسن خباز و این حکایت پیش او باز گفتم گفت شنیدم شیخ ابا القاسم عمر بزاز
را رحمۃ اللہ علیہ میگفت کہ شنیدم شیخ محی الدین سید عبد القادر را رضی اللہ عنہ میفرمود کسیکہ
استغاثہ کند پیش من در کربتی بکشایم آن کربت را ازوی وکسیکہ خواند نام مرا در شدتی
آسان سازم آنرا وہر کہ توسل بمن نماید در حاجتی بسوی خدای تعالی حاجتش روا کنم وہر کہ
دوگانہ نماز بگذارد و در ہر رکعت بعد از سورۂ فاتحہ یازدہ بار سورۂ اخلاص بخواند و بعد از سلام
درود و سلام فرستد بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ذکر وی کند پس یازدہ گام بسوی جہت
بغداد رود و نام من یاد کند و حاجت خود خواہد پس حاجت او روا خواہد شد موجہ در غوثیہ نوشتہ
است این نماز را صلوٰۃ الاسرار میگویند و از ملفوظ غیاثی نقل کردہ کہ مسمّی است بہ صلوٰۃ
الحاجۃ واز شیخ یوسف سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ نقل کردہ کہ حضرت رسول خدا را صلی اللہ علیہ وسلم
در خواب دیدم و پرسیدم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی را اجل رسیدہ باشد او را
علاجی ہست کہ نمیرد فرمود اگر دوگانہ فرزند من سید عبد القادر با اعتقاد راسخ بگذارد عمر وی دراز
گردد انتہی وقال الشیخ محمد الصادق الشہابی السعدی القادری فی المناقب الغوثیہ صفحہ
فی کیفیۃ اداء صلوٰۃ الاسرار در ملفوظ غیاثی آوردہ است کہ اکثر بزرگان دین و مشایخ اہل
الیقین فضایل دوگانہ و یازدہ گامی کہ مسمّی بہ صلوٰۃ الحاجت است و صلوٰۃ الہدیہ
الی حضرۃ القادریہ نیز گویند و مابین العشائین می گذارند و از جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم استفادہ نمودہ اند و باداء آن دوگانہ مامور شدہ اند چنانکہ حضرت شیخ یوسف
سجاوندی قدس سرہ میفرمایند کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم

وپرسیدم کہ اگر شخصی اجل رسیدہ باشد اورا علاجی ہست کہ نیز فرمودند اگر دوگانہ ولدی سید عبد القادر
رضی اللہ عنہ باعتقاد راسخ ادا نماید عمروی مزید گردد واز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ در
فضایل صلوۃ الحاجۃ در بہجۃ الاسرار وتکملہ یافعیہ نقل میکنند کہ فرمودہ من استغاث بی فی
کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجۃ قضیت
لہ ومن صلی رکعتین یقرا فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشر مرۃ ثم یصلی علی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ مرۃ ثم یخطو الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی
ویذکر حاجتہ فانہا تقضی بہا انتہی وقال شاہ سید عبد اللطیف المعروف سید محی الدین شاہ
قادری ویلوری فی فصل الخطاب بدانکہ دوگانہ قادریہ با شرع شریف منافات ندارد
وباسناد قویہ ثابت بود شیخ الشیخ عبد الحق دہلوی در اخبار الاخیار در احوال سلطان الاولیا
سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ میفرماید فرمود ہرگاہ از خدا چیزی خواہید بوسیلہ من خواہید
تا خواہش شما باجابت رسد وفرمود ہر کہ استعانت کند بمن در کربتی کشف کردہ شود آن
کربت از وہر کہ منادی کند بنام من در شدتی کشادہ شود آن شدت از وہر کہ توسل
کند بمن بسوی خدا در حاجتی قضا کردہ شود آن حاجت مر اورا وفرمود کسیکہ دو رکعت نماز
بگذارد وبخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورہ اخلاص یازدہ بار بعد ازان درود بفرستد بر پیغامبر
صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام بعد ازان یازدہ گام بجانب عراق برود ونام مرا گیرد وحاجت خود
را از درگاہ خداوندی بخواہد حق تعالی حاجت اورا قضا گرداند بمنہ وکرمہ انتہی ایضا شیخ
الشیخ عبد الحق دہلوی در زاد المتقین می نگارد وقتی سخن در دوگانہ کہ مسمی بصلوۃ الاسرار ومتعارف
این سلسلہ عالی مقدار است افتاد فرمودند کہ شیخ ما خود این دوگانہ را نمی گذاردند وشیخ
محمد بکری نیز انتساب باین سلسلہ علیہ داشتند وبدان قائل نبودند فقیر عرض کرد کہ ذکر
این دوگانہ در بہجۃ الاسرار کردہ است پس بہجۃ الاسرار را طلبیدند فقیر نقل از انجا بر آورد فرمودند
این نقل مگر بایشان نرسیدہ باشد انتہی وفی نشر الجواہر روایت ہی شیخ ابی المعالی سے کہی ہین

قصہ بشر قرضی کی اونٹون کا جو گم ہوئی تہی سنا یعنی یہی قصہ جو حضرت کی کرامات مین گذرا
نزدیک شیخ الحسن خباز کی آیا اور اونسی یہہ حکایت کیا شیخ ابی الحسن کہی شیخ ابا القاسم بزاز سی سنا
ہون کہتی تہی کہ شیخ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ جو کوئی کسی کربت مین استغاثہ
میری سی کری تو مین وہ کربت دور کرونگا اور جو کوئی میرا نام شدت کی وقت یاد کری تو مین
وہ شدت اوسپر آسان کرونگا اور جو کوئی کسی حاجت مین خدای تعالی پاس میری توسل
پکڑیگا تو اوس حاجت کو مین آسان کرونگا اور جو کوئی دوگانہ نماز پڑہی اور ہر رکعت مین سورہ
فاتحہ کی بعد گیارہ بار سورہ اخلاص پڑہی اور سلام کی بعد درود اور سلام رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پر بہیجی اور اوسکا ذکر کری پہر بغداد کی طرف گیارہ قدم جاکی میرا نام یاد کری اور اپنی
حاجت چاہی تو اوسکی حاجت روا ہوگی رسالہ غوثیہ مین لکہا ہی اس نماز کا نام صلوۃ الاسرار
ہی ملفوظ غیاثیہ سی نقل کیا ہی اسکا نام صلوۃ الحاجۃ ہی اور شیخ یوسف سجاوندی سی نقل
کیا ہی کہی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا اور سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اگر کسی شخص کی اجل پہنچی تو اوسکی نہ مرنیکا کچہہ علاج ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمائی دوگانہ نماز جو میری فرزند سید عبد القادر سی ہی راسخ اعتقاد سی گذاری تو اوسکی
عمر دراز ہوگی انتہی القسم الثالث قال الشیخ محمد بن یحیی التادفی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فی
قلائد الجواہر صفحہ ٨٦ مصر وقال عبد اللہ الجبائی لقیت ہمدان رجلا من اہل دمشق یسمی طریف
قال لقیت بشر الفرضی فی طریق نیسابور ومعہ اربعۃ عشر جملا سکر اقال لی نزلنا فی برۃ
قفراہ مخوفۃ لایقف الاخ لاخیہ فیہا من الخوف فلما حملت الجمال من اول اللیل فقدت اربعۃ
جمال محملۃ فطلبتہا فلم اجدہا فانقطعت عن القافلۃ فتعصب لی الجمال ووقف معی الی ان شق
الفجر ذکرت الشیخ السید عبد القادر رضی اللہ عنہ وکان قال لی ان وقعت فی شدۃ فنادنی
فانہا تکشف عنک فقلت یا شیخ سید عبد القادر جمالی مرت ونظرت الی مطلع ضوء الفجر فرایت
رجلا علی رابیۃ وعلیہ ثیاب بیض وہو یشیر الی بکمہ فلما صعدت التل فلم اجد احدا ثم رایت بعدہ جمال

باحمالها تحت التل باركة فاخذنها ولحقنا القافلة انتهى وقال الشيخ نور الدين ابى الحسن علی
بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمۃ اللہ علیہما فی بهجة الاسرار صفحه ۱۰۲ ومعدن الانوار
اخبرنا ابو المعالی عبد الرحیم ابن مظفر بن مهذب القرشی قال اخبرنا الحافظ ابو عبد اللہ محمد
بن محمود ابن النجار البغدادی قراءة علیه وانا اسمع ببغداد قال کتب لی عبد اللہ الجبائی ونقلته من
خطه قال لقیت بهمدان رجلا من اهل دمشق یقال له ظریف قال لی لقیت بشر القرضی فی طریق
نیسابور او قال خوارزم ومعه اربعة عشر جملا سكرا فقال لی نزلنا فی برية مخوفة لا یقف فیها الاخ
مع اخیه من الخوف فلما حملنا الاحمال من اوائل اللیل فقدنا اربعة من الجمال محملة فطلبتها فلم اجدها
ورحلت القافلة وانقطعت عنها اطلب الجمال فتعصب لی الجمال ووقف معی وطلبناها فلم نجدها
فلما انشق الفجر ذكرت قول الشیخ یعنی الشیخ السید محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنه ان
وقعت فی شدة فنادنی فانها تنكشف عنك فقلت یا شیخ عبد القادر جمالی مرت ثم التفت
الی مطلع الفجر فرأیت فی ضوء الفجر اول ما انشق رجلا علی رابیة علیه ثیاب شدیدة البیاض
وهو یشیر الی بكمه ای تعال قال فلما صعدنا علی الرابیة لم نر احدا ثم رأینا الاربعة جمالی تحت
الرابیة باركة فی الوادی فاخذناها ولحقنا القافلة انتهى قال العالم الفاضل محمد غوث
المخاطب بشرف الملک رحمۃ اللہ علیہ فی انهار المفاخر صفحه ۱۶۵ فی النهر السابع الجدول الثانی الشعبة
الثانیة والعشرون منها مروی است از شیخ ابی المعالی عبد الرحیم بن مظفر بن مهذب قرشی
از حافظ ابی عبد اللہ محمد بن محمود نجار بغدادی که نوشته بود ابی عبد اللہ جبائی واز خط او
نقل گرفته ام که ملاقات کردم در همدان مردی را از اهل دمشق معروف به ظریف وی میگفت
که ملاقات کردم بشر قرضی را در راه نیسابور یا خوارزم و با او چهارده اشتر بار شکر بودند پس گفت
فرود آمدیم در دشت خوفناک که آنجا برادر برای برادر نمی ایستاد در اول شب شتران را بار
کردیم پس چهار اشتر مع بارها گم شدند هر چند جستیم لیکن نیافتیم وقافله روان شد ومن از قافله
جدا گشتم برای جستن اشتران واشتربان با من مرافقت نمود وایستاد چون صبح شد یاد کردم

فرموده شیخ سید عبد القادر را که اگر گرفتار شوی در شدتی پس مرا بخوان هر آئینه آن شدت
دور خواهد گردید پس بکر گفتم یا شیخ سید عبد القادر اشتران من رفتند پس متوجه شدم بسوی
مطلع فجر دیدم در اول روشنائی فجر مردی را که بر پشته زمین ایستاده ودر بر او بسیار لباس
سفید است بسوی من اشارت میکند باستین خود که بیا پس بر بلندی بر آمدم وکسی را
ندیدم وهر چهار اشتر زیر پشته در دشت نشسته بودند پس آن اشتران را گرفتیم وبقافله پیوستیم
انتهى قال امام العلما محمد صبغة اللہ بدر الدولہ قاضی الاسلام رحمہ اللہ فی شرح الجواهر صفحه ۱۲
روایت ہی ظریف دمشقی سے کہہے مین بشر قرضی سے نیشاپور یا خوارزم کے راہ مین ملاقات کیا
اوسکے ہمراہ شکر کے چودہ اونٹ تھے سو مجہے کہا ایک جنگل مین اترا تھا وہان ایسا خوف تھا کہ
ایک بھائی دوسرے بھائی کیواسطے کھڑا نرہیگا پہلی شب مین انہون کو بارکئے اوسمین سے
چار اونٹ مع شکر گم ہوگئے ہم بہت ڈھونڈے لیکن نملے قافلہ روانہ ہوا مین اونٹھان ڈھونڈنے
واسطے پیچھے رہا شتربانان میرے واسطے کھڑے رہے جب صبح ہوئی مین شیخ سید عبد القادر
رضی اللہ عنہ کا مقولہ یاد کیا حضرت فرمائے تھے تو اگر کچھہ شدت مین گرفتار ہوگا تو مجہے یاد کر
شدت دور ہووےگی ہین مکرر کہنے لگا یا شیخ سید عبد القادر اونٹھان میرے گئے پھر صبح صادق
نکلتی سو طرف مین دیکہا تو ایک مرد زمین کے پشتہ پر لباس بہت سفید پہنا ہوا کہڑا ہے مجہے اپنی
آستین سے اشارہ کرتا ہے ادہر آ مین بلندی پر چڑھا وہان کسی شخص کو نہ دیکہا اور وہ چار اونٹ نیچے
بیٹھے ہین مین وہ اونٹھون کو لیکے قافلہ مین آکے ملا انتهى وفی السنن الترمذی صفحه ۱۹۷
حدثنا محمود بن غیلان اخبرنا عثمان بن عمر اخبرنا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت
عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ادع اللہ ان یعافنی
قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خیر لك قال فادعه قال فامره ان یتوضأ
فیحسن وضوءه ویدعوا بهذا الدعاء اللهم انی اسئلك واتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة یا محمد
انی اتوجه بك الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی اللهم فشفعه هذا حدیث حسن صحیح انتهى قال

العلامة والحبر الفهامة المولینا علی القاری رحمه الله الباری فی حرز الرضین شرح حصن حصین
وقد یقال معنی واقدر لی الخیر اظهر تقدیرک الخیر لی من هذا الامر مبین وجهه لینکشف لی الخیر والشر
ولا یبعد ان یکون مثل هذا الامر معلقا بدعاء العبد فیقع علی مقتضاه فان القدر جزئیات الکلیات
القضاء کما حقق فی زیادة العمر ورد القضاء بالدعاء فی قوله تعالی یمحوا الله ما یشاء ویثبت
وعنده ام الکتاب انتهی وفی التفسیر روح البیان وفی الواقعات المحمودیة اعلم ان اللوح
علی قسمین معنوی وصوری فالصوری ثمانیة عشر الفا اصغرها فی هذا التعیین وهو قابل للتغیر
والتبدل وقوله تعالی یمحوا الله ما یشاء ویثبت ناظر الیه اما المعنوی فلا یقبل التغیر والتبدل
ولیس له زمان وحجم وما ذکروا ان اللوح یاقوتة حمراء اطرافه من زبرجد فهو اللوح الصوری واما
المعنوی ففی علم الله تعالی الازلی وهو لا یتغیر ابدا وقد وقع الکل بارادة واحدة وفی وجود الانسانی
ایضا لوحان جزئیان معنوی وصوری المعنوی الجزئی باب اللوح المعنوی الکلی والصوری للصوری
ینکشف لاکثر الاولیاء واما المعنوی فلا یحصل الا الواحد وفی موضع آخر منهما ما سوی الله تعالی
مما کان ما سیکون من ارادة واحدة ازلیة لا تکثر فیها ولا تغیر ولا تبدل وهی المراد من قوله تعالی
ما یبدل القول لدی علیه الخ انتهی حرره العبد المذنب المسکین مرید محی الدین
الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشهری عفا الله عنه ولوالدیه ولجمیع المسلمین
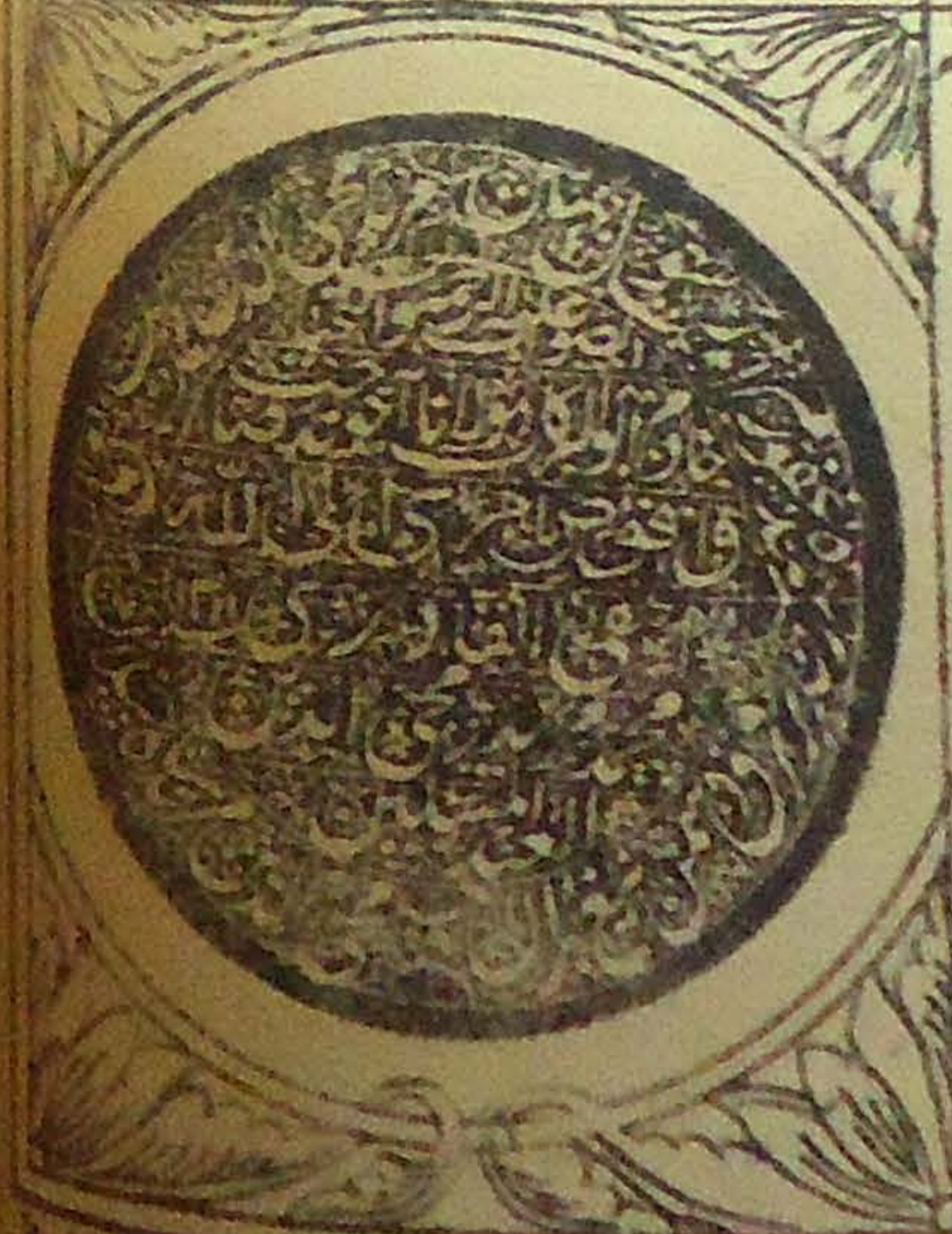
باسمه سبحانه در تحقیق جواز یا شیخ عبد القادر رضی الله عنه
فقیر رساله مستقله نوشته است بنام تحفه دستگیریه در جواب
اثنا عشریه وندا بنام مقبولان خدای تعالی برای
انجاح مطلب از و سبحانه موثر است کما جاء فی حدیث
جامع الترمذی وغیره و ایضا قال الغوث الاعظم
والقطب الافخم من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه وکشفت حاجته کما
فی بهجة الاسرار ۱۲ بقلم فقیر غلام دستگیر قصوری کان الله له ۱۲

یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئا لله گفتن و خواندن
در ختم غوثیه مکرمه جایز و صحیح است و قول مخالف
باطل و قبیح است حرره الراجی رحمة ربه الصمد
میرزا محمد عفی عنه

یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئا لله گفتن جایز است
بلکه نزد صوفیه کرام اسم اعظم است منکر این مبتدع
و مخالف اعتقاد سنت و جماعت است فقط
کتبه العبد الفقیر السید غلام محمد امین الله ابن السید
عماد الدین الحسینی الموسوی الرفاعی عفی عنهما
خادم سجاده جدی

قول من یقول ان قول
القائل یا عبد القادر
جیلانی شیئا لله کفر خطاء لا یجوز تکفیر المسلم بهذا القدر
حرره المفتقر الی ربه القدیر محمد نذیر المعروف بنذیر احمد
خان رامپوری عفی عنه

الجواب صواب والله سبحانه اعلم
وعلمه اتم واحکم. حرره حامل نعال العلماء سکندر
کان الله تعالی له

من اجاب فقد اصاب والله اعلم بالصواب
والیه المرجع والمآب نمقه المفتقر الی الله الشکور
عبد الغفور صانه الله عن الآفات والشرور

الجواب صحیح کتبه الفقیر فیض محمد عفا الله عنه

الجواب صحیح والمجیب نجیح کتبه محمد طاهر عفی عنه
وعن والدیه وعن سائر المسلمین

اصاب من اجاب ولعند الله ثواب
احقر البریه وارذل الخلیقه بل لا شیء فی الحقیقه
محمود ابن حافظ اسمعیل کان الله له للاسلام
واخلافه آمین

المجیب مصیب لا خطاء وضیب غیره وکل
منکر ومریب کتبه سید عبد الرحیم ابن سید
ابا میان عفی عنهما وعن سائر المسلمین
ساکن جامنگر

الامر کما ذکر کتبه محمد صدیق عفا الله عنه وعن
والدیه وعن استاذیه وعن سائر المسلمین

الجواب صحیح والله اعلم بالصواب حرره
ابو احمد دین محمد عفا عنه الصمد

قد ظهر الحق حق الظهور محمد عبد الرشید عفی عنه

هذا الجواب صحیح بلا ارتیاب ومن انکره فهو مضل
فقیر محمد عمر دهلوی

الروایات المصدرة
معتمدة کتبه خادم الطلبه القاضی اسمعیل مهری
عفا الله تعالی عنه وعن والدیه وعن جمیع المسلمین

الجواب صحیح ومعتمد کتبه خادم الشرع القاضی اسمعیل الحلمانی الشافعی عفا الله تعالی عنه وعن والدیه وعن استاذیه وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین ١٢

المتمسک بحبل الله الجلیل خادم الشرع قاضی اسمعیل ١٢٩٩

المجیب مصیب والله الهادی الی سواء السبیل خادم الطلبة العلم احقر العباد الراجی عفو ربه محمد بدر الدین ابن المرحوم القاری محمد امیر الدین الحسنی عفی عنه

محمد بدر الدین عفی عنه ١٣٠٣

المجیب مصیب وله صواب عظیم ومن انکر فقد ضل وغوی رقمه احقر العباد حسن بن نور محمد عفی عنه

المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب هذا الفتوی صحیح ومخالفه غوی کتبه فقیر حقیر سید اکبر شاه الحنفی القادری عفا الله عنه مدرس مدرسه کوسیٹھ

مولوی حسن ابن نور محمد عفی عنه

المجیب مصیب هذه الروایات من الکتب المعتبرات حق وصحیح عند علماء اهل السنة والجماعة لایخالفه الا الروافض او المبتدع حرره سید محمد لقمانی عفی عنه

المجیب مصیب حرره العبد المسکین صلاح الدین صاحبزاده از اولاد صاحب موضع تودیری شریف عفی عنه ربه

صلاح الدین ١٢٨٩

الجواب حق والمجیب محق کتبه محمد رسول شنواری

الجواب صحیح ومعتمد عند العلماء الثقات لاینکره الا مخالف العقیدة او غیره

محمد رسول ١٢٩٩

کتبه الحقیر عبد الرحمن عفا الله عنه

عبد الرحمن ١٢٩٠

المجیب مصیب هذه الروایات من الکتب المعتبرات الثقاة لاشک فیه کتبه احقر عباد الله السبحان محمد خلیل الرحمن پشاوری عفا الله عنه

الراجی رحمة الله المنان فقیر محمد خلیل الرحمن عفی عنه

المجیب مصیب کتبه الفقیر محمد رحمت الله عفی عنه
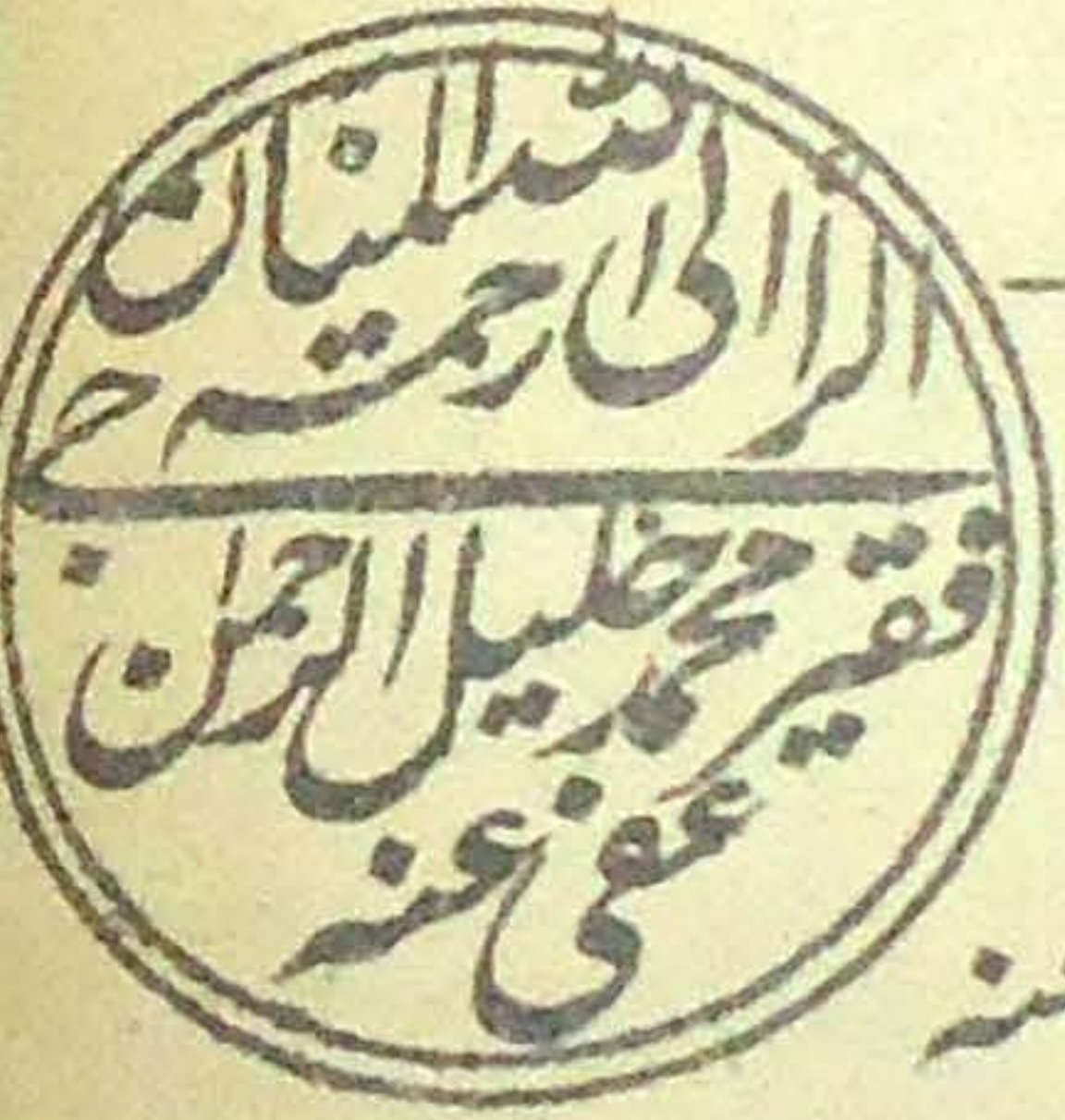
من اجاب فقد اصاب حرره العبد الفقیر حسین بن صالح محمد عفا الله عنهما

محمد رحمت الله

المجیب مصیب لایخالفه الا منکر او مبتدع حرره الفقیر محمد حسن عفا الله عنه

المجیب مصیب هذه الروایات من الکتب المعتبرة حق وصحیح عند علماء اهل السنة والجماعة حرره عبد اللطیف بن مولوی محمد هاشم ساکن قصبه پاتوه

محمد حسن ١٢٩٠

استفتاء بمهر مفتی حنفی مکه معظمه زادها الله تعالی شرفاً وتعظیما بدانکه عبارت فتاوی خیریه را تحریر کرده بمیان حاجی احمد بن عبد الله میمن نورانی داده بودم ایشان از مکه معظمه مهر کنانیده ارسال داشتند بذریعه ڈاک رسیده است وآن این است

بسم الله الرحمن الرحیم

واما قولهم یا شیخ عبد القادر فهو نداء واذا اضیف الیه فهو طلب شیئ اکراماً لله فما الموجب لحرمته ولایجوز الاغترار بما فی قید الشرائد ونظم الفوائد من قال شیئ لله یعنی یکفر الخ اولا وجه لذلک وکیف ذلک مع قولهم لایخرج المومن من الایمان الا جحود ما ادخله فیه وقولهم الکفر شیئ عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیه ولو بروایة ضعیفة ومعاذ الله ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحه وینبغی ان یرجح فیها عدم التکفیر ووجه التکفیر بانه طلب شیئ لله وهو جل وعلا غنی عن کل شیئ الکل محتاج الیه وهذا لایختلج فی خاطر احد فان ذکره تعالی للتعظیم کما فی قوله تعالی فان لله خمسه ومثله کثیر انتهی کذا فی فتاوی خیریه ١٢ حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری

الحمد لمن هو حقیق ومنه استمد العون والتوفیق الحمد لله الغفوری النوشهری البشاوری عفا الله عنه

هکذا رأیته فی الخیریة ویستفاد من رد المحتار ان شیئ لله ترکه وینبغی او یجب لمن لایدری مایقول اقول وهو کذلک خصوصا العوام الذین لایعرفون المعنی الصحیح فی حقه جل شانه ولایمیزونه من غیره والله اعلم کتبه خادم الشریعة راجی اللطف الخفی محمد صالح بن صدیق کمال الحنفی مفتی مکه مکرمة حالا کان الله لهما حامدا مصلیا مسلما

المجیب مصیب محمد عبد الحق عفا الله عنه

وحرره مفتی الاسلام بمکه معظمه زادها الله تعالی شرفا وتعظیما فی الفتاوی تحریر حق وصواب کتبه الفقیر عبد الله بن المصطفی میرداد الامام والخطیب فی الحرم الشریف

المفتی محمد صالح بن صدیق کمال ١٣٠١

استفتاء سیوم از جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول مجیب

النوادر مولانا مولوی غلام قادر صاحب زاد عنایتہ ساکن بہرہ از شہر لاہور مسجد بیگم شاہی

ماقولکم سلمکم اللہ تعالیٰ فی نداء الشیخ السید محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس سرہ وقت

الاستغاثۃ والاستعانۃ ہل ہو جائز ام لا بینوا توجروا **الجواب** جائز بلا ارتیاب فان

فی النداء طلب الاقبال من المنادی ولما اخبر الشیخ قدس سرہ ان علم المغیبات وتکوین

الاشیاء باذن خالقہا یعطی للولی ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ کما ہو المذکور فی

فتوح الغیب صفحہ ۲۶ والبہجۃ صفحہ ۱۰۲ فای مانع یمنع عن ذلک والشیخ قدس سرہ جامع العلمین

وذو اللسانین اخبارہ رضی اللہ عنہ صدقا وحق وتکذیبہ سم قاتل وفی النداء وقت الاستغاثۃ

امران الاستماع وطلب العون الاول داخل فی علم المغیبات والثانی فی التکوین باذن الخالق

فلما اجاز القطب والغوث بالنداء فمن یمنع ولن یمنع الا المعاند الذی لا یسمع قولہ رضی اللہ

عنہ وکتب الفقہ تبحث عن الاحوال والافعال للعوام والخواص عامۃ ولہذا ان سطور مختص

باہل الطریقۃ والغوث والقطب اہل الطرق والابدال والاغواث والاقطاب اجمعوا علی

الجواز وہی الاعلیٰ رتبۃ والاسنی مکانۃ والازکیٰ فہما وادراکا والاتقی عملا واخلاصا وعلینا

ان تشفی لاوامہم ونعتقد باخبارہم ونثنی علیہم والسلام حررہ الفقیر غلام قادر عفا اللہ عنہ

	۲۴ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری	

نقل قرطاس فیض اساس از جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب زاد عنایتہ

بخدمت بابرکت منبع الفیض الاتم مصدر الخیر الاعم جناب مولوی محمد مرید محی الدین صاحب اسم

باسمی ادام اللہ فیضہ العمیم ونسیمہ الشمیم نیاز مند درگاہ بیچون وبیچگون فقیر غلام قادر مہجور

ومحزون تسلیم نبوی را بہزار تحیت وتعظیم التماس میدارد کہ خیریت است وعافیت مزاج مبارک

ہر وقت مسئول بحرمت سید الکونین خاتم الانبیاء وزین الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بالنجاۃ والقبول جواز یا حضرت

سلطان شیخ سید محی الدین عبد القادر متفرع بر مسائل اصول دین وتحقیق دقائق علم طریقت سنت

کہ مسئلہ محققہ عند اہل الطریق فناء وبقاء است چون ولی بولایت کبریٰ برسد ومرتبہ

غوثیت وقطبیت در تصرف او میباشد مفاتیح الخزائن در دست او باشد ووارث کامل خزائن

حضرت نبوی قرار یابد وتصرفات عالم در دست قدرت او باشند واین مرتبہ حضرت غوث اعظم

قدس سرہ باولویت مسلم است وفرق ما بین محب ومحبوب کہ ہست پر واضح است واما مجذوبا

غوثی وقطبی مثل حضرت غوث اعظم قدس سرہ گذشتہ ودر جوار خداوند کریم قدرت بر تکوین اشیاء

دست دہد چنانچہ کل اہل جنت را خواہد بود۔ پس ندای او ندای خدا است۔ در مقام اگر کسی

ندای ولی را کند اگر ولی مستغرق شہود است تا اللہ در جواب لبیک گوید و اگر ولی اللہ در مقام

صحو وہوشیاری است تا منادی خود را خود لبیک گوید و خدا را کدام کس ندا کند ولی اللہ تعالیٰ

خدای تعالیٰ جواب دہد۔ بہر کیف خالق اشیاء حق است وبندہ کاسب پس بندہ ہمت کند

وحق پیدا کند۔ مقام محبوبیت مقتضی ہمین طور ست کہ ہرگاہ نام حضرت غوث اعظم قدس سرہ

گرفتہ شود وبدان نام ندای کردہ شود بسبب ارتباط ما بین اسم ومسمی وتاثیر ہر یک در دیگری

وبسبب تقاضای مقام محبوبیت کہ در حدیث قدسی وارد ست فاذا احببتہ کنت لہ سمعا وبصرا

ویدا ورجلا حق تعالیٰ سمع وبصر محبوب میباشد وسمع وبصر حق را نہایتی نیست ونہ حدی معین

ونہ وقتی مقرر سمع وبصر در ہمہ اوقات وجمیع جہات وآفاق را در یابد محبوب الٰہی نیز بآن سمع

وبصر ہمہ آوازہا واشیاء را می شنود ومی بیند۔ خصوصاً بنی بر احوال امت وولی بر احوال

مریدان واقف وناظر ومبصر وسامع میباشد۔ لہذا در بہجۃ الاسرار از حضرت غوث اعظم قدس

سرہ ودر اوراد چشتیہ وارد است کہ اولاً دوگانہ نماز خواندہ بعدہ درود شریف خواندہ ندای

اسم اعظم حضرت غوث اعظم کند ودعا کند مستجاب شود۔ انتہی استفتاء چہارم از جامع المعقول

والمنقول حاوی الفروع والاصول مولوی حاجی مُلا محمد ایوب صاحب پشاوری زاد فضلہ

	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً ومصلیاً	

سوال چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان شرع مبین کہ ندا باین عبارت کہ یا شیخ عبد القادر

جیلانی شیئاً للہ چنانچہ اکثر مسلمانان ہنگام سختی و مصیبت میکنند جائز است یا نہ بینوا توجروا

الجواب واللہ اعلم بالصواب اگر نداء مذکورہ برای توجہ روحانی شیخ و استمداد میکنند

جائز باشد چہ استغاثہ و استمداد از اولیاء اللہ تعالیٰ احیاءً و امواتاً درست است چنانکہ از
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ست علامہ حنفی شیخ خیر الدین رملی در فتاوای خیریہ
در کتاب الکراہیۃ چنین آوردہ است اما قولہم یا شیخ عبد القادر فہو نداء واذا اضیف الیہ شیئاً
للہ فہو طلب شئی اکراماً للہ فما الموجب للحرمۃ ولا یجوز الاغترار بما فی قید الشرائد ونظم الفوائد
من قال شیئاً للہ یکفر اذ لا وجہ لذلک وکیف ذلک مع قولہم لا یخرج المومنون من الایمان
الا جحود ما ادخلہ فیہ وقولہم الکفر شئی عظیم فلا یکفر المسلم اذا اختلف فیہ ولو بروایۃ ضعیفۃ ومعاذ اللہ
ان یوجد الکفر بذلک وقد قال شارحہ وینبغی ان یرجح فیہا عدم التکفیر ووجہ التکفیر بانہ طلب شئی
للہ وہو جل وعلا غنی عن کل شئی والکل محتاج الیہ وہذا لا یختلج فی خاطر احد فان ذکرہ تعالیٰ للتعظیم
کما فی قولہ تعالیٰ فان للہ خمسہ الآیۃ ومثلہ کثیر انتہی ما فی فتاوی الخیریۃ اقول وباللہ التوفیق
الاظہر حمل قولہم للہ فی شیئاً للہ علی المعنی الشائع فی عرف الناس المتبادر الی الفہم عند الاطلاق
اعنی خالصاً للہ کما فی قولہ تعالیٰ قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ لا شریک لہ
الآیۃ ومنہ ما ورد فی حدیث ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ حیث قال احب اموالی الی بیرحاء وانہا صدقۃ
للہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ ذلک مال رابح ذلک مال رابح وانی سمعت ما تقول
الحدیث رواہ البخاری بہذا اللفظ فی باب الزکوٰۃ علی الاقارب فلم ینکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ قولہ انہا صدقۃ للہ وقد جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاعطاء
للہ من کمال الایمان فروی ابوداؤد عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب للہ وابغض
للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان فقولہم یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ طلب شئی خالصاً للہ من
غیر مطالبۃ عوض عن السائل وہذا المعنی صحیح وقد قال الشامی فی رد المحتار ان قصد المعنی الصحیح فالظاہر
انہ لا باس بہ انتہی وقال خاتمۃ الفقہاء المحدثین شیخ مشایخنا الشیخ محمد عابد السندی ثم المدنی فی طوالع

الانوار ان الراجح عدم الکفر انتہی وروی الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا ضل احدکم شیئاً او اراد عوناً وہو بارض لیس بہا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ
اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عباداً لا نراہم انتہی قال الشیخ محمد عابد رجال اسنادہ کلہم ثقات

حررہ الفقیر الی اللہ الغنی محمد ایوب الحنفی البشاوری

وصل در بیان علم غیب بر دو قسم است یکی بالاستقلال و یکی بالوسایط بالاستقلال

غیر از حق سبحانہ وتعالیٰ کفر است و بالوسایط صحیح است چنانچہ در کتب واقع است بدانکہ علم غیب بالاستقلال
صفت خاصہ عالم الغیب است تعالیٰ وتقدس کہ بوحی والہام و دلیل عقلی و منام و حواس و غیرہا احتیاج
ندارد و ہمہ اشیاء مغیبہ را بدون آنہا می داند بخلاف انبیاء و اولیاء و سائر برایا کہ بوحی والہام و غیرہا احتیاج
دارند و غیبی بغیر آنہا نمی دانند مع ہذا اولیاء و انبیاء خصوصاً سید الانبیاء باعلام الٰہی اخبار بسیار از امور
غیبیہ دادہ اند ملخص کلام خاتم مجتہدین حافظ شہاب الدین ابن حجر مکی کہ در شرح ہمزیہ در تحت قول من علم
الغیب میفرماید آنکہ ای الغائب وہو ما لم یشاہد لکن بالنسبۃ الینا واما بالنسبۃ الیہ تعالیٰ فالکل من عالم الشہادۃ
وخص بالذکر علی حد قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الآیۃ لان العلم بہ افخم واظہر ولان
اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم متعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشہور
ولانہ تعالیٰ اختص بہ من حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات فلا ینافی ذلک اطلاع اللہ تعالیٰ
لبعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال فیہن صلی اللہ علیہ وسلم فی خمس لا یعلمہن الا اللہ
لانہا جزئیات معدودۃ لا غیر وانکار المعتزلۃ لذلک مکابرۃ فقد وقع للانبیاء والاولیاء من ذلک ما لا یمکن
عدہ لا سیما ما وقع لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونیز ملخص کلام وی کہ در شرح مذکور می نگارد آنکہ تنبیہان
احدہما یجب علی کل احد ان یعتقد ان اللہ تعالیٰ ہو المختص بعلم الغیب وما حصل لرسلہ واولیائہ منہ فہو اما
بوحی من اللہ او الہام وفی الحدیث انی لا اعلم الا ما علمنی ربی ثانیہما فی بیان ما اشار الیہ الناظم من
کثرۃ ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من المغیبات ما فی القرآن منہا ما لا یحیط بہ وخبر الطبرانی ان اللہ

قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه وخبر ابی
داود قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاما فما ترک شیئا الی قیام الساعة الا حدثنا به وفی الحدیث
الصحیح فعلمت علم الاولین والآخرین وصح انه صلی الله علیه وسلم اخبر بموت النجاشی یوم موته بالحبشة
وصلی علیه باصحابه وانه وابا بکر وعمر وعثمان صعدوا احدا فتحرک فضربه برجله وقال له اثبت فانما علیک نبی و
صدیق وشهیدان فاستشهدوا وان ملک کسری وقیصر ینقطع بعده من العراق والشام فکان کذلک فی زمن
عمر وانه قال لسراقة کیف بک اذا لبست سواری کسری فالبسهما عمر لما زال ملک کسری فی زمنه تحقیقا
لذلک واخبر عمه العباس بیدر بما ترکه بمکة من المال عند زوجته ولم یطلع علیه احد غیرهما واخبر بکتاب حاطب
الی اهل مکة وبموضع ناقته حین ضلت وتعلقت بخطامها فی الشجرة وبان قریشا بعد الاحزاب لا یغزونه
وباستشهاد امیر الجیش الذی ارسله لموتة بلد بارض الشام یوم قتلهم زید بن حارثة فجعفر ابن ابی طالب
فعبد الله بن رواحة رضی الله عنهم وبان بنته فاطمة رضی الله عنها اول اهله لحوقا به فعاشت بعده ثمانیة
اشهر او ستة وبان اشقی الاولین والآخرین قاتل علی کرم الله وجهه بضربة فی یافوخه فتبتل من دمها
لحیته فضربه الشقی بن ملجم ضربة کذلک فمات منها وبان معاویة رضی الله عنه یلی امامة وانه لم یغلب ورواها
ابن عساکر ومن ثم قال علی کرم الله وجهه یوم صفین لو ذکرت هذا الحدیث ما قاتلته وبان عثمان یقتل مظلوما
وروایة یقتل وانت تقرا البقرة فقطرة من دمک علی فسیکفیکهم الله وهی موضوعة وبواقعة الحرة من عسکر یزید
عامله الله بعدله بالمدینة فاستبیحت نفوس اهلها وابضاعهم واموالهم وقتل سبعمائة یحفظون القرآن منهم
ثلثمائة صحابی وافتض منها الف عذراء وبواقعة الجمل وصفین وقتال عائشة والزبیر لعلی رضی الله عنهم ولذلک
قال علی للزبیر لما برز له یرشد انشدک الله هل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تقاتله وانت له
ظالم فانصرف الزبیر قال بلی ولکن نسیت وبقوله فی الحسن کرم الله وجهه ان ابنی هذا سید وسیصلح الله
به بین فئتین عظیمتین من المسلمین فکان کذلک فانه بویع بعد ابیه فمکث خلیفة ستة اشهر ثم سار لمعاویة
باربعین الفا فلما تراءا الجمعان علی کثرة الفریقین وانه لا یغلب احدهما حتی یقتل الفریق الآخر فرق علی
المسلمین رحمهم ورفض الملک فی جنب ذلک ابتغاء لوجه الله کما جاء عنه کرم الله وجهه ثم ارسل لمعاویة

یشترط علیه شروطا وینزل له عن الخلافة فارسل الیه قرطاسا ابیض وقال اشترط ما شئت فاشترط ونزل
عن الملک فصار معاویة من یومئذ خلیفة حقیقة وبقتل حسین کرم الله وجهه بالطف واخرج بیده تربة
وقال فیها مضجعه فصح خبر استاذن ملک القطر بان یزور النبی صلی الله علیه وسلم فاذن له وکان فی یوم
ام سلمة فامرها صلی الله علیه وسلم ان تحفظ الباب فجاء الحسین فافتحه فقبله صلی الله علیه وسلم فقال له الملک
اتحبه قال نعم قال ان امتک ستقتله وان شئت اریتک المکان الذی یقتل به فاراه فجاء بسهلة بالکسر رمل خشن
او تراب احمر فاخذته ام سلمة فجعلته فی ثوبها قال الراوی کنا نقول انها کربلا وفی روایة انه قال لها اذا صار
دما فاعلمی انه قد قتل واخبر ابن عباس بانه سیعمی لما رای جبریل معه فی صورة رجل واخبر ام عبد الله بن عباس
رضی الله عنهم بانها ستلده وبانه ابو الخلفاء وبان منهم السفاح والمهدی واخبر بان الترک ستغلب علی العرب
حتی تلحقها بمنابت الشیح والقیصوم وبقوله یوشک الناس ان یضربوا اکباد الابل فلا یجدون عالما اکبر من
عالم المدینة قال ابن عیینة وغیره هو مالک بن انس ومن ثم کانوا الناس یزدحمون علی بابه لاخذ العلم حتی
یقتتلون وممن روی عنه من الاکابر الزهری والسفیانان والشافعی والاوزاعی امام اهل الشام واللیث
امام اهل مصر وابو حنیفة وصاحباه ابو یوسف ومحمد وذو النون المصری والفضیل وابن المبارک وابن ادهم
وبعالم فی قریش رحمهم الله وانه یملا اطباق الارض علما وقال احمد وغیره نراه الشافعی لانه لم ینتشر فی طباق
الارض لقریشی صحابی او غیره ما انتشر للشافعی ای والذی انتشر لعلی وابن عباس ونحوهما مسائل قلیلة
جدا کما یعلم ذلک من سبر کلامهم واطلع علیه وزعم الصاغانی ان الحدیث موضع تهور فیه وانما فیه نوع ضعف ذکرنا
له شواهد تجبره وقد جمع الحافظ العسقلانی فی طرقه کتاب مستقل واخبر بان الخوارج الذین علی علی کرم الله وجهه
وان فیهم رجلا اسود احدی ثدییه مثل ثدی المراة فقاتلهم علی واخرج الرجل حتی راه الناس بالوصف الذی
وصفه صلی الله علیه وسلم واخبر صلی الله علیه وسلم بالرافضة وانهم یرفضون الاسلام وبالقدریة والمرجئة وبان
امته ستفترق علی ثلثة وسبعین فرقة وبانها من ارض الحجاز تضیئ لها اعناق الابل ببصری فخرجت نار
عظیمة علی نحو مرحلة من المدینة المشرفة وتقدمتها زلزلة عظیمة بعد عشاء الاربعا ثالث جمادی الآخرة سنة
اربع وخمسین وسبعمائة ولم یزل یشتد ویغلی کغلیان البحر الی ان ارتجت منها الارض ومن علیها حتی ایقن

اہل المدینۃ بالھلاک وکثرت الزلازل حتی وقع منہا فی یوم واحد ثمانیۃ عشر زلزلۃ لکن ببرکتہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یغشی المدینۃ نسیم بارد وزویت من مکۃ وجبال بصری وانطلقت لیلۃ الاسری سابع عشرین
رجب وقد اوسع المورخون فی اخبارہا بما یطول استقصائہ واذا تاملت ما اطلعہ اللہ تعالی علیہ من الغیوب
لاسیما ما یتعلق بامر الصحیفۃ علمت ان ذلک من تمام عنایۃ ربہ تعالی علیہ انتہی وہمچنین تابعان سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم باعلام الٰہی وعنایات ربانی کامیاب مغیبات بسیار بودہ واز امور بیشمار خبر دادہ
اند قیصری در فصل تاسع مقدمہ شرح فصوص میفرماید فالقطب الذی علیہ مدار احکام العالم وہو مرکز
دائرۃ الوجود من الازل الی الابد واحد باعتبار حکم الوحدۃ وہو الحقیقۃ المحمدیۃ باعتبار حکم الکثرت متعدد
وقبل انقطاع النبوۃ قد یکون القائم بالمرتبۃ القطبیۃ نبیا ظاہرا کابراہیم صلوات اللہ علیہ وقد یکون
ولیا خفیا کالخضر فی زمان موسی علیہ السلام قبل تحققہ بمقام القطبیۃ وعند انقطاع النبوۃ اعنی نبوۃ التشریع
باتمام دائرتہا وظہور الولایۃ من الباطن انتقلت القطبیۃ الی الاولیاء مطلقاً فلا یزال فی ہذہ المرتبۃ
واحد منہم قائم فی ہذا المقام لیحفظ بہ ہذا الترتیب والنظام ونیز دروی می نگارد ولا یتصور ہذہ الربوبیۃ
المطلقۃ الا باعطاء کل ذی حق حقہ وافاضۃ جمیع ما یحتاج الیہ العالم وہذا المعنی لا یمکن الا بالقدرۃ
التامۃ والصفات الالٰہیۃ جمیعا فلہ کل الاسماء یتصرف بہا فی العالم حسب استعداداتہم ولما کانت ہذہ
الحقیقۃ ای الحقیقۃ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالٰہیۃ والعبودیۃ لا تصح لہا ذلک اصالۃ بل تبعیۃ
وہی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف والقہر والرضا والسخط وجمیع الصفات لتتصرف فی العالم
وفی نفسہا وبشریتہا ایضا لانہا منہ وبقاءہ علیہ السلام وضجرہ وضیق صدرہ لا ینافی ما ذکر فانہ بعض
مقتضیات ذاتہ وصفاتہ ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان
کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ انتہی ونیز قیصری در فصل ثامن مقدمۂ مذکور
میطرازد قال الشیخ فی فتوحاتہ فی بیان المقام القطبی ان الکامل الذی اراد اللہ ان یکون قطب
العالم وخلیفۃ اللہ فیہ اذا وصل الی العناصر مثلا متنزلا فی السفر الثالث ینبغی ان یشاہد جمیع ما یرید
ان یدخل فی الوجود من الافراد الانسانیۃ الی یوم القیمۃ وبذلک الشہود ایضا لا یستحق المقام حتی

یعلم مراتبہم فسبحان من دبر کل شیء بحکمتہ واتقن کل ما صنع برحمتہ انتہی ونیز دروی میگوید لذلک قیل الانسان
الکامل لا بد ان یسری فی جمیع الموجودات کسریان الحق فیہا انتہی ماحاصل این ہمہ اسناد وروایات آنکہ انبیاء واولیا
در علم غیب استقلال ندارند بلکہ باعلام الٰہی تعالی شانہ از مغیبات بسیار خبر دادہ اند چنانچہ امام نووی در
جواب سائلی میفرماید نقل سوال وجواب بعینہ آنکہ **سوال** ما معنی قولہ تعالی قل لا یعلم من فی
السمٰوٰتِ والارضِ الغیبَ الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ہذا
من القرآن والحدیث مع انہ قد وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکرامات الاولیا
الجواب معناہ انہ لا یعلم ذلک استقلالا الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالی
للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لہم انتہی پس ازان باید دانست کہ احاطہ علمی نیز صفت خاصہ خداست
تعالی وتقدس چیزی از کلیات وجزئیات از علم وی تعالی بیرون نیست لقولہ تعالی ان اللہ قد
احاط بکل شیءٍ علماً ولقولہ تعالی فوق کل ذی علم علیم جامی ؎ عدد ریگ دریا بانہا
عدد برگہا بہ بستانہا + ہمہ نزدیک وبود ظاہر + ہمہ در علم او بود حاضر + خاتم مجتہدین در شرح ہمزیہ
می نگارد والغیوب کلہا لم یطلع اللہ علیہا احدا وانما غایۃ من اطلعہ علی جزئیات مخصوصۃ انتہی وجامی
در شرح فص یعقوبیہ می طرازد ولیس المقصود من الکشف الواقع لبعض الناس فی بعض الاوقات لا
ان یطلع العبد المکاشف ای یحصل لہ الاطلاع فی امر خاص شاء اللہ اطلاعہ علیہ لا غیر کما قال ولا یحیطون
بشیء من علمہ الا بما شاء فان قلت قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمت علم الاولین والآخرین یدل علی عموم
اطلاعہ وان کان فی بعض الاوقات قلت لا نسلم ذلک فان ما یعلمہ الاولون والآخرون امر خاص بالنسبۃ
الی معلومات الحق سبحانہ ولو سلم عمومہ فالمثبت فی الحدیث علمہ الکلی الاجمالی فی مقام الروح والمنفی ہہنا علمہ
التفصیلی فی مقام القلب واللہ تعالی اعلم وبحر العلوم در شرح دفتر اول مثنوی میگوید انسان کامل خصوص
قطب الاقطاب بعد تمام شدن سیر وی ورسیدن بمقام بعد فنا اعیان ثابتہ را مشاہدہ میکند واستعداد
آن اعیان منکشف میگردد پس ہر حال کہ بر آن اعیان جاری میشود وخواہد شد علی الاجمال منکشف میشود
پس سعادت ازلیہ وشقاوت ازلیہ ہر دو آشکارا میگردد بروی واین نیست کہ تمام اعیان ممکنات

علی التفصیل با احوالهای آن اورا منکشف میشود و این در حق بشر محال است چنانکه منصوص است در
فصوص الحکم و چگونه چنین باشد و الا مساوات او با الله تعالی لازم می آید انتهی و سند العلما در تفسیر سورۂ
مزمل مینویسد اگر کسی خواهد که باین طریق بیکی از مخلوقات تقرب پیدا کند ممکن و مطرد نیست و سبب آن
که درین نوع تقرب متقرب الیه را دو چیز میباید اول احاطه علمی باذکار قلبیه و لسانیه ذاکر باشد با وصف تخالف
امکنه و ازمنه و مدارک و السنه تا ذکر قلبی و لسانی هر ذاکر را معلوم کند دویم قوت نزدیک شدن در مدرکه او
در آمدن و آنرا پر کردن و حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرع آنرا دنو و تدلی و نزول و قرب خوانند و این
هر دو صفت خاصهٔ ذات پاک او تعالی است هیچ مخلوق را حاصل نیست آری بعض کفره در حق بعضی از
معبودان خود و بعضی پیر پرستان از زمرهٔ مسلمین در حق پیران خود امر اول را ثابت میکنند و در وقت
احتیاج بهمین اعتقاد بآنها استعانت می نمایند اما مطرد نمی باشد و در حقیقت در اشتباه واقع شده اند
که بیان آن اشتباه درین مقام اجنبی است و بهمین دوام کارخانه سلوک تمام میشود و الا ممکن نبود که
بنده بارب نزدیک شود و نیز در وی می نگارد پس خاصهٔ ذات حضرت حق است عز و علا که بسوی یاد
کنندهٔ خود نزول میفرماید و نزدیک میشود و مدرکهٔ او را پر می کند و بر لطائف باطنه او مستولی میگردد و باین
تدلی واقعی حقیقی حکم روح روح او میگیرد و نسبتی که روح را با بدن است این تدلی را با روح او بهم میرسد و دیگر
مخلوقات هر چند روحانیات باشند اول علم محیط ندارند که بر ذکر هر ذاکر مطلع شوند دویم استیلاء و دائمی بر
روح ذاکر نمی توانند کرد که یشغلهم شان عن شان و او تعالی لا یشغله شان عن شان انتهی کذا فی فصل الخطاب

سوال چه میفرمایند علمای دین متین شرع مبین درین عبارت و من قال

ان العوام یعتقدون ان روح الشیخ حاضر وقت النداء و الاستغاثة و انه یعلم الغیب و هذا الاعتقاد کفر قلنا
لیس من شان المومن ان یعتقد ذلک فی النبی فضلا عن الولی فان اختصاص علم الغیب به تعالی
ثابت بنص القرآن و هو قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموات و الارض الغیب الا الله الآیه فهو من
ضروریات الدین فلا مجال لجریان هذا الاحتمال فی شان احد من المسلمین و ان کان من عوام الجاهلین
مع ان الاعتقاد امر مبطن لا یطلع علیه احد الا بالتصریح فمن یعتقد ذلک و لو صرح احد بذلک لاعتقاد

و قیل بکفره لکان له وجه ففی فتاوی البزازیة من قال ان ارواح المشایخ حاضرة تعلم یکفر انتهی لکن بحکم انکی
بان العوام یعتقدون ذلک الکفر انما هو دعوی علم الغیب فیرتد التکفیر الی المدعی بعین السبب المذکور الخ همین
عبارت صحیح ست یا نه و بر همین اعتقاد کردن و الا حکم کفر میشود یا نه از روی شرع شریف بیان فرمایند که ثواب
یابند

بینوا توجروا رحمکم الله تعالی

الجواب تحقیق این مسئله همین است که علم غیب بالاستقلال کفر است اما علم غیب بالوسایط صحیح است مانند
وحی و الهام و کرامات و فی البزازیة یکفر بادعاء علم الغیب و باتیان الکاهن و تصدیقه اه قلت و حاصله ان دعوی
علم الغیب معارضة لنص القرآن فیکفر بها الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالة الی سبب من الله تعالی کوحی و الهام
و کذا لو اسند الی امارة عادیة بجعل الله تعالی قال صاحب الهدایة فی کتابه مختارات النوازل و اما علم النجوم فهو
فی نفسه حسن غیر مذموم اذ هو قسمان حسابی و انه حق و قد نطق به الکتاب قال الله تعالی الشمس و القمر بحسبان
ای سیرهما بحساب و استدلالی بسیر النجوم و حرکة الافلاک علی الحوادث بقضاء الله تعالی و قدره و هو جایز کاستدلال
الطبیب بالنبض علی الصحة و المرض و لو لم یعتقد بقضاء الله تعالی او ادعی علم الغیب بنفسه یکفر حاشیه رد المحتار علی مضان
افندی محشی شرح العقاید و بالجملة العلم بالغیب امر تفرد به الله سبحانه و تعالی و لا سبیل للعباد الی العلم
بالغیب للعباد الا باعلام منه ای من الله و لا یعلم الغیب الا الله و عنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا الله
و سبب تخصیص الخمس فی قوله تعالی ان الله عنده علم الساعة الآیة ان رجلا جاء الی النبی صلی الله تعالی
علیه و سلم فسأله عنها فنزلت لکن لما رأوا ان کثیرا من الاولیاء یطلع الغیب من هذه الخمس و غیرها حملوا الآیة علی
ان لا یعلمها بذاته الا الله و الهاما بطریق المعجزة او الکرامة او ارشاد الی الاستدلال بالامارات فیما یمکن ذلک
ای الاستدلال فیه و الضمیر فی فیه راجع الی ما فی فیما انتهی کذا فی رمضان افندی محشی علی شرح العقاید تفتازانی
قوله تعالی و ما کان الله لیطلعکم علی الغیب لانه لا یعلم الغیب احد غیر الله و لکن الله یجتبی من
رسله من یشاء فیطلعه علی بعض علم الغیب نظیره قوله تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی
من رسول و قال السدی معناه و ما کان الله لیطلع محمدا صلی الله علیه و سلم علی الغیب و لکن الله اجتباه
کذا فی معالم التنزیل و فی المرقات فی شرح حدیث تبلغنی حیث کنتم قال القاضی ان النفوس الزکیة

القدسية اذا تجردت عن العلائق البدنية عرجت واتصلت بالملاء الاعلى ولم يبق لها حجاب فترى الكل كالمشاهد
بنفسها او باخبار الملك لها وفيه سر يطلع عليه من تيسر له وايضا فيه للغيب مبادي ولواحق فمباديها لا يطلع عليه
ملك مقرب ولا نبي مرسل واما اللواحق فهو ما اظهر الله تعالى على بعض احبابه لوحة علمه فخرج بذلك عن الغيب
المطلق وصار غيبا اضافيا وذلك اذا تنور الروح القدسية وازداد نورانيتها واشراقها بالاعراض عن ظلمة عالم
الحس وتجلية مرآة القلب عن صدأ الطبيعة والمواظبة على العلم والعمل وفيضان الانوار الالهية حتى يقوى النور
وينبسط في فضاء قلبه فتنعكس فيه النقوش المرتسمة في اللوح المحفوظ ويطلع على المغيبات ويتصرف في اجسام عالم
السفلي بل يتجلى حينئذ الفياض الاقدس بمعرفته التي هي اشرف العطايا فكيف بغيره انتهى وهذه المعجزة يعني اطلاعه
صلى الله عليه وسلم على الغيب من جملة معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا خبرها على التواتر لكثرة رواتها
واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب انتهى كذا في الشفاء لقاضي عياض وفي شرح الشفا للعلامة الخفاجي
وهذا لا ينافي في الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت لا استكثرت من الخير فان
المنفي علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله فامر متحقق فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى
من رسول قال ابن عطاء الله في لطائف المنن اطلاع العبد على الغيب من غيوب الله بنور منه بدليل قوله
اتقوا فراسة المومن فانه ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى قوله كنت بصره الذي يبصر به فمن كان الحق بصره
اطلاعه على غيبه غير مستغرب وقال بعض العارفين الا من ارتضى من رسول لا ينافي قول المرسي وفي تفسيره
الا رسول وصديق وولي والزيادة فيه على النص فان السلطان اذا قال لا يدخل علي اليوم الا الوزير لا ينافي
دخول اتباع الوزير معه فكذلك الولي اذا اطلعه على غيبه لم يره بنور نفسه وانما رآه بنور متبوعه ولم يكلفنا الله
الايمان بالغيب الا وقد فتح لنا باب غيبه والى هذا اشار الغزالي في اماليه على الاحياء انتهى قال العلامة التفتازاني
في شرح المقاصد بعد ذكر الفلاسفة بل الظاهر من قواعد الاسلام انه يكون للنفس بعد المفارقة ادراكات متجددة
جزئية واطلاع على بعض جزئيات احوال الاحياء سيما الذين كان بينهم وبين الميت تعارف في الدنيا
ولهذا ينتفع بزيارة القبور والاستعانة بنفوس الاحياء من الاموات في استنزال الخيرات واستدفاع الملمات
فان للنفس الناطقة تعلقا ما بالبدن وبالتربة التي دفنت فيها فاذا زار الحي تلك التربة وتوجهت تلقاء

نفس الميت حصل بين النفسين ملاقات وافاضات انتهى قوله تعالى ولو لم تمسسه نار نور على نور
متضاعف فان نور المصباح زاد في انارته صفاء الزيت وزهرة القنديل وضبط المشكاة لاشعته وقد ذكر
في معنى التمثيل وجوه الاول انه تمثيل للهدى الذي دل عليه الآيات البينات في جلاء مدلولها وظهور ما تضمنته من الهدى
من المشكاة معنوية او تشبيه للهدى من حيث انه محفوف بظلمات اوهام الناس وخيالاتهم بالمصباح وانما
ولي الكاف المشكاة لاشتمالها عليه وتشبيهه به اوفق من تشبيهه بالشمس او تمثيل لما نور الله به قلب المومن
من المعارف والعلوم بنور المشكاة المنبث فيها من مصباحها ويؤيده قراءة ابي مثل نور المومن او تمثيل لما منح
الله تعالى به عباده من القوى الدراكة الخمس المترتبة التي نيوط بها المعاش والمعاد وهي الحساسة التي
يدرك المحسوسات بالحواس الخمس والخيالية التي تحفظ صور تلك المحسوسات لتعرضها على القوة العقلية متى
شاءت والعاقلة التي يدرك الحقائق الكلية والمفكرة وهي التي تؤلف المعقولات لتستنتج منها علم ما لم تعلم
والقوة القدسية التي تتجلى فيها لوائح الغيب واسرار الملكوت المختصة بالانبياء والاولياء المعنية بقوله ولكن
جعلناه نورا نهدي به من نشاء من عبادنا بالاشياء الخمسة المذكورة في الآية وهي المشكاة والزجاجة
والمصباح والشجرة والزيت فان الحساسة كالمشكاة لان محلها كالكوى ووجهها الى الظاهر لا تدرك ما ورائها
واضاءتها بالمعقولات لا بالذات والخيالية كالزجاجة في قبول صور المدركات من الجوانب وضبطها للانوار
العقلية وانارتها بما يشتمل عليها من المعقولات والعاقلة كالمصباح لاضاءتها بالادراكات الكلية والمعارف
الالهية والمفكرة كالشجرة المباركة لتاديتها الى ثمرات لا نهاية لها والزيتونة المثمرة بالزيت الذي
هو مادة المصباح التي لا يكون شرقية ولا غربية لتجردها عن اللواحق الجسمية او لوقوعها بين الصور والمعاني
متصرفة في القبيلين منتفعة من الجانبين والقوة القدسية كالزيت فانها لصفائها وشدة ذكائها تكاد تضيء بالمعارف
من غير تفكر ولا تعلم انتهى كذا في البيضاوي من في سورة النور قوله تعالى ومن لم يجعل الله له نورا فما له
من نور وعن الامام قال لاصحابه انه تعالى وصف هداية المومن بانها في نهاية من الجلاء والظهور عقبها
بان قال يهدي الله لنوره من يشاء ثم وصف ضلالة الكافر بانها في نهاية الظلمة عقبها بقوله ومن
لم يجعل الله له نورا فما له من نور فظهر ان المراد بالنور الهداية بانزال الكتب وارسال الرسل

شبہہا فی ظہورہا فی نفسہا والبیان والجلاء فی کونہا مبینا لغیرہا مما یناط بہ امر الدین بالنور لانہ ظاہر فی نفسہ
مظہر لغیرہ المطلب الثانی الکشف عن حقیقۃ التمثیل قال القاضی وقد ذکر فی معنی التمثیل وجوہ الاول تمثیل الہدی
الذی دل علی الآیات البینات فی جلاء مدلولہا وظہور ما تضمنہ من الہدی بالمشکوۃ المنعوتۃ الثانی تشبیہ
الہدی من حیث انہ محفوف بظلمات اوہام الناس وخیالاتہم بالمصباح الثالث تمثیل لما نور اللہ قلب
المومن من المعارف العلوم بنور المشکوۃ المنبث فیہا من مصباحہا ویؤیدہ قراءۃ اُبی مثل نور المومن الرابع
تمثیل لما منح اللہ عبادہ من القوی الدراکۃ الخمس المرتبۃ التی ینوط بہا المعاش والمعاد وہی الحساسۃ التی
تدرک بہا المحسوسات والخیالیۃ التی تحفظ صور تلک المحسوسات لتعرضہا علی القوۃ العقلیۃ متی شاءت
والعاقلۃ التی تدرک الحقایق الکلیۃ والمفکرۃ التی تولف المعقولات لیستنتج منہا علم ما لم یعلم والقوۃ القدسیۃ
التی تتجلی فیہا لوایح الغیب واسرار الملکوت المختصۃ بالانبیاء والاولیاء المعینۃ بقولہ ولکن جعلناہ نورا نہدی
بہ من نشاء من عبادنا بالاشیاء المذکورۃ فی الآیۃ وہی المشکوۃ والزجاجۃ والمصباح والشجر والزیت
فان الحساسۃ کالمشکوۃ لان محلہا کالکوی ووجہہا الی المظاہر لا تدرک ماوراءہا واضاءتہا بالمعقولات
لا بالذات والخیالیۃ کالزجاجۃ فی قبول صور المدرکات من الجوانب وضبطہا للانوار العقلیۃ وانارتہا بما
یشتمل علیہما من المعقولات والعاقلۃ کالمصباح لاضاءتہا بالادراکات الکلیۃ والمعارف الالٰہیۃ والمفکرۃ
کالشجرۃ المبارکۃ لتادیہا الی ثمرات لانہایۃ لہا الزیتونۃ المثمرۃ للزیت الذی ہو مادۃ المصابیح التی لا تکون
شرقیۃ ولا غربیۃ لوقوعہا بین الصور والمعانی متصرفۃ فی القبیلین منتفعۃ من الجانبین والقوۃ القدسیۃ
کالزیت فانہا لضیاءیہا وشدۃ ذکائہا تکاد تضئ بالمعارف من غیر تفکر ولا تعلیم انتہی کذا فی التفسیر الطیبی
فی جلد الرابع فی سورۃ النور ۔ پوشیدہ نماند کہ بعد از اثبات حیات حقیقی حسی دنیاوی اگر بعد ازان
گویند کہ حق تعالی جسد شریف را حالتی وقدری بخشیدہ است کہ در ہر مکانی کہ خواہد تشریف بخشد خواہ بعینہ یا
با مثال خواہ بر آسمان یا بر زمین وخواہ در قبر شریف یا غیروی صورتی دارد با وجود ثبوت نسبت خاص بقبر
در ہمہ حال مروی است کہ چون امیر المومنین عثمان بن عفان را رضی اللہ عنہما محاصرہ کردند بعضی از صحابہ
رضی اللہ عنہم باوی گفتند مصلحت آنست کہ با اہل شام ملحق شوی تا ازین بلا ومحنت خلاص یابی فرمود

کہ از دار ہجرت خود مفارقت کنم ومجاورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم را بگذارم کذا فی ملخ ابو
دا اندارم
جلد الثانی فی فصل حیات انبیا علیہم السلام وبعضی از خواص اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع
خود گردانیدہ اند درینحالت ہم تصرف در دنیا دادہ واستغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ
باین سمت نمیگردد واُویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا مینمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات
خود از انہا میطلبند ومی یابند وزبان حال آنہا درانوقت ہم مترنم باین مقالات است شعر
من آیم بجان گر تو آئی بتن + انتہی کذا فی التفسیر فتح العزیز فی سورۃ اذا السماء انشقت وفی مختار الفتاوی
مسئلہ ارواح مسلمانان بعد از مردن سی سال بر اقربای خود می آیند اول دہ سال ہر روز وہر شب آدینہ
ودیگر دہ سال شب آدینہ وشب برات وشب عیدین وروزہای تشریق می آیند ودیگر دہ سال بجز شبہای
عیدین می آیند وبعد سی سال در گورستان باشند وامیدوار نان وآب بدانچہ یاد کنند نوادر الاصول
فی التاتارخانیۃ قال علیہ السلام ارواح الارواح ضمن مقامات روح الانبیاء من الکافور الابیض علی
قنادیل معلقۃ فی تحت العرش وروح الشہداء فی جوف الطیر الاخضر وروح المومنین بین السماء والارض
وروح الکافرین والمنافقین فی تحت السجن لسجین انتہی کذا فی فیروزشاہی ورق ٢٢ قلمی فی العوارف فی الباب
السادس والخمسین روی سعید بن مسیب عن سلمان ان ارواح المومنین یذہب فی برزخ من الارض
حیث متی شاءت بین السماء والارض حتی یردہا الی اجسادہا فی خزانۃ الروایات عن نفقیۃ المعینۃ النسفیۃ
اما ارواح الانبیاء علیہم السلام فیخرج من جسدہم وتدخل فی اجواف طشت خضر فی الجنۃ تاکل وتنعم وتاوی
بالیل الی قنادیل معلقۃ تحت العرش واما ارواح المطیعین من المومنین لا تاکل ولا تتنعم ولکن ینظر فی
الجنۃ واما ارواح العصاۃ من المومنین فہی ما بین السماء والارض فی الہواء واما ارواح الکفار فہو فی طیر
سود فی السجین تحت الارض السابعۃ من الغرایب لارواح المومنین یاتون فی کل لیلۃ الجمعۃ ویوم عید
ویوم عاشوراء ولیلۃ النصف من شعبان فیقومون لفناء بیوتہم ثم ینادی کل واحد منہم بصوت
حزین یا اہلی واولادی واقربائی انفقوا علینا بالصدقۃ واذکرونا ولا تنسونا وارحمونا فی غربتنا اجسادنا
فانا فی ضیق وسجن وشیق وغم طویل وفقر شدید وکان ہذا المال الذی فی ایدیہم فی ایدینا انا لوینفق

فی طاعة الله تعالی لایسأل منه وانتم تاکلون ویشربون ونحن نحاسب ونعذب فاذا لم یرجعوا بما یصدقه
یرجع کل واحد منهم بصوت حزین خذلهم الله کما قنطوا من الدعاء والصدقة وروی انه مر علیه السلام علی مقبرة
فرأی فی قبر عذابا ثم رجع واتاه بعد اوقات یری رحمة فسأل علیه السلام عن صاحب القبر فقال ان لی صدیقا
فکبر الله بتکبیرة تبنی فکان لی من ذلک الاجر نصیب رفع بذلک الاجر عذابا وبرادت العذاب رحمة انتهی
کذا فی فتاوی معصومیه المشهور بفتاوی اهل بخارا - حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری

الغفوری البشاوری النوشهری عفی عنه

مهر و دستخط جناب ولایت مآب حضرت نقیب زاده
صاحب بغداد شریف رحمه الله تعالی

من اجاب فقد اصاب لا حاجة الی التفصیل حرره الفقیر
الی الله تعالی السید محمد صالح القادری الجیلانی العراقی
البغدادی الحنبلی لقدومنا الی مبنی حرسها الله تعالی
سنه ۱۳۰۹ ۱۷ من شوال یوم الاحد

الجواب صحیح ورایات صریحة حرره الفقیر الحقیر
السید عبد الجبار القادری الحنفی الگیلانی عفی عنه

آنچه جناب مولوی صاحب نوشته وتحریر نموده صحیح
است حرره فقیر غلام فاروق مجددی سرهندی عفی عنه

الجواب صحیح سید ابوبکر البخاری نسبا والبشاور مولدا
عفا الله عنه المدرس بالمدرسة الهاشمیة

اللهم انا نتوسل الیک بنبینا محمد وبانبیائک الکرام
وبآله وآلهم وباصحابه واصحابهم العظام وباولیائک
المعترفین من بحر الائک السادات العظام ان ترنا

الحق حقا وترزقنا اتباعه وترنا الباطل باطلا وتجنبنا
اتباعه نعم ما اجاب به مولانا الشیخ محمد مرید محی الدین
الحنفی القادری صحیح والعدول عنه امر مستقبح قبیح
کتبه عبد الله ابن الشیخ مصطفی میرداد الخطیب
والامام فی المسجد الحرام فی المصلی الحنفی

المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب کتبه وخادمه الفقیر
السید غلام محمد امین الله ابن المرحوم السید عماد الدین
الحسینی الموسوی الرفاعی
عفی عنهما خادم سجادة
جدی

عماد الدین الحسینی الرفاعی السید غلام محمد امین الله بن

المعترفین

المجیب مصیب کتبه غلام علی ابن المرحوم سید سلطان میان

غلام علی سید

الجواب صحیح بلا شک وریب وللمجیب حظ ونصیب کتبه
سید عبد الرحیم ساکن جامنگر

جواب المجیب صحیح وله اجر عظیم کتبه سید اکبر شاه حنفی

المجیب مصاب حرره العبد المسکین صاحبزاده
صلاح الدین من اولاد صاحب موضع تودیری
عفی عنه ربه

الجواب صحیح ومعتمد کتبه خادم الشرع القاضی اسمعیل
الجلبانی الشافعی عفا الله تعالی عنه وعن والدیه
وعن استاذیه وعن جمیع المومنین آمین ۱۲

بحبل الله الجلیل خادم المتمسک الشرع قاضی اسمعیل ۱۲۸۴

المجیب مصیب وهو الحق بما شرحه علماه وهو اظهر وله
الاجر والثواب من ملک الوهاب

الجواب صحیح روایات صریح کتبه محمد طاهر عفی عنه وعن والدیه

صح الجواب والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب
عبده المفتقر الی الله الشکور عبد الغفور صانه الله
عن الآفات والشرور

قال الله تبارک وتعالی جل وعلا عالم الغیب فلا
یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول
فانه یسلک من بین یدیه ومن خلفه رصدا
حرره الفقیر سکندر کان الله له

صح الجواب والله اعلم بالصواب فقیر محمود ابن
حافظ اسمعیل کان الله له

المجیب مصیب وله اجر جزیل حرره الفقیر حسن بن محمد

المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب کتبه العبد
المذنب الفقیر سید محمد اللمقانی الحنفی القادری عفی عنه

لقد اصاب من اجاب والله اعلم من العالمین خادم
الشریعة المحمدیة والطریقة القادریة المحمودیة الفقیر
الی الله عز وشانه حمد الله کمال الدین القادری
المحمودی البشاوری عفی عنه

جواب المجیب صحیح وله اجر عظیم عند الله
کتبه الفقیر سید عبد الخالق ولد سید عباس ساکن پلوڑی

هذا الجواب صحیح المجیب مصیب فقیر حقیر محمد عمر دهلوی

المجیب مصیب بهذه الروایات مقبولة ومعتبرة عند
العلماء واهل السنة لا شک فیه کتبه محمد جلیل الرحمن
نقشبندی پشاوری عفی عنه

آنچہ مولوی صاحب تحریر کردہ است صحیح است حررہ الفقیر عبد الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح و معتمد لا شک فیہ الراقم الآثم الفقیر حسین بن صالح محمد عفی عنہما

من اجاب فقد اصاب لا حاجۃ الی التفصیل حررہ الفقیر محمد حسن من اضلاع الکابل

المجیب مصیب و لہ فی الآخرۃ نصیب کتبہ الفقیر عبد الکریم عفا اللہ عنہ

المجیب مصیب کتبہ الفقیر محمد رحمت اللہ عفی عنہ و عن سائر المسلمین

ما اجاب بہ المجیب اللبیب فہو صحیح حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الصمد میرزا محمد عفا اللہ عنہ

المجیب مصیب و لہ اجر جزیل حررہ الفقیر حسن بن نور محمد

استفتا در بیان کرامات اولیا و کرامات اولیا حق است و انکار ازین کفر و ضلالت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال چہ میفرمایند علمائی دین متین شرع مبین درین مسئلہ کہ کرامات اولیا از کتاب اللہ و از سنت یعنی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہست یا نہ

سوال دوم بسبب کرامات اولیا آفات و بلیات متوجہ مندفع میشود یا نہ بلینوا توجروا رحمکم اللہ تعالی

الجواب سوال اول کرامات اولیا از کتاب اللہ و از سنت یعنی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از ہر دو ثابت است چنانچہ در عقائد نسفی و در شرح عقائد تفتازانی و حاشیہ رمضان افندی بر شرح عقائد مذکور است و کرامۃ الاولیا حق فیظہر الکرامۃ علی طریق نقض العادۃ للولی من قطع المسافۃ البعیدۃ فی المدۃ القلیلۃ و ظہور الطعام و الشراب و اللباس عند الحاجۃ و المشی علی الماء و فی الہواء و کلام الجماد و العجماء و غیر ذلک من الاشیاء معجزۃ للرسول الذی ظہرت ہذہ الکرامۃ لواحد من امتہ لانہ یظہر بہا انہ ولی و لن یکون ولیا الا ان یکون محقا فی دیانتہ و دیانتہ الاقرار برسالۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم انتہی کذا فی عقائد نسفی و الدلیل علی حقیقۃ الکرامۃ ما تواتر من کثیر من الصحابۃ و من بعدہم بحیث لا یمکن انکارہ خصوصا الامر المشترک و ان کانت التفاصیل احادا و ایضا الکتاب ناطق بظہورہا من مریم

و من صاحب سلیمان علیہ السلام و بعد ثبوت الوقوع لا حاجۃ الی اثبات الجواز ثم اورد کلاما [illegible] الکرامۃ و الی تفصیل بعض جزئیاتہ المستبعد جدا فقال فظہور الکرامۃ علی طریق نقض العادۃ للولی من قطع المسافۃ البعیدۃ فی المدۃ القلیلۃ کاتیان صاحب سلیمان علیہ السلام و ہو آصف بن برخیا [illegible] عرش بلقیس قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافۃ و ظہور الطعام و الشراب و اللباس عند الحاجۃ کما فی حق مریم فانہ کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ و المشی علی الماء کما نقل عن کثیر من الاولیاء و الطیران فی الہواء کما نقل عن جعفر ابن ابی طالب و لقمان السرخسی و غیرہما و کلام الجماد و العجماء اما کلام الجماد فکما روی [illegible] سلمان و ابی الدرداء قصعۃ فسبحت و سمعا تسبیحہا و اما کلام العجماء فتکلم کلب اصحاب الکہف و کما روی ان النبی علیہ السلام قال بینا رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا اذ التفتت البقرۃ الیہ فقالت انی لم اخلق لہذا بل انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان اللہ البقرۃ تتکلم فقال النبی علیہ السلام آمنت بہذا کذا فی شرح عقائد تفتازانی و کرامات جمع کرامۃ و ہی التکریم و الاکرام و ہی نوع من المعجزۃ و تمامہ اعلم ان الکرامات حق کما ان المعجزات حق و کلتاہما من عالم القدرۃ و لکن الفرق بینہما ان المعجزۃ مقدورۃ للانبیاء متی ارادوہا اما باختیارہم و اما باقتراح الامۃ فکیف ما کان یسہل علیہم اظہارہا و اما الکرامات فہی بخلاف المعجزات فان الولی ربما یقدر ان یاتی بہا و ربما لا یقدر [illegible] المعجزات انتہی کذا فی حاشیہ رمضان افندی علی شرح العقائد و قال عامۃ الفقہاء من اہل السنۃ و الجماعۃ انہ یجوز ان یکون للولی کرامۃ خلافا للطبیعۃ ناقضا للعادۃ و کرامۃ الاولیاء [illegible] فی معجزۃ الانبیاء بل یکون دلائل علی صحۃ المعجزۃ لان کرامۃ الولی تکون معجزۃ للنبی [illegible] الرسل ایا مر و الذی یدل علی صحۃ ہذا ہو ان الکرامۃ لو لا یجوز اثباتہا للاولیاء لا یجوز اثباتہا لان النبی قبل الوحی و قبل ظہور النبوۃ یکون ولیا عند الناس و کان نبیا عند اللہ تعالی [illegible] الکرامۃ قبل ظہور نبوتہ کما کان لنبینا علیہ السلام و کان لابراہیم و موسی و عیسی و غیرہم من الانبیاء علیہم السلام فقبل الوحی و النبوۃ یسمی عند الناس ولیا و لو لا یجوز اثبات الکرامۃ للولی فلا یجوز

اثباته للنبي قبل الوحي فليكن فيه نفي الكرامة عن النبي عليه السلام وهذا محال فان قبل النبوة قبل
الوحي ثابت في علم الله تعالى ونحن على ذلك فيكون في هذا اظهار الكرامة للنبي والكرامة قبل الوحي
مع النبي من مقدمات الوحي والنبوة فيكون هذا نبوة وليس بولاية الجواب قلنا الاستحالة في هذا
اكثر لان الكرامة لو كانت من خصائص مقدمات النبوة يكون في هذا ايجاب الايمان بالنبي قبل
الوحي لان النبي لو لم يكن له الكرامة بدون النبوة فظهور الكرامة قبل الوحي والدعوى يعلم يقينا بانه نبي فيجب
على الناس الايمان به واجمعنا جميعا على انه لا يجب الايمان به قبل الوحي والدعوى فلا يسمى نبيا
فيكون وليا عند الناس ونبيا عند الله تعالى ثم ظهور الكرامة له يكون ظهور الكرامة للولي بانبياء وامافي
كرامة الولي يورث شبهة في النبوة قبل الدعوة قلنا هذا لا يلزم لان قبل الدعوى لا يجب الفرق بين
النبي والولي عند الناس لا يجب الايمان قبل الدعوى واذا ادعى فلا يبقى شبهة فلا يلزم انتهى كذا في
التمهيد ابو شكور السلمي جواب سوال دویم آنست که مندفع شدن آفات وبلیات متوجه ونجات
یافتن ازان وخلاص شدن از دشمنان سبب کرامت اولیا ست چنانچه عقائد نسفی آورده است
فيظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولي من قطع المسافة البعيدة في المدة القليلة وظهور الطعام
والشراب واللباس عند الحاجة والطيران في الهواء وكلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجه من البلاء
وكفاية المهم من الاعداء وغير ذلك من الاشياء ملتقط من عقائد نسفی و علامه تفتازانی در تحت همین
عبارت تحریر کرده است مثل روية عمر رضي الله عنه وهو على المنبر بالمدينة جيشه بنهاوند حتى قال لامير
جيشه يا سارية الجبل الجبل تحذيرا له من وراء الجبل لمكر العدو هناك وسماع سارية كلامه مع بعد المسافة
وكشرب خالد رضي الله عنه السم من غير مضرة به وكجريان النيل بكتاب عمر رضي الله عنه وامثال هذا اكثر
من ان يحصى شرح عقائد نسفی وفي حاشية رمضان افندي على شرح العقائد ويكون ذلك اي ظهور
خوارق العادات من الولي الذي هو من احاد الامة معجزة للرسول الذي ظهرت هذه الكرامة لواحد
من امته لانه يظهر بها اي بتلك الكرامة انه ولي فاعل يظهر ولا يكون وليا الا وان يكون محقا في ديانته
وديانته الاقرار بالقلب واللسان برسالة رسوله تعالى مع الطاعة له في اوامره ونواهيه حتى لو ادعى

هذا الولي الاستقلال بنفسه وعدم المتابعة لم يكن وليا ولم يظهر ذلك على يده على سبيل الولاية وان ظهر
يظهر على سبيل الاستدراج والحاصل ان الامر الخارق للعادة هو بالنسبة الى النبي معجزة سواء ظهر
من قبله او من قبل احاد امته وبالنسبة الى الولي كرامة لخلوه عن دعوى النبوة من ظهر ذلك من
قبله فالنبي لا بد من علمه بكونه نبيا ومن قصده اظهار خوارق العادات ومن حكمه قطعا بان يقول
انا نبي بموجب المعجزات بخلاف الولي انتهى وفي شرح المشكوة في جلد الرابع للشيخ عبد الحق الدهلوی
رحمه الله بالفارسية باب الكرامات اهل حق اتفاق دارند بر جواز وقوع کرامت از اولیاء وولی کسی ست
که عارف باشد بذات وصفات حق بر قدر طاقت بشری ومواظب باشد بر اتیان طاعت وترک منهیات
غیر منهمک در لذات وشهوات وفی کامل باشد در تقوی واتباع بر حسب تفاوت ومراتب آن ودلیل بر وقوع
کرامت کتاب وسنت و تواتر اخبار ست از صحابه ومن بعدهم تواتر معنوی چنانکه قدر مشترک میان آن
نزد انصاف وترک عناد مجال شبهه وانکار نیست خصوصا از بعضی اکابر مشایخ طریقت وسادات ایشان
مثل غوث الثقلین سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی وجز ایشان آنچنان بحد کثرت رسیده است
که لا یعد ولا تحصی ست بعضی از مشایخ اهل زمان ایشان گفته اند که کرامات وی رضی الله عنه مانند
رشته مروارید بود که در پی یکدیگر می آمدند گاهی در وی ظاهر میشدند وگاهی از وی و بعضی از ما گرنیز گفته است
که در یک مجلس چیزهای متعدد داز ان عدکنند میکرد وامام عبد الله یافعی گفته است که کرامات وی ثابت
است بی شبهه ومعلوم ست باتفاق نرسیده است مانند آن از هیچ یکی از شیوخ آفاق وجماعه از
معتزله و آنها که در پی ایشان رفته اند منکر شده اند کرامت را وبعضی گفته اند که صادر نمیشود کرامت
از ولی بقصد واختیار واگر صادر شود بی قصد واختیار خواهد بود وبعضی بآن رفته که کرامت از جنس معجزه
نمی باشد مثل تکثیر طعام قلیل ونبع ماء از اصابع ومانند آن وحق جواز وقوع است بقصد واختیار وبقصد
واز جنس معجزه وغیره معجزه وتمام کلام در اثبات کرامت بدلایل ورفع شبهه مخالفان در کتب کلام مذکور است
ولا حاجة الى البيان بعد العيان انتهى وفي تكميل الايمان وكرامات الاولياء حق وولي عبارت است از
شخصی که بمزید معرفت ومواظبت طاعات واجتناب معاصی واعراض از انهماک در لذات وشهوات مباح

موصوف باشد اگر از وی خارق عادتی بوجود آید روا باشد و این در حقیقت معجزه نبی است که این ولی از امت اوست مثلاً معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انواع اند بعضی از انها پیش از بعثت وقوع یافتہ و آنرا ارہاصات گویند و بعضی بعد از بعثت در حالت حیات و دیگر بعد رحلت وی از تابعان وی که اولیای امت باشند بوجود می آید این نیز از معجزات اوست که دلالت بر صدق وی و صحت دین وی میکنند و وجود کرامات از بعضی صحابه و اولیای امت بطریق شهرت و تواتر ثبوت یافته است که تردد و انکار را در آنجا مجال نباشد خصوصاً از بعضی اعاظم اولیا مثل غوث الثقلین شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی و امثال ایشان امام عبد الله یافعی رحمة الله علیه گفته است کراماته بلغت حد التواتر و معلوم بالاتفاق ما بلغ مثلها من احد من شیوخ الآفاق انتهی کلام الشیخ رحمه الله ✽ حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری البشاوری النوشهری عفا الله عنه و عن والدیه و عن جمیع المومنین آمین یا رب العالمین
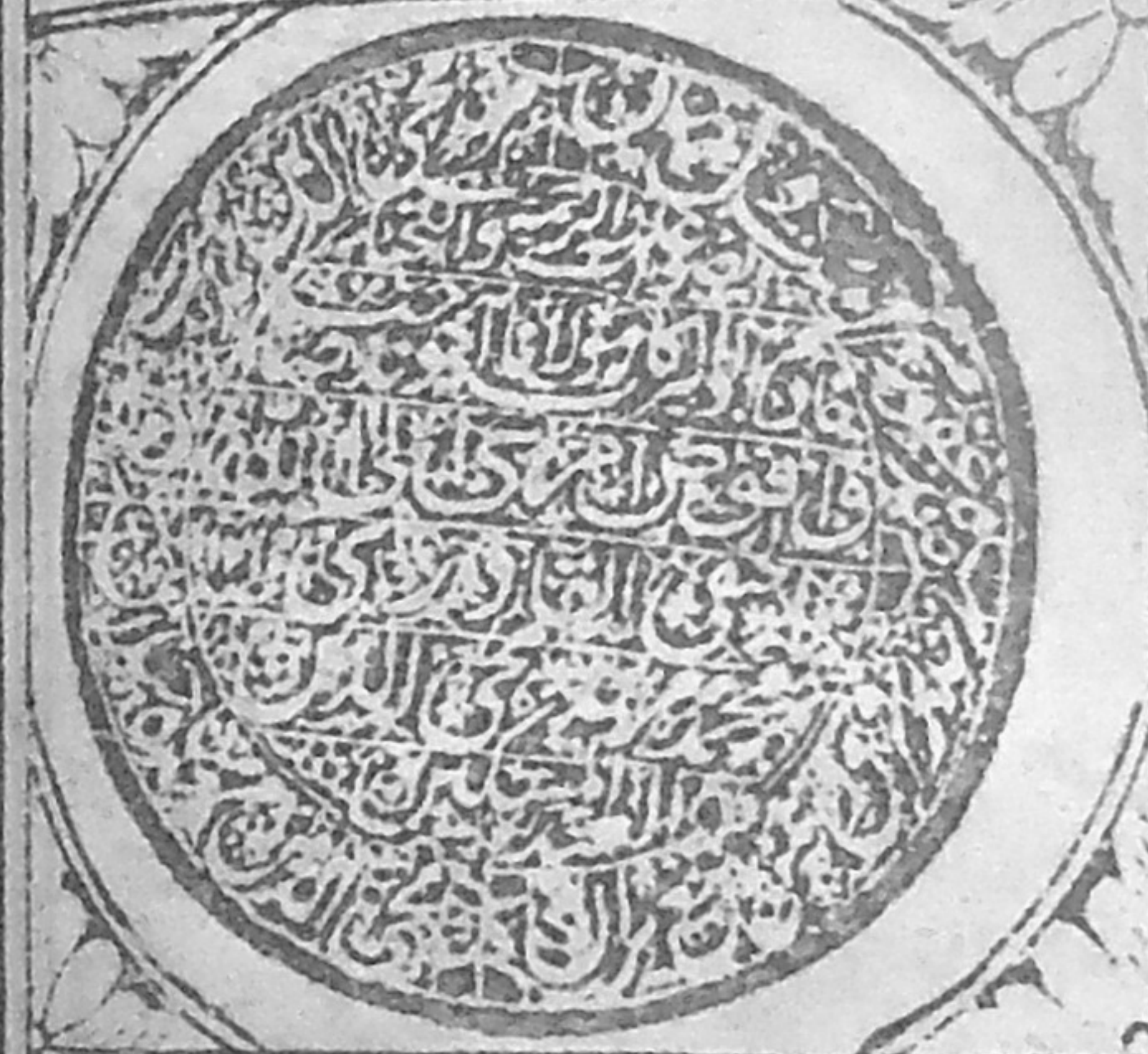
المجیب مصیب وله نصیب اذ علمه و عمله حرره محمد گل الکابلی المدرس بالمدرسة الامدادیة الواقعة بمراد آباد (مہر: محمد گل)

باسمه سبحانه کرامات اولیا حق و ثابت بالقرآن والحدیث والاجماع کما هو مبسوط فی کتب العقاید والله هو الموفق بقلم فقیر غلام دستگیر قصوری کان الله له سنه ۱۳ھ

مسائل مافوق بنده از نظر خود گذرانیده چونکه معمول و مختار بود بنا بر افتا مهر کردم منم مفتی محکمه شرعیه دار السلطنة کابل ۵ جمادی الاول سنه ۱۳۱ھ (مہر: فضل محمد)

ما حرره هذا الفاضل العامل الکامل مولوی محمد مرید محی الدین الحنفی القادری الغفوری صحیح و مقبول عند العلماء العظام

المجیب مصیب وله فی الآخرة نصیب کرامات الاولیا حق عند الملة الناجیة حرره سید حمزة النقوی الدهلوی (مہر: محمد رسول)

هذه المسائل هی المفتی بها فی زماننا انا اختم علیها العبد الافقر الی ربه الاکبر (مہر: عبده محمد نور)

من اجاب اصاب کتبه محمد طاهر عفی عنه و عن والدیه و عن سائر المسلمین (مہر: الحاج محمد طاهر)

اصاب من اجاب کتبه الفقیر سید عبد الرحمن الجیلانی عفی عنه

المجیب مصیب کتبه احقر العباد محمد بدر الدین ابن المرحوم القاری محمد امیر الدین الحسینی عفی عنه (مہر: عبده محمد بدر الدین)

الجواب حق والمفتی به مستحق کتبه الفقیر حضرت علی عفی عنه (مہر: ... حضرت علی)

جواب مسئلہ جمیعہ کا جو ذکر صالحین کا مورد غم و شادی میں مطلقاً صحیح ہے

جواب مسئله ششم ذکر صالحین در مورد سرور و حزن یعنی وقت خوشی و غم مطلقاً صحیح است مستحب است حتی آورده اند که معتکف در اعتکاف خود ذکر صالحین بکند روا است چنانچه در تذکرة الاولیا امام عبد الرؤف مناوی در کنوز الحقائق و در در المختار آورده است و در تذکرة الاولیا آورده است که حضرت شیخ جنید بغدادی رحمة الله علیه را گفتند که مرید را چه فائده بود درین حکایات و روایات و گفت سخن ایشان لشکری است از لشکرهای خدای تعالی که بدان مرید را که اگر دل شکسته بود قوی گردد و از ان لشکر مدد یابد و حجت این سخن آنست که حق تعالی میفرماید کلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فوادك یا محمد علیه السلام قصه گذشتگان با تو میگوییم تا دل تو بدان آرام گیرد و قوی گردد و دیگر باعث آن بود که خواجه انبیا محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة انتهی و امام عبد الرؤف مناوی درین باب حدیث آورده در کنوز الحقائق قال علیه السلام ذکر الصالحین کفارة الذنوب رواه مسند فردوس الدیلمی انتهی و لا یتکلم الا بخیر وهو ما لا اثم فیه و منه المباح عند الحاجة الیه لا عند عدمها وهو محمل ما فی الفتح انه مکروه فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب کما حققه فی النهر قراءة قرآن و حدیث و علم و تدریس فی سیر الرسول صلی الله علیه وسلم و قصص الانبیاء علیهم السلام و حکایات الصالحین رضی الله عنهم و کتابة امور الدین انتهی کذا فی الدر المختار و لا یتکلم الا بخیر انتهی کذا فی الهدایة با تمام رسید کتاب مستطاب ثبوت الشفاعة سید المرسلین صلی الله علیه وسلم جلد الاول فی التاریخ سلخ شهر الشوال ختم بالخیر والاقبال سنه ۱۳ھ

در عهد دولت امیر کبیر ذوی العز والشان اشجع الدوران حامی بلاد اهل الایمان ماحی آثار الظلم والطغیان مصدوقه تؤتی الملک من تشاء من القدیم المنان المستنصر من النصیر الملک المستعان اعنی الخاقان ابن الخاقان ابن الخاقان امیر المومنین و امام المسلمین الامیر المنیر امیر عبد الرحمن خان بهادر سلطان خلد الله الملک الدیان ابقاه الله تعالی فی الدولة الابدیة والسرمدیة اللهم ارزقه طول العمر والعافیة و بقا

اللهم افتحنه فتحا مبینا اللهم انصره نصراً عزیزا الٰهی تو این شاه درویش دوست
که آسایش خلق در ظل اوست ٭ دل و کشورش جمع معمور دار ٭ ز ملکش پراگندگی دور دار

و بقدوم سعادت لزوم شاهزاده کامگار عالیمقدار والاشان ابو المظفر سردار نصر الله خان بهادر افغانستان

سلمه الله المنان دام ظلاله و اجلاله و ازین سبب اسم مکرم امیر صاحب کابل و افغانستان حرسها الله السبحان
تحریر کرده ام که دعای پادشاه اسلام از جمله واجبات است و علماء هندوستان ناصحای نواب‌ها را
[illegible] بنابرین که وطن مالوفه مسکین ملک افغانستان است و آرزو کردم که اسم شهریار جم [illegible]
[illegible] تمادی دولته طالع و سبب مزید دعا باشد چنانچه در ارشاد الطالبین آورده است و گفته اند

[illegible] و الدعاء للسلطان انتهی حرره العبد المذنب المسکین محمد مرید محی الدین

تواریخ طبع کتاب صداقت نصاب
[illegible] القادری الغوری البشاوری النوشهری عفا الله عنه
ثبوت الشفاعت سید المرسلین من تصانیف قدوة المحققین اسوة المدققین مولانا مولوی شیخ محمد
مرید محی الدین صاحب مدظله نظمه و رقمه زین العابدین عابد پشاوری بهنگامیکه عازم سفر حرمین الشریفین بودم

ثبوت الشفاعت چو مطبوع شد	بتوضیح آیات و اخبار هم	بتاریخ او هر ورق در صد است	محمد شفاعت کند در امم ۱۲ھ ۱۳
ثبوت الشفاعت کتابی الطبع	بر آمد چو از قالب طبع راست	پی سال طبعش بگو عابدا	محمد نبی شفیع الوری است ۱۲ھ ۱۳
نبی ثبوت شفاعت کز شهادت او	نوشته قول پیمبر بدلیل قول خدا است	چو سال طبع طلب کردم از خرد گفتا	بگو نگاه محمد شفیع روز جزا است ۱۲ھ ۱۳

ایضاً تاریخ تصنیف همین کتاب ثبوت شفاعت سید المرسلین صلی الله علیه وسلم من طبع زاد جناب مبین گل ضامن حسب [illegible]

چو روز جزا در حق مذنبین ٭	شفاعت کند سید المرسلین	خدایا بحق محمد نبی	بکن زان جماعت مرا اجنبی
ازین چند اوراق تصنیف ما	فوائد روان کن ز تالیف ما	چو دریاب فیاض کن فرزمان	مرادار و ایمان مادر امان
بایوان توحید دارش مسلم	بافواج اسلام ظاهر علم	چو کرده ز تاریخ طبعش کلام	که بیار سانش بدار السلام

تاریخ سیوم
علی الیقین که کتابی است مرهم دلها ٭ و یا کلید مراد است حل مشکلها ٭
ازان سبب بسال طبع گفتمش آغرق ٭ که غریقان ضلالت گشد به ساحلها